۱۵

ایمان ہی سے

تھیولاجیکل سیمنری

مغربی پاکستان

تفسیری مطالعہ

پیدائش کی کتاب، عبرانیوں کا خط
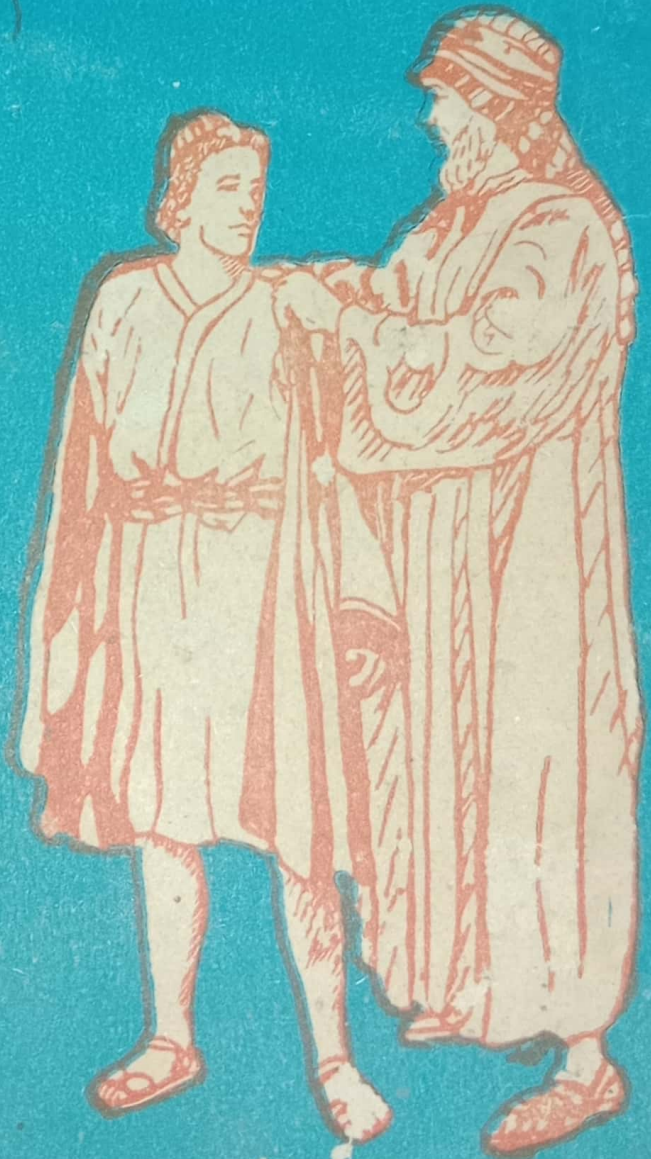
ایمان ہی سے

از

اقبال نثار

○

اردو ٹکیسٹ بک کمیٹی

گوجرانوالہ بھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

طابع : : : اقبال نثار

مطبع : : : لائن پرنٹرز

بار : : : اوّل (دوئم)

تعداد : : : پانچ سو ،

قیمت : : : ۴ روپے

باراوّل : : : ستمبر ۱۹۷۷ء

باردوئم : : : ستمبر ۱۹۷۹ء

فہرستِ مضامین

تعارف

موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی بیماری "بے ایمانی" ہے اِس مادہ پرستی کے دَور میں لوگ ایمان سے دُور بھاگ رہے ہیں۔ پاکستانی کلیسا میں مسیح پر ایمان لانے پر زور دینے کی از سرِ نو ضرورت ہے۔ اِمسال سیالکوٹ کنونشن کی جنرل کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ کنونشن ۱۹۷۷ء کا مضمون ایمان ہو۔ اور کمیٹی نے نہایت سوچ و بچار کے بعد "ایمان ہی سے" مضمون کا انتخاب کیا۔ کنونشن میں مطالعۂ بائبل کے سلسلہ میں پیدائش کی کتاب کی پانچ اہم شخصیتوں کو چُنا گیا ہے یعنی نوح۔ ابرہام۔ اضحاق۔ یعقوب اور یُوسف۔ اِس کے ساتھ عبرانیوں کے نام خط کا گیارھواں باب منتخب کیا گیا ہے۔ اور یہ الفاظ "ایمان ہی سے" عبرانیوں کے گیارھویں باب سے لئے گئے ہیں۔

اُن تمام بزرگوں کی زندگیاں ہر زمانہ کی کلیسیا کے لئے مشعلِ راہ ہیں اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ اُن کی زندگیوں کا مطالعہ بائبل کے پڑھنے والوں کے لئے یقیناً باعثِ برکت ہے۔

عبرانیوں کے خط کا مُصنّف اُن کے ایمان کی مضبوطی کو بیان کرتے وقت یہ نہیں کہتا کہ وُہ فوق الفطرت انسان تھے۔ وُہ سب ہمارے ہم طبیعت انسان تھے۔ لیکن خُوبی یہ تھی کہ وُہ ایمان ہی کے باعث کمزوری میں زور آور ہوئے۔

زیرِ نظر کتاب سیمنری کے طلباؑ اور مسیحی عوام کی رُوحانی خوراک کے لئے تیار کی گئی ہے پیدائش کی کتاب میں مذکورہ بزرگوں کی زندگیوں پر غور کر کے مناسب ہوگا کہ ہم اپنی زندگیوں کا جائزہ اور امتحان لیں۔ ہم خُدا کے زندہ کلام کیلئے اُس کا شُکر کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ خُداوند کا زندہ کلام ہاتھ میں لیکر پاک رُوح سے مدد طلب کریں تاکہ روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ اپنے ایمان میں مضبوط ہوتے جائیں۔ اِس کتاب کی تیّاری کے دوران خداوند نے راقم الحروف کو بہت قیمتی تجربات عطا کئے ہیں۔ مَیں اپنے رفقا کار اور اپنے طلباؑ کا بدِل و جاں شُکر گزار ہُوں اور اُن تمام مُصنّفین کا بھی جن کی کتابوں سے بہت استفادہ کیا گیا ہے۔ جن اصحاب کا مَیں شُکر گزار ہُوں۔ اُن میں سے میرے رفیقِ کار پروفیسر ایم۔ ڈبلیو انیگر صاحب سرِفہرست

ہیں۔

مَیں اِس کتاب کو اپنے اُستاد اور پیش رَو ڈاکٹر ڈبلیو۔ سی کرسٹی صاحب کے نام سے منسوب کرتا ہُوں جنہوں نے پاکستان میں برسوں تک اَنتھک خدمت کی ہے۔

یہ سچ ہے کہ یہ بزرگ اپنے ایمان کے باعث خُدا کو پسند تھے لیکن یاد رکھیں ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا یسُوعؔ ہے۔ اس لئے ہر وقت اُس ہی کو تکتے رہنے کی ضرورت ہے۔ "یسُوعؔ مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔"

"ایمان"

عبرانی زبان میں "ایمون" اور یونانی زبان میں پسٹس "Pistis" بائیبل میں اس کے استعمال کے دو طریقے ہیں۔

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف کے لحاظ سے اس کا مطلب ہے وفاداری، قابلِ بھروسہ ہونا۔ اور مجہولی صورت میں اس کا مطلب ہے بھروسہ یا تکیہ اس کی ایک مثال رومیوں ۳ : ۳ میں پائی جاتی ہے۔ "اگر بعض بے وفا نکلے تو کیا ہُوا؟ کیا اِن کی بے وفائی خُدا کی وفاداری کو باطل کر سکتی ہے؟" یہاں پر خُدا کی وفاداری سے مُراد ہے کہ وُہ وعدوں کے پورا کرنے میں وفادار ہے۔ اکثر اُمور میں اِس سے مراد ہے "تکیہ کرنا" یا بھروسہ کرنا"

عہدِ عتیق میں لفظ ایمان دو بار خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔

(استثنا ۳ : ۲۳، حبقوق ۲ : ۴) اور فعل کی صُورت میں بھی یہ ۳۰ بار سے کم استعمال ہوا ہے۔ ہم عہدِ عتیق میں ایمان بطورِ "اصول" کے نہیں پاتے بلکہ اِس کی مثالیں دیکھتے ہیں۔ خدا کے خادموں کی زندگیوں میں ایمان کا اظہار دیکھتے ہیں۔ وُہ مردِ ایمان نظر آتے ہیں۔ دُوسرے لوگوں میں اور خدا کے لوگوں میں جو نمایاں فرق نظر آتا ہے وُہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی زندگیوں کو مکمل طور پر خُدا کے سپُرد کیا ہُوا ہے۔ اور ان کی زندگیوں سے خدا پر بھروسہ تکیہ فرمانبرداری اور مضبوط ایمان کا اظہار ہوتا ہے

اسرائیل کے ایمان کی بُنیاد خُدا کے اُس مکاشفہ پر تھی جس کا تعلق ابرہام، اضحاق یعقوب اور موسیٰ کے ساتھ تھا اور بالخصوص وُہ عہد جو اُس نے اُن کے ساتھ کوہِ سینا پر باندھا اور اس مکاشفہ اور عہد کی بنا پر یہ اٹل قائلیت کہ خُدا سب کچھ اپنے قول کے مطابق پُورا کرے گا۔

شریعت کے احکام پر عمل کرنا اور ایمان کی زندگی ان کے لئے دو متضاد باتیں نہ تھیں یہ دونوں اُن کے لئے لازم و ملزوم تھے۔ جن لوگوں کا یہوواہ پر ایمان تھا شریعت کے احکام پر عمل کرنا نہ صرف اُن کے طرزِ زندگی سے متعلق تھا بلکہ ضروری بھی تھا، عہدِ عتیق میں ایمان کا اظہار زندگیوں سے ہوتا ہے اور اِس سے وُہ خدا کے ساتھ وفاداری اور اُس بھروسہ یا تکیہ کی زندگی بسر کرتے تھے اور نتیجۃً وُہ خُدا سے محبّت کرتے اور اس کے فرض کو پُورا کرنے میں خوشی اور راحت محسوس کرتے تھے۔

جب لفظِ "ایمان" کے مذہبی اطلاق کا خیال کیا جائے تو اس کا تعلق خُدا کے خصوصی کام یا کلام سے ہے (نوحہ ۴ : ۱۲، حبقوق ۱ : ۵) یا اس کا تعلق خُدا کے مکاشفہ کی حقیقت کے ساتھ ہے (خُروج ۴ : ۵، ایّوب ۹ : ۱۶) یا اِس کا تعلق عام طور پر خُدا کے احکام یا کلام سے ہے (زبُور ۱۱۹ : ۹ - ۱۱) اِس کا تعلق براہِ راست خُدا کے ساتھ بھی ہے (پیدائش ۱۵ : ۶) ایمان کا اظہار خُدا کے انبیاؑ کے کلام سے ہوتا ہے۔ کیونکہ وُہ اس کی طرف سے بولتے اور کلام کرتے ہیں۔ اور خُدا ہی مکمل طور پر قابلِ بھروسہ ہے (خُروج ۱۹ : ۲، ۲تواریخ ۲۰ : ۲۰) عہدِ جدید کے مُصنّفین بالخصوص پولُس رسُول اور عبرانیوں کے خط کے مُصنّف اِس بات پر زُور دیتے ہیں کہ جس ایمان کا عہدِ عتیق میں اظہار ہوتا ہے اس کا مطالبہ عہد جدید کے مُقدّسین سے بھی ہوتا ہے یا کیا جاتا ہے۔

مسیحِ موعُود کے دُنیا میں آنے پر یہ لفظ "ایمان" یا ایمان لانا" کثرت سے اِستعمال ہونے لگا کیونکہ یہُودی اس بات پر ایمان رکھنے کے لئے اور یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ آنے والا درحقیقت یہی ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ وُہ وہی ہے جس کے بارے میں انبیاؑ نے پیشین گوئیاں کی ہیں۔ خُداوند نے ان کے ایمان نہ لانے کے گناہ کا بھی بار بار ذکر کیا گویا اس لفظ کا استعمال بہت بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ یہ لفظ ایک صُورت

بھی اختیار کر گیا۔ یعنی وُہ جو مسیح موعُود کے آنے پر ایمان رکھتے تھے وُہ ایمان دار کہلاتے ہیں۔ رسولوں کے اعمال میں یہ لفظ اُن کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ جو یسُوع ناصری پر ایمان لاتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ خرِستُس یعنی مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے۔ یہ لفظ اب انسانی اعمال اور تجربات میں بڑی فضیلت اور عظمت کا حامل ہو گیا۔ اپنے معجزات اور تعالیم کے ذریعہ خداوند یسُوع مسیح نے لوگوں کے دِلوں میں مکمل بھروسہ پیدا کرنے کی کوشش کی تاکہ وُہ اُسے خرِستُس یا مسیح اور اپنی رُوحوں کا نجات دہندہ مان لیں۔ ہر جگہ اُس نے اپنے آپ کو ایسا پیش کیا کہ لوگ اِسے ایمان کا بانی تسلیم کر لیں۔ اور اس بات کو صاف بیان کیا کہ یہ ابدی زندگی کے لئے صرف اس پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ یہ وہ ایمان ہے جس کا اظہار عہدِ عتیق کے مقدسین کی زندگیوں سے ہوتا ہے۔ جو لوگ خداوند کے دعاوی اور مواعید پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں وہ ابدی ہلاکت کے فرزند بن جاتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے وقت خداوند نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ اُن کا ایمان اس پر تعمیر ہوتا جائے۔ رسُولوں کے اعمال کے بیانات سے صاف عیاں ہے کہ ابتدائی مسیحیوں نے اپنے آپ کو "ایماندار" کہا (اعمال ۲ : ۴۴، ۴ : ۳۲، ۵ : ۱۴ ا تیمتھیُس ۴ : ۱۲) جو ایمان لائے تھے "ایمانداروں کی جماعت" ایمان لانے والے۔ "ایمان داروں کے لئے"۔

اور وہ ہر جگہ لوگوں کو تعلیم دیتے پھرتے تھے کہ یسُوع مسیح پر ایمان لے آؤ (اعمال ۶ : ۷، ۱۷ : ۴، ۲۸ : ۲۴) جوں جوں ایمانداروں کی تعداد بڑھتی گئی اور وہ دُور دراز ممالک میں پہنچ گئے۔ مسیحی گواہی تحریری کلام کے وسیلہ سے بھی پھیلنا شروع ہو گئی۔ پولُوس رسُول نے اپنے خطوط میں خصوصیت کے ساتھ ایمان کے مطلب کو بڑی صفائی کے ساتھ اور واشگاف الفاظ میں کھولا ہے۔

"ایمان یسُوع مسیح کی شخصیت پر بھروسہ اور تکیہ کا نام ہے۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی تعلیم کی صداقت اور کلوری پر اس کا انسانوں کے لئے نجات

بخش کام بدل و جان قبول کیا جائے۔ ایمان کا یہ مطلب ہے کہ گنہگار یہ قبول کرے کہ مسیح کا نجات بخش کام انسانوں کے لئے خدا کی محبت کا کامل مکاشفہ ہے۔ اور انسان ان سب باتوں کے لئے خدا کے سامنے جھک جائے اور اطاعت شعار بن جائے۔ یسُوع کے صلیب پر تمام کئے ہوئے کام کے لئے خدا کا شکر کرے کہ اس کا خُون گناہوں سے دھو کر پاک اور صاف کرتا ہے۔

اس کی شخصیت پر ایمان لانے سے مُراد ہے کہ اُس پر ایمان لایا جائے کہ وُہ خدا کا اکلوتا اور ازلی بیٹا ہے۔ وُہ کامل خدا اور کامل انسان ہے۔ خدا انسان بن گیا یعنی اس کے تجسم پر ایمان لانا کہ وُہ آدمِ ثانی ہے۔ جو انسانوں کے بدلے مَر گیا اور جس نے گنہگار انسان کو اپنے کلوری پر بہائے ہوئے خُون کے باعث راستباز ٹھہرا دیا ہے۔ اس میں تصدیق (راستباز ٹھہرائے جانے) تقدیس (مقدس کئے جانے) اور تجلّی (جلائے جانے) کا بھید شامل ہے۔ یسُوع پر ایمان لانے سے (خدا کے فرزند بننے) کا حق پاتے ہیں۔ اس کی موت گناہ سے مخلصی بخشتی ہے۔ اس کے دعاوی اور مواعید کی حقیقت کا یہ ثبوت ہے کہ خُدا نے اسے مُردوں میں سے جلانے سے اپنی صداقت کی مُہر ثبت کر دی۔ ایک دن وہ زندوں اور مُردوں ہر دو کی عدالت کرنے آئے گا۔ مسیحی ایمان کو جدید علمائے الٰہیات کے ذہنی خیالات کی پیداوار کے ساتھ نہیں ملانا چاہیئے جو کوئی اسے قبول کرتا اور اس پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کی زندگی کا خداوند ہو کر اس میں سَر تا پا انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے اُلٹ ایمان نہ لانا یا بے ایمان کا بھی عہدِ جدید میں متعدد بار ذکر ہے۔ وُہ لوگ جو خداوند یسُوع مسیح کی صلیبی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور اس کے صلیب پر تمام کئے ہوئے کام کو ایمان سے قبول نہیں کرتے وہ اپنے گناہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور نئے عہد نامہ میں ان کے لئے "ابدی ہلاکت" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن صرف

"ایمان" ہی ہے جس سے گنہگار انسان یسوع مسیح میں ابدی ہلاکت سے بچ جاتا ہے
ایمان ہی سے ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں (رومیوں ۱ : ۵)
ایمان ہی سے ہم نجات پاتے ہیں (افسیوں ۲ : ۸)

ایمان گویا ایک شرط ہے جس کو ہم نے پورا کرنا ہے اور اسے پورا کرنے سے ہم نئے عہد کی برکات میں شریک ہوتے ہیں۔ ایمان ہماری طرف سے نہیں یہ بھی خدا کی بخشش ہے اور محبت کی راہ سے کام کرتا ہے (گلتیوں ۵ : ۶)

ایمان خدا کی صداقت اور وفاداری کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
"ایمان" کو دین کی تعلیم یا دین کی خوشخبری کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے یہ وہ مسیحی تعلیم اور مسیحی خوشخبری ہے جس کا اظہار ہمارے الفاظ اور زندگیوں سے ہوتا ہے (اعمال ۲۴ : ۲۴، گلتیوں ۱ : ۲۳) پُرانے عہد نامہ میں ایمان سے مُراد ہے خدا کی طرف رجوع کرنا، جیسے (ملاکی ۳ : ۷)

اس کے علاوہ اس کو اور کئی معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ عہدِ جدید میں اس سے مُراد بھوک، پیاس یا کھانا اور پینا ہے۔ عہدِ عتیق میں اسکا ایک اور خوبصورت مطلب بھی ہے جیسے (گنتی ۲۱ : ۵ - ۹) دیکھتے رہنا۔ اور عبرانیوں کے خط کا مُصنّف بھی اس سے یہی مُراد لیتا ہے کہ ہم یسوع کو جو ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے، تکتے رہیں۔ یعنی مسلسل اُس پر اپنی نگاہیں جمائے رکھیں، کیونکہ صرف وہی دُنیا کے تمام مسائل کا حل ہے۔ دُنیا کے سیاست دانوں کے پاس دُنیا کے مسائل کا حل نہیں۔ صرف یسوع ہی تمام مسائل کا حل ہے اور دُنیا کی واحد اُمید ہے (عبرانیوں ۱۲ : ۱ / ۲)

ایمان وُہ چابی ہے جس سے خدا کی نعمتوں کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ ہر دو عہدِ عتیق اور عہدِ جدید میں ایمان کی ایسی مثالیں ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اس کے لئے عبرانیوں کا گیارھواں باب پڑھیں۔

داؤد کے پاس کیا تھا........
جدعون کے پاس کیا تھا، مٹی کے گھڑے .....
سمسون کے ہاتھ میں کیا تھا .....
موسیٰ کے ہاتھ میں کیا تھا۔ دانی ایل شیروں کی ماند میں ہے اور شیروں کے مُنہ بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ابتدائی کلیسیا کی تاریخ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ ہر روز ہماری اپنی زندگیوں میں ایسے کام ہوتے ہیں۔ یہ سب ایمان ہی کے باعث ہے (عبرانیوں ۱۱ : ۶)

نوح کون تھا؟

عبرانی زبان میں "نوعاہ" اور اس کا لغوی مطلب "آرام" ہے۔ وہ لمک کا بیٹا اور سیت کی اولاد میں سے آدم کی نسل سے دسویں پُشت کا تھا (۵: ۲۸-۲۹) اُس نے یہ نام اِس لیے پایا کیونکہ لمک نے پیش بینی کی کہ خدا اس کی پُشت کو اطمینان یا آرام بخشے گا اور عدنی لعنت کے اثرات میں جزوی طور پر تخفیف کریگا۔ (عبرانی لفظ ناحوم کا بھی وہ ہی مصدر ہے جو نوح کا ہے) نوح بدکرداری کے زمانہ میں مردِ راستباز تھا۔ (۶: ۱؛ ۷، ۸، ۹) حزقی ایل (۱۴: ۱۴، ۲۰؛ ۶: ۱-۱۳)

طوفان سے ۱۲۰ برس پہلے جب وہ ۴۸۰ برس کا تھا (۶: ۳)، خدا نے اُسے خبردار کیا کہ دُنیا کو طوفان سے ہلاک کر دیا جائیگا۔ (عبرانی ۱۱: ۷) اُسے کشتی بنانے کے لیے مناسب ہدایات دی گیئں۔ (۶: ۱۴-۱۶) اس عظیم کام میں مصروفیت کے ساتھ ساتھ نوح نے لوگوں کو آنے والی ہلاکت سے آگاہ کیا۔ بے شک وہ راستبازی کا منادی تھا۔ (۲ پطرس ۲: ۵) اس کے باوجود بھی خدا کمال تحمل کے ساتھ منتظر رہا کہ لوگ اپنی بدکرداری سے توبہ کریں۔ (۱ پطرس ۳: ۲۰) نوح جب تک ۵۰۰ برس کی عمر تک نہ پہنچ گیا، اس کے بیٹے سم، حام اور یافت پیدا نہ ہوئے۔ (۵: ۳۲)

طوفان کے ایک ہفتہ پہلے خدا، نوح اور اُس کے خاندان کو کشتی میں لے گیا اور بعد ازاں دیگر جاندار کشتی میں گئے اور جو زندگی کا دم رکھتے تھے،

ان میں سے دو دو کشتی میں نوح کے پاس آئے اور جو اندر آئے وہ جیسا خدا نے اسے حکم دیا تھا سب جانوروں کے نر و مادہ تھے۔ تب خداوند نے اس کو باہر سے بند کر دیا۔ (۷: ۱۵-۱۶)

جب نوح ۶۰۰ برس کا ہوا تو طوفان آیا، ۴۰ ایام تک رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ مزید ۱۱۰ ایام تک پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ گیا اور مزید ۲۲۱ دن کے بعد بڑھتے بڑھتے آخرکار اراراط کے پہاڑ پر کشتی جا لگی۔ ان تمام ایام کے دوران خدا نے نوح کو کُل جانداروں اور کُل چوپایوں کو جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے، یاد کیا۔ ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ جانداروں کی حفاظت کی ذمہ داری خدا نے مکمل طور پر نوح کو نہیں دی۔ اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے کہ طوفان رک گیا ہے کہ نہیں، نوح نے پہلے ایک کوّے کو اور مناسب وقفہ کے بعد کبوتری کو باہر اڑا دیا۔ (۸: ۶-۱۰) کبوتری کے منہ میں زیتون کی تازہ پتی نے نوح کو یقین دلا دیا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہریاول ہے۔ خدا نے نوح کو کشتی سے باہر نکل آنے کا حکم دیا۔ نوح نے کشتی سے باہر آکر ایک مذبح بنایا اور پاک جانوروں کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔ خدا نے عہد کیا کہ وہ دوبارہ اس قسم کا عالمگیر طوفان نہیں بھیجے گا۔ اور اپنے عہد کی توثیق قوسِ قزح یا کمان کی علامت سے کی۔ (۸: ۲۱-۲۲، ۹: ۹-۱۷)

خدا نے نوح اور اُس کے خاندان کو برکت دی۔ اور کہا کہ بارور ہو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو (۹: ۱) تمام جانداروں اور ہوا کے کل پرندوں، تمام کیڑوں اور کُل مچھلیوں کو انسان کے ہاتھ میں کر دیا۔ ہر چلتے پھرتے جاندار کو انسان کے لیے کھانے کے لیے دے دیا۔ بشرطیکہ وہ گوشت کے ساتھ خون نہ کھائیں۔ (۹: ۲-۴)

قاتلوں کو سزا کا حکم دینے کے فرمان سے انسانی حکومت کو قیام بخشا۔ (۹: ۴-۶) وہ تمام چیزیں جو حفاظتی کشتی میں تھیں ان میں انسان کی گناہ آلودہ

فطرت بھی تھی۔ نُوحؔ کا شکار بن گیا اور ایک اُنگوری باغ لگایا۔ اپنے ہی کاشت کیے ہوئے انگور کی مے پی کر وہ نشہ میں مدہوش ہوگیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ پایا گیا (۹ : ۲۱ - ۲۲) حامؔ غالباً اپنے بیٹے کنعانؔ کے کہنے میں آگیا۔ بیٹے کے ساتھ مل کر باپ کی برہنگی کا تماشا بنایا۔ اپنی اس نازیبا حرکت کے باعث کنعان کو لعنت ملی اور حامؔ نے کوئی برکت نہ پائی۔ (۹ : ۲۵ - ۲۷)

دوسری طرف سِم اور یافت ہر دو نے اپنے باپ کی برہنگی کو ڈھانپا۔ (۹ : ۲۳) اور اپنے لیے اور آئندہ پُشتوں کے لیے برکت حاصل کی۔ طُوفان کے بعد نوحؔ ۳۵۰ برس اور زندہ رہا اور یوں وہ ۹۵۰ برس کا تھا، جب اس نے وفات پائی (۹ : ۲۹)

طُوفان

طُوفانِ نُوحؔ ایک ایسا عذاب تھا جسے زمین کے باسیوں نے انتہائی دردناک پایا ہے۔ ایسا طوفان اس کے بعد نہیں آیا۔ بائبل مُقدّس میں اس کو ایسی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق کائنات اور آدم کے زوال کو بھی ایسی تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ پیدائش کی کتاب کے چار ابواب اس کے لیے وقف کیے گئے ہیں، اور اس کے علاوہ بائبل مُقدّس کے متعدد اور بیانات بھی اس کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے زبور ۲۹ : ۱۰، ۱۰۴ : ۴-۶ ، یسعیاہ ۵۴ : ۹ متی ۲۴ : ۳۷ - ۳۹ لوقا ۱۷ : ۲۶-۲۷ ، عبرانیوں ۱۱ : ۷ ، ۱۔پطرس ۳ : ۲۰، ۲۔پطرس ۲ : ۵ ، ۳ : ۳-۷ ۔

خُدا نے یہ فرمان، نافرمانی اور بدکرداری کو برباد کرنے کو بھیجا۔ ان کے گناہ اس قدر بڑھ چکے تھے کہ خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا۔ (۶ : ۶) نُوحؔ کے ساتھ عہد باندھتے ہوئے خدا نے کہا کہ وہ زمین پر ایسا طُوفان پھر کبھی نہ بھیجے گا۔

میں اس عہد کو تمہارے ساتھ قائم رکھوں گا کہ جب جاندار طُوفان کے پانی سے پھر ہلاک نہ ہوں گے اور نہ کبھی زمین کو تباہ کرنے کے لیے پھر طوفان آئے گا۔ (۹ : ۸ - ۱۷)

طُوفانِ نوحؔ کے بارے میں بعض لوگوں کی بہت غلط فہمیاں ہیں لیکن بائبل کی تعلیم اس کے بارے میں صاف ہے۔ یہ لوگ طُوفان کو عالمگیر نہیں بالکل مقامی قرار دیتے ہیں۔

۱۔ (۷ : ۱۹-۲۰) کے مطابق پانی اس قدر چڑھ گیا کہ سب اونچے پہاڑ جو دنیا میں تھے چھپ گئے۔ چونکہ پانی ان کے اوپر پندرہ ہاتھ (۲۲½ فٹ چڑھ گیا اور وہ سب پانی سے ڈوب گئے۔ اگر اُونچے پہاڑوں میں سے ایک بھی پانی سے ڈوب جاتا تو بھی یہ طُوفان عالمگیر ہوتا۔ لیکن یہاں تک تو سب پہاڑ پانی سے ڈوب گئے۔

۲۔ مقامی طُوفان آتے رہے ہیں لیکن وہ چند دنوں میں غائب ہوجاتے تھے۔ لیکن یہ طُوفان سال سے بھی اوپر جاری رہا۔ ۱۷۳ دن پانی کے گھٹنے میں سات ماہ درکار تھے اس سے پیشتر کہ کشتیٔ نُوحؔ اراراط کے پہاڑ پر ٹک جاتی اور نوحؔ کشتی سے باہر آتا۔

۳۔ (۷ : ۱۱) کے مطابق سمندر کے سب سوتے پھُوٹ نکلے، اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گیئں اور چالیس دن اور چالیس رات تک زمین پر بارش ہوتی رہی۔ سوتوں کے پھُوٹ نکلنے کا سلسلہ پانچ ماہ تک جاری رہا۔ (۷ : ۱۱ ، ۷ : ۲۴ ، ۸ : ۲)

یہاں پر سمندر کے سوتوں کے پھُوٹ نکلنے کا تعلق ۱ : ۲ کے "گہراؤ" کے ساتھ ہے اور یہ سلسلہ ۵ ماہ تک جاری رہا، اس لیے ایسا طُوفان مقامی نہ ہوسکتا تھا۔

۴۔ کشتی تقریباً ۹۵،۷۰۰ مربع فٹ تھی اور ۱۳،۹۶۰ ٹن وزنی تھی۔

یہ آج کل کے بڑے بڑے سمندری جہازوں کے برابر ہے۔ صرف ایک مقامی طُوفان سے بچاؤ کے لیے نُوحؔ کا اتنی بڑی کشتی بنانا محالِ عقل ہے۔

۵۔ اگر طُوفان کی حیثیت محض مقامی ہوتی تو کشتی بنانے کی بھلا کیا ضرورت تھی۔ نُوحؔ اور اس کا خاندان تمام جانداروں کو لے کر طُوفان سے بچنے کے لیے کسی اور جگہ جا سکتے تھے لیکن خدا کا نوحؔ کو کشتی بنانے کا حکم اور پھر جانداروں سمیت اپنے خاندان کو لے کر کشتی میں بیٹھ جانا اور طُوفان سے پہلے منادی کرنا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ ایک عالمگیر طُوفان تھا جس نے ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

۶۔ (۲ پطرس ۳ : ۲-۷) میں پطرس بڑے واشگاف الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ خدا نے اپنی ہمہ قادری کو طُوفانِ نُوحؔ سے ظاہر کیا۔ پطرس کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ دُنیا کے گناہ نے خُدا کے غضب کو دعوت دی اور دُنیا کے توبہ نہ کرنے کے باعث اِس طُوفان نے سارے جہان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

۷۔ بائبل مقدس کی یہ تعلیم بھی صاف ہے کہ وہ لوگ جو کشتی سے باہر تھے اور جنہوں نے راستبازی کی منادی سننے کے باوجود بھی کشتی میں داخل ہونے سے انکار کر دیا وہ طوفان سے ہلاک ہو گئے۔ متی ۲۴ : ۳۷-۳۹ ، لُوقا ۱۷ : ۲۶-۲۷ ، ۱ پطرس ۳ : ۲۰/ ۲ پطرس ۲ : ۵ ، پیدائش ابواب ۷، ۸

طوفان کا پانی دو ذرائع سے آیا۔

۱۔ سمندر کے سوتے   ۲۔ آسمان

(۷ : ۱۱) "..... سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں۔

وہ لوگ جو نُوحؔ کے طُوفان کی حقیقت سے انکار کرتے ہیں، اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خُداوند مسیح نے اپنی دوسری آمد کے مسئلہ میں طُوفانِ نُوحؔ کا ذکر کیا اور حوالہ دیا۔

متی ۲۴ : ۳۷-۳۹ ، لُوقا ۱۱ : ۲۶-۲۷۔

پطرس نے بھی بڑے صاف الفاظ سے طُوفانِ نُوحؔ کا ذکر کیا۔ (۱ پطرس ۳ : ۲۰ ، ۲ پطرس ۲ : ۵

مطالعہ نمبر ۱ — نُوحؔ

نُوحؔ کے ایام
پیدائش ۵ : ۲۸ تا ۶ : ۸

سندی آیت۔ متی ۲۴ : ۳۸-۳۹۔

۱۔ حنوکؔ کے اٹھا لیے جانے کے ۶۹ سال بعد اور آدمؔ کے بیٹے سیتؔ کی موت کے ۱۴ برس بعد نُوحؔ پیدا ہوا۔

اس کا مطلب ہے کہ نُوحؔ، آدمؔ کی تخلیق کے ۱۰۶۵ برس بعد اور طُوفانِ نُوحؔ سے ۶۰۰ برس پہلے پیدا ہوا۔

نُوح ۸۴ برس کا تھا جب اس کے ایک بزرگ نے وفات پائی۔ وہ ۳۶۶ برس کا تھا جب یاردؔ نے وفات پائی اور   وہ ۵۹۵ برس کا تھا، جب طُوفان سے پانچ برس پہلے اس کے باپ لمکؔ نے وفات پائی اور   وہ ۶۰۰ برس کا تھا جب اس کے دادا متوسلحؔ نے (جس کی عمر سب سے بڑی ہے) وفات پائی۔ یہ تقریباً وہی سال ہے جب نُوحؔ کشتی میں داخل ہوا۔ متوسلحؔ کی وفات کے ۹۸ برس پیشتر نُوحؔ کا سب سے چھوٹا بیٹا سِمؔ پیدا ہوا۔ سِمؔ یافتؔ اور حامؔ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ان ۶۰۰ برسوں کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ اس خاندان میں چھ اموات، تین پیدائشیں اور تین شادیاں ہوئیں۔

۲۔ طُوفان سے پیشتر انسان کے ساتھ خدا کا سلوک۔

اس بات کو جاننا اشد ضروری ہے کہ ان ۱۵۵۶ برسوں کی انسانی تاریخ میں خدا کا انسان کے لیے نمایاں برتاؤ کیسا رہا ہے، ہم چند اُمور پر غور کریں گے :

۱۔ خُدا دیدنی تخلیق کے وسیلہ انسان پر اپنی قدرت اور الُوہیت کو ظاہر کیا۔ رومیوں ۱: ۱۹-۲۱ ، زبُور ۱۹: ۱-۴،

۲۔ آدم کو عدن سے دھتکارنے سے اپنی الٰہی راستبازی اور عدالت کو ظاہر کیا۔ (۳ : ۲۳-۲۴) کروبی اور شعلہ زن تلوار، کانٹے اور اونٹ کٹارے زمین پر لعنت کو ظاہر کرتے ہیں۔ مشقّت اور انسان کا پسینہ بہانا تمام اس کے گواہ ہیں ۳ : ۱۷، ۱۹ ۔

۳۔ خُدا نے ہابل کی قربانی کی گواہی دی۔ عبرانیوں ۱۱ :۴ پیدائش ۴ : ۴ ۔ اور اس کے ساتھ ہمیں خُدا کی اس گواہی کا بھی ذکر کرنا چاہیئے جو چمڑے کے ان کُرتوں سے ظاہر ہوتی ہے جو خُدا نے اپنے فضل سے آدم اور حوّا کے لیے تیار کیئے۔ ۳ : ۲۱ ،

۴۔ خُدا کی انسان کے ساتھ پُر فضل مزاحمت سے خُدا پاک رُوح کا نمایاں کام اور خدمت بھی ظاہر ہے۔ ۶ : ۳ ،
اس کا تعلق خُدا کی قائن کے ساتھ احتجاجی بحث کے ساتھ بھی ہے، ۴ : ۶-۷ ،

۵۔ خُدا نے حنوک کی نبوّت کے وسیلہ انسان کو آنے والی عدالت کے بارے میں بھی آگاہ اور خبردار کیا۔ یہوداہ، ۱۴، ۱۵ آیات۔
نُوح کے ایمان نے بھی دنیا کو مجرم ٹھہرایا۔ عبرانیوں ۱۱ : ۷

۶۔ نُوح نے راستبازی کی منادی کی۔ ۲ پطرس ۲ : ۵

۷۔ اس وقت خُدا کے تحمّل اور صبر کا بھی خصوصی مظاہرہ کیا گیا۔
۲ پطرس ۳ : ۱۰

یہ ممکن ہے کہ اس کا تعلق اس وقت کے آخری ۱۲۰ برسوں کے ساتھ ہو۔ دیکھئے ______

۶ : ۳ بمقابلہ مکاشفہ ۲ : ۲۱ ،

اُس زمانہ کی چند امتیازی خصُوصیات

خُداوند یسوع مسیح نے صاف فرمایا کہ وہ ایام ابنِ آدم کے ایّام کی علامات یا سایہ تھے۔ متّی ۲۴: ۳۷-۳۹ ، لُوقا ۱۷ : ۲۶-۳۰

ہم ان میں سے چند ایک پر غور کریں گے

۱۔ آبادی میں بڑی تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا۔ ۶ :۱ ، متّی ۲۴ : ۳۸

۲۔ دستکاری، صنعت و علم نے ترقی کی۔ ۴ : ۱۷، ۲۰ - ۲۳

۳۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت لاپرواہی اور جہالت بھی تھی۔ متی ۲۴ :۳۷-۳۹ لُوقا ۱۷ : ۲۶ - ۲۷

۴۔ کثیر الازدواجی کا بھی آغاز ہوا اور خواتین کی حیثیت اب ممتاز اور نمایاں ہونے لگی۔ ۴ : ۱۹ - ۲۲

۵۔ خُدا کے احکام کے خلاف نافرمانی اور گردن کشی تھی۔
(۱ پطرس ۳ :۲۰)

۶۔ خدا کے بیٹوں اور انسان کی بیٹیوں کے مابین ناپاک گٹھ جوڑ اور اتحاد ہوا۔ ۶ :۲ ، (ایُّوب ۱ : ۶ ، ۳۸ : ۷ ، ۱:۲ ، ۲ پطرس ۲ :۴-۵ ، یہوداہ ۶)

اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے جبّار یا گبرے ہوئے انسان پیدا ہوئے۔ پیدائش ۶ :۴ ۔ یہ صرف اپنے قد و قامت میں سُورما نہ تھے بلکہ گُناہ کے لحاظ سے بھی۔

۷۔ اس ساری ترقی میں خدا نے بدی کو دیکھا۔ ۶ : ۵ ، ۱۱-۱۲ ، ۲ پطرس ۲: ۵ ، یہوداہ ۱۴ ، ۱۵ ۔

طُوفان سے پیشتر دُنیا کی بد ترین حالت تھی۔ اِس میں بدکرداری، تشدّد اور ناپاکی پائی جاتی تھی۔ یہ دُنیا عدالت اور سزا کے لیے تھی۔ نُوح نے راستبازی

کی منادی کی ۔ خُدا نے اپنے فضل کے لیے انہیں [illegible] لیکن انہوں نے توبہ نہ کی ۔ آخر کار عدالت کا آنا لازمی ہے ۔ یہ عدالت اس عدالت کا پیش خیمہ ہے جس کا ذکر مکاشفہ ۱۴ : ۱۸-۱۹ میں ہے ۔

کَشتی ۔۔ مثلِ مسیح

پیدائش ۶ : ۹-۲۲

سندی آیت، عبرانیوں ۱۱ : ۷

۱ ۔ عدالت کی علامت ۔

بدکردار اور سرکش دُنیا کے لیے کَشتی خدا کی عدالت کی علامت ہے ۔

۲ ۔ صرف کَشتی ہی نجات کا ممکن ذریعہ اور وسیلہ تھی ۔

وہ لوگ جو کَشتی سے باہر تھے ان کے لیے بچنے کی ہرگز اُمید نہ تھی ۔ ۷ : ۲۱-۲۳ ، متی ۲۴ : ۳۹ ۔

سوائے مسیح کے کسی اور وسیلہ سے نجات نہیں ۔ اعمال ۴ : ۱۲ ،
یسوعؔ کے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا ۔ یُوحنا ۱۴ : ۶ ،
صرف یسوع ہی میں امید ہے ۔ افسیوں ۲ : ۱۹ ،
صرف اس کی قربانی سے گُناہوں کی معافی حاصل ہوتی ہے ۔ عبرانیوں ۱۰ : ۲۶ ، ۹ : ۲۲ ۔

۳ ۔ گوپھر کی لکڑی کو کاٹے بغیر نجات کی کوئی کَشتی نہ ہوتی

ضروری تھا کہ وہ لکڑی کاٹی اور چیری جاتی کیونکہ اس کے بغیر نُوحؔ کا خاندان ہرگز نجات نہ پاتا ۔ مسیح کے زندوں کی زمین سے کاٹے بغیر ہرگز نجات نہ ہوتی ۔ یسعیاہ ۵۳ : ۸
یُوحنا ۳ : ۱۴ میں لفظ "ضرور" اور یُوحنا ۱۲ : ۲۴ [illegible]

پر غور کریں ۔
"۔۔۔۔ اسے ضرور ہے کہ ۔۔۔۔۔۔۔ دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے ۔
متی ۱۶ : ۲۱

۴ ۔ کَشتی بذاتِ خود خُدا کی طرف سے ناقابلِ برداشت عذاب اور عدالت کی زد میں تھی ۔

آسمان کی کھڑکیاں کُھل گیئں اور بارش کَشتی پر بھی ہو رہی تھی ۔ زمین کے سوتے پھُوٹ نکلے اور کَشتی بے شک ان کی زد میں تھی ۔ مسیح باپ کے غضب کا نشانہ بنا ۔ زبُور ۴۲ : ۷ ، یسعیاہ ۵۳ : ۱۰ ، زکریاہ ۱۳ : ۷ ، نوحہ ۱ : ۱۲
خُدا کی عدالت کی چھڑی اس کے اپنے بیٹے پر چلی ۔ جس نے ہماری خاطر مار کھائی اور وہ ہمارے لیے گھائل ہوا ۔ رومیوں ۸ : ۳۲ ، زبور ۸۸ : ۷

۵ ۔ کَشتی ڈوب نہ سکتی تھی اور وہ ہر قسم کے ضرر اور نقصان سے بالا تھی

اس کے اندر اور باہر رال لگی ہوئی تھی اس لیے اس کے اوپر پانی کا اثر نہ ہو سکتا تھا ' ۶ : ۱۴ ۔ کَشتی کا ہر ایک حصہ محفوظ تھا ۔ کوئی ہلاک نہ ہو سکتا تھا جس لفظ کا ترجمہ " رال لگانا " یا ڈھانکنا کیا گیا ہے وہ تقریباً ۷۰ بار استعمال ہوا ہے ۔ اس سے ہماری وہ محفوظ نجات مراد ہے جو ہمیں یُسوع کے بیش قیمت خُون سے ہوئی ہے ۔ جس طرح پانی کَشتی کے اندر داخل ہو کر (نہ اندر سے اور نہ باہر سے) کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکتا تھا ۔ اسی طرح اس پر جو مسیح میں ہیں ' سزا کا حکم نہیں ۔ رومیوں ۸ : ۱ بمقابلہ یُوحنا ۱۰ : ۲۸ - ۲۹ ، وہ ابدی طور پر خُداوند مسیح میں محفوظ ہیں ۔

۶ ۔ خُدا اِس کَشتی میں تھا

یہ اِلفاظ ملاحظہ فرمایئں ۔۔۔۔ " تو کَشتی میں جانا " ۔۔۔ " تو اپنے پُورے خاندان سمیت کَشتی میں آ ۔۔۔ "

تب خُداوند نے اس کو باہر سے بند کر دیا ۔

خُدا نُوحؔ کے ساتھ تھا۔ ۶ : ۱۸، ۷ : ۱، ۸ : ۱، ۷ : ۱۶۔
نئے عہد نامہ کی تعلیم پر غور کریں۔ خدا نے مسیح میں ہو کر' ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۹
یُوحنا ۱۴ : ۱۱، کلُسیوں ۳ : ۳ - "مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں"۔
".... تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے"۔

۷۔ جس عدالتی طُوفان نے بدکردار دُنیا کو تباہ و برباد کر دیا اِسی طُوفان نے کشتی کو ارارات کی بلندی پر پہنچا دیا' ۸ : ۴
یہ اُس دن کا واقعہ ہے جس دن مسیح خداوند مُردوں میں سے جی اٹھا۔ جس خُدا نے گُنہگار اِنسان کو مجُرم ٹھہرایا' اُس خُدا نے اپنے بیٹے کو مُردوں میں سے جلا کر اسے راستباز قدوسیت اور زندگی کا مالک قرار دیا۔
اعمال ۳ : ۱۴' یسعیاہ ۵۰ : ۸' یُوحنّا ۱۶ : ۱۰ - اِس خُدا نے اپنے فضل سے اِیماندار کو مسیح میں راستباز ٹھہرا دیا۔ گلتیوں ۲ : ۱۷ کے الفاظ پر غور کریں "مسیح میں راستباز ٹھہرایا جانا"۔

۸۔ جب کشتی ارارات کے بلند مقاموں پر پہنچ گئی تو نُوحؔ اور اس کا خاندان بھی اس کے ساتھ سرفراز کیا گیا۔
اس طرح تمام اِیماندار بھی مسیح کے ساتھ جلائے گئے اور خداوند مسیح کے ساتھ آسمانی مقاموں میں بٹھائے گئے۔ افسیوں ۲ : ۶' کلُسیوں ۳ : ۱

۹۔ ان کی ضرورت کی ہر ایک چیز کشتی میں موجود تھی۔
کشتی ایک ایسا کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ اور رکھتا تھا جس میں اُنکی ضرورت کی ہر چیز مُوجود تھی۔ مسیح یُسوعؔ میں ایماندار کے لیے سب کچھ مُوجود اور محفوظ ہے۔ دیکھیے، کلسیوں ۲ : ۳، فلپیوں ۴ : ۱۹، یُوحنا ۱ : ۱۶۔
"جس میں حکمت اور معرفت کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے یُسوعؔ میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا"..
"اس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا۔ یعنی فضل پر فضل۔

نُوحؔ کی نجات' اِیمان کے وسیلہ فضل ہی سے

پیدائش ۷ باب
سندی آیت افسیوں ۲ : ۸

۱۔ خدا کی نجات
وہ نجات جس سے نُوحؔ اور اس کا جملہ خاندان کشتی میں لطف اندوز ہوا۔ اس کا تعلق سراسر فضل سے تھا ۶ : ۸، مگر نُوحؔ خُداوند کی نظر میں مقبول ہوا۔
اس حیرت انگیز واقعہ میں خدا کے فضل کا سات گُنا جلال صاف ظاہر ہے۔

۱۔ اس فضل کا ماخذ خُدا کی اعلیٰ مرضی ہے۔
۶ : ۱۸، یعقوب ۱ : ۱۸، یُوحنّا ۱ : ۱۳

۲۔ اس فضل کی آگاہی یا خبرداری
۶ : ۷، ۷ : ۴، متّی ۳ : ۷، اعمال ۲۰ : ۳۱، کلُسیوں ۱ : ۲۸۔

۳۔ اس فضل کا مہیا کیا جانا
۶ : ۱۴-۲۱، ۸ : ۲۲، افسیوں ۱ : ۷، ۳ : ۱،

۴۔ اس فضل کی دعوت
۶ : ۱۸، ۷ : ۱، متّی ۱۱ : ۲۸ - یُوحنّا ۷ : ۳۷، ۶ : ۳۵-۳۷

۵۔ اس فضل کی وفاداری
۸ : ۱، ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۲۴، عبرانیوں ۱۳ : ۵، ۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۳

۶۔ اس فضل کی ہدایات
"بنا" "لے" "جمع کر لینا" "آ" "باہر نکل آ" ۶ : ۱۴-۲۱، ۷ : ۱، ۸ : ۱۶، طیطُس ۲ : ۱۱-۱۳

۷۔ اس فضل کا یقین
۶ : ۱۸، ۸ : ۲۱-۲۲، ۹ : ۹-۱۷، رومیوں ۴ : ۱۶، عبرانیوں ۶ : ۱۷-۱۸

۲۔ فضل ہی سے ــــ ایمان کے وسیلہ

خُداکی طرف سے یہ نجات سراسر فضل ہی سے تھی اور انسانی پہلو سے یہ ایمان کے وسیلہ سے تھی۔ عبرانیوں ۱۱: ۷ میں نُوحؔ کو ہمارے سامنے ایمان کے سورماؤں میں سے ایک کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اِس قابلِ فہم آیت کی روشنی میں حسب ذیل سوالات میں سے آپ پہلے سوالات کو بخوبی سمجھ سکیں گے اس آیت کو سامنے رکھ کر دوسری تمام مذکورہ آیات کے ساتھ اس کا تعلق معلوم کریں۔

۱۔ نُوحؔ کے ایمان کا بانی کون تھا؟

رومیوں ۴: ۳-۷ - یوحنا ۵: ۲۴، ۱۲: ۴۴

۲۔ نُوحؔ کے ایمان کی بنیاد کیا تھی؟

رومیوں ۱۰: ۱۷، ۱تھسلنیکیوں ۲: ۱۳، رومیوں ۱۰: ۸

۳۔ نُوحؔ کے ایمان کا محرک کیا تھا؟

۲کرنتھیوں ۵: ۱۱

۴۔ نُوحؔ نے ایمان کا کونسا کام کیا؟

۶: ۱۴-۲۲، ۱تھسلنیکیوں ۱: ۳-۹

۵۔ نُوحؔ کے ایمان کا اس کے اپنے خاندان پر کیا اثر ہوا؟

۶: ۱۸، ۱پطرس ۳: ۲۰ اور اس کا مقابلہ ۱۹: ۱۴ سے کریں (متّی ۵: ۱۳)

۶۔ نُوحؔ کے ایمان کا دُنیا پر کیا اثر ہوا؟

متّی ۱۲: ۴۱-۴۲، ۲کرنتھیوں ۲: ۱۶

۷۔ اُس کے ایمان کا نوحؔ کو کیا اجر ملا؟

(رومیوں ۴: ۱۳، ۱۶، ۲۱، ۲۲)

۸۔ نُوحؔ کے ایمان نے مستقبل کے لیے اس کی کیا راہنمائی کی؟

۸: ۲۰، (۱۲: ۸)

۹۔ اس ایمان نے نُوحؔ کو کیا حیثیت بخشی؟

۵: ۲۲ کی روشنی میں اس مذبح کے نظارہ کا کیا مطلب ہے؟ ۲۴: ۲۶، یُوحنّا ۴: ۲۳، ۴: ۲۴،

۱۰۔ مندرجہ ذیل بیانات سے آپ نوحؔ کے ایمان سے کیا مطلب نکالتے ہیں؟

۶: ۲۲، ۷: ۵، ۸: ۱۵-۱۸ (اعمال ۶: ۷، رومیوں ۱: ۵، ۱۶: ۲۶)

۳۔ "تُو اپنے پُورے خاندان کے ساتھ آ" ۷/۱

یہ حقیقت بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ عہدِ عتیق کی دو انجیلی علامات کا تعلق خاندانوں کے ساتھ ہے۔

(الف) کَشتی (ب) عیدِ فسح ۷: ۱، خُروج ۱۲: ۳

نوحؔ کو اکیلے داخل ہونے کی اجازت نہ تھی، ۶: ۱۸

ان پر فضل الفاظ کا مقابلہ "تو اپنے پُورے خاندان کے ساتھ آ"۔ ۷: ۱، اعمال ۱۱: ۱۴ اور اعمال ۱۶: ۳۱ کے الفاظ کے ساتھ کریں۔

"تُو اور تیرا سارا گھرانا نجات پائے گا"

"تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا۔"

اِن بیانات سے خاندانوں کے متعلق خدا کے رویہ کی کیا نشاندہی ہوتی ہے؟ خُداوند خاندانوں سے کیا توقع اور مطالبہ کرتا ہے ۱۸: ۱۹، امثال ۲۲: ۶، افسیوں ۶: ۴ - وہ خاندان کس قدر خوشحال ہے جہاں تمام افرادِ کُنبہ خُدا کی نجات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عہدِ جدید میں ہم اسے تین خوشحال گھرانوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یوحنا ۴: ۵۳، اعمال ۱۶: ۳۴، ۱۸: ۸ - ایسے خاندان خُدا کے لیے کس قدر مضبوط وسیلہ اور اپنے اِردگرد رہنے والوں کے لیے برکت اور خُوشی کا باعث بن جاتے ہیں۔ ایسے ایماندار

خاندان اپنے لیے اور دوسروں کے لیے کیسی خوشی کا باعث بن جاتے ہیں۔ ا۔کرنتھیوں ۱۶: ۱۵

"اے بھائیو! تم ستفناس کے خاندان کو جانتے ہو کہ وہ اخیہ کے پہلے پھل ہیں اور مُقدّسوں کی خدمت کے لیے مُستعد رہتے ہیں۔

۴۔ یہوواہ کی سلطنت اور اِیماندار کے دو پہلو

۸ باب ، سندی آیت یُوحنّا ۳: ۶

(الف)

۱۔ "خُداوند طُوفان کے وقت تخت نشین تھا" زبُور ۲۹: ۱۰ کے مطابق طُوفان کا واقعہ یہوواہ کے بارے میں ہمیں کیا سکھاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس نے قدرتی قوا کو اپنے قابو اور قبضہ میں رکھا اور ان قدرتی قوا سے اس کی شاہی اور اعلےٰ مرضی اور مقاصد پورے ہوئے۔ خواہ اِن سے اُس کا فضل ظاہر ہوتا ہے یا عدالت ، بارش اپنے وقت پر آتی ہے ، وقت پر رُکتی ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر نہ رُکتی ہے اور نہ برستی ہے ، ۴: ۱۱-۱۲ ، ۸: ۲ (ایوب ۲۸: ۲۳-۲۶)

۲۔ زمین کے سوتے وقت پر پھُوٹ پڑتے ہیں اور وقت پر تھم جاتے ہیں۔ ۷: ۱۰ ، ۸: ۲ ، ایوب ۳۸: ۸-۱۱

۳۔ ہَوا بھی اس کے قبضہ میں ہے۔ اُس کے کلام سے طوفان تھم جاتے ہیں۔ ۸: ۱ ، زبُور ۱۴۸: ۸

۴۔ کمان کو علامت یا نشان کے طور پر رکھتا ہے۔ یہ بھی خدا کا کلام ہے۔ ۹: ۱۳-۱۴

۵۔ عدالت کے بعد وہ نظام کائنات کو بحالی بخشتا ہے ، ۸: ۲۱-۲۲ ، وہ سب باتوں میں اپنے ارادے کے موافق جو اس کی مرضی کی مصلحت

سے ہے ، کام کرتا ہے ، افسیوں ۱: ۱۱۔ وہ ازلی تخت پر بحیثیت بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے۔

(ب) "ساری دُنیا خُدا کے نزدیک سزا کے لائق ہے"۔

دو پرندوں کے اڑنے سے جو سبق ہمیں حاصل ہوتا ہے اِسکے پیشِ نظر ہمیں اُس وقت کے حالات کا بھی جائزہ لینا ہے۔ آسمان کی کھڑکیوں کے کُھل جانے اور زمین کے سوتوں کے پھُوٹنے سے جو پانی طُوفان کی صورت اختیار کر گیا اور جس سے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی نظروں سے غائب ہو گیئں۔ خُدا کی عدالت کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے ... (۸: ۵) جو کچھ ہم نے حسب ذیل آیات سے سیکھا ہے یہ اُس کی نمایاں علامات ہیں۔ یوحنا ۱۲: ۳۱ ، ۱۶: ۱۱۔ اعمال ۱۷: ۳۱ ، رومیوں ۳: ۱۹ ، چاروں طرف عدالت کا نظارہ تھا لیکن کشتی بحفاظت اراراط کے پہاڑ پر ٹک گئی ۸: ۴۔ یہ ان تمام برکات کی علامت ہے جو مسیح اور صرف مسیح ہی میں ، حاصل ہوتی ہیں۔ افسیوں ۱: ۳

ہمارے خُداوند مسیح کا خُدا اور باپ کی حمد ہو۔ جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔

(ج) جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ جسم ہے ، نُوحؑ کے ساتھ ۹ ماہ تک کشتی میں رہا لیکن پھر بھی کوّا ، کوّا ہی رہا۔

۱۔ اس کا کردار کیا تھا ، اس کا رنگ کیا تھا۔ غزل الغزلات ۵: ۱۱ (نوحہ ۴: ۷-۸)

۲۔ بنی اسرائیل کو اس کے ساتھ کس قسم کے برتاؤ کا حکم تھا۔ احبار ۱۱: ۱۵ ، استثنا ۱۴: ۱۴ ، یسعیاہ ۶۶: ۶

۳۔ کوّے کی قدرتی طور پر کیا خوراک ہے۔ متی ۲۴: ۲۸ ، امثال ۳۰: ۱۷ (افسیوں ۲: ۳)۔ یہ کوّا جسم کے ان کاموں سے مشابہ کیا گیا

ہے جن کا ذکر گلیتوں ۵:۱۶ - ۲۱ اور رومیوں ۸:۷ میں کیا گیا ہے۔ اِس پرندہ کو یقیناً اس کی عادت، شوق اور خواہش کے مطابق خدا کی عدالت سے تباہ و برباد کھنڈرات میں کچھ کھانے کو مل گیا ہوگا۔ کیا اُسے کوئی بہتی ہوئی لاش مل گئی جس سے اُس کے تالو کو خُوب چسکا آیا ہوگا، کیا وہ پرندہ اِدھر اُدھر گھومتا رہا تاکہ اس آزادی کو اپنا مزہ پُورا کرنے کے لئے موقع کے طور پر استعمال کرے، ۸:۷، گلیتوں ۵:۱۳

۲۔ جو رُوح سے پیدا ہوا ہے وہ رُوح ہے

دوسرا پرندہ اس پرندہ سے کس قدر مختلف ہے یہ اِس کی علامت ہے جو رُوح سے پیدا ہوا ہو۔ یُوحنّا ۳:۸، یہ وہ الٰہی نیچر ہے جس کا اظہار نئی پیدائش یا نوزائیدگی سے ہوتا ہے، ۲ پطرس ۱:۴، افسیوں ۴:۲۴، متی ۳:۱۶ میں اِس پرندہ کا وقار کس عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ ہم کبوتر کی چھ نمایاں خصوصیات پر غور کریں گے۔

۱۔ اس پرندہ کا تعلق فاختہ کے ساتھ ہے جو قربانی کے لیے حلال یا جائز قرار دیا گیا ہے۔ احبار ۱:۱۴، ۵:۱۱، لُوقا ۲:۲۴ (یُوحنّا ۲:۱۶، رومیوں ۶:۱۳، ۱۲:۱)

۲۔ یہ پرندہ غم کی علامت تھا

یسعیاہ ۳۸:۱۴ ۵۹:۱۱ (۲ کرنتھیوں ۷:۱۰-۱۱، رومیوں ۹:۲، لُوقا ۱۹:۴۱، ۴۲)

۳۔ متی ۱۰:۱۶، اس کو کس اظہار سے تشبیہ دی گئی ہے؟ فلپیوں ۲:۱۵، عبرانیوں ۷:۲۶

۴۔ غزل الغزلات میں اسے کس کے اظہار سے مشابہ کیا گیا ہے۔ زبُور ۹:۱۷، ۱ پطرس ۳:۳-۴

۵۔ غزلُ الغزلات ۲:۱۴، ۵:۲، ۶:۹ (افسیوں ۵:۲۵)

اس لفظ کو کس طرح محبوب سے منسوب کیا گیا ہے۔ پس اس سے محبت، عقیدت اور وفاداری کا صاف اظہار ہوتا ہے۔ افسیوں ۵:۲۲، رومیوں ۵:۵، یُوحنّا ۱۳:۳۵

۶۔ یہ آرام کرنے کے لیے اڑ جاتا ہے۔ زبور ۵۵:۶
نُوح کا کبُوتر اس کے اور مسیح کی کشتی کے بغیر کسی اور جگہ آرام نہ پا سکا۔ ۸:۹ (۲ کرنتھیوں ۷:۵، متی ۱۱:۲۸) نُوح کا مطلب ہے آرام (عبرانیوں ۱۳:۱۴ ۴:۹۔ فلپیوں ۱:۲۳ نئی فطرت (نیچر) کو مسیح کے علاوہ نہ ہی تو آرام و اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ یُوحنّا ۱۶:۳۳ فلپیوں ۳:۸

زیتُون کی پتی جو توڑی اور کشتی میں لائی گئی اس سے کیا مراد ہے؟ ۱ کرنتھیوں ۲:۹-۱۰، ۲ کرنتھیوں ۱:۲۲، ۵:۵، رومیوں ۸:۲۳

V طُوفان کے بعد

پیدائش ۸:۲۰ تا ۹:۱۰

سندی آیت۔ اعمال ۱۴:۱۷

۱۔ اِنسانی گُناہ کے باوجود بھی الٰہی نیکی

طُوفان کے بعد انسانی تاریخ میں ایک نئی پیداوار ہوئی۔ اس کا حیرت کن اظہار خُدا کی وفاداری، بھلائی اور نیکی سے ہوا۔ ۸:۲۱-۲۲۔ یہ سب کچھ انسان کی گناہ آلود سرشت کے باوجود بھی عمل میں آیا۔ خدا اس امر کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ انسان کے خیالات لڑکپن ہی سے سدا بُرے ہیں (۸:۲۱) وہ اس پر زور دیتا ہے، یرمیاہ ۱۴:۱۰-۹ ۔ لیکن اس کے باوجود بھی

وہ سُورج اور بارِش ہر دو نیکوں اور بدوں کے لیے بروقت بھیجتا ہے۔ متی ۵:۴۵، اعمال ۱۴:۱۷۔ خُدا کی اس بھلائی یا نیکی کے بارے کیا تعلیم دی گئی ہے؟ اگر یہی ہے تو اس سب کا نتیجہ یا حاصل کیا ہے؟ رومیوں ۱:۲۰، (زبُور ۱۹:۱-۴) خُدا کی نیکی یا بھلائی کے مظاہرہ کا کیا مقصد ہے؟ رومیوں ۲:۴۔ اگر انسان اِس کو نظر انداز کرے اور وہ توبہ کر کے خُدا کی طرف رجوع نہ لائے تو اُس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ رومیوں ۲:۵، عِبرانیوں ۶:۷-۸، رومیوں ۱:۲۱-۳۲

۲۔ قربانی کی بنا پر ہمارے نجات دہندہ

خُدا کی مہربانی اِنسان پر

صادق اور پاک خُدا بدکرداروں پر اپنی نیکی کس طرح ظاہر کر سکتا ہے اس کا بھید مذبح میں ہے ۸:۲۰، یہ راحت انگیز خوشبو کہاں سے آگئی۔ کس شخص اور کس موقع کے بارے میں تعلیم دیتی ہے۔ افسیوں ۵:۲، ۲کرنتھیوں ۲:۱۵، اِس راحت انگیز خوشبو کو قبول کرتے وقت اس موقع پر خُدا کی نظروں کے سامنے کون تھا؟ ۱پطرس ۱:۱۹-۲۰، اعمال ۲:۲۳، مکاشفہ ۱۳:۸

خُدا نے نوح کو کیوں یہ حکم دیا تھا کہ وہ پاک جانوروں میں سے سات سات نر اور ان کی مادہ اور جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور اُنکی مادہ لے کر کشتی میں داخل ہو ۷:۲-۳

نوح نے مذبح بنا کر کیا کیا؟ ۸:۲۰

یہاں پر مسیح خُدا کی شخصیت اور اس کی لازوال قربانی صفائی کے ساتھ نظر آتی ہے۔ خُدا اپنے فضل سے اِنسان کے لیے تحمّل کرتا ہے اور دعوت دیکر

کہتا ہے جو کوئی چاہیئے ۱یُوحنّا ۲:۲ ۱تیمتھیس ۲:۶، طِطُس ۲:۱۱ آج خدا کیوں اپنی نیکی اور بھلائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ۱تیمتھیس ۲:۴، ۲پطرس ۳:۹، ۱۵

۳۔ جو حکومتیں موجود ہیں وہ خُدا کی طرف سے مقرر ہیں

رومیوں ۱۳:۱-۷

طُوفان کے بعد خُدا کی طرف سے ایک بالکل نئی بات مقرر ہوئی۔ یعنی اِنسانوں کی طرف سے اِنسانی حکومت اور خُدا کی نمائندہ۔ خُدا نے حکومت اور انتظام اِنسان کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ اِنسان خُدا کے خادم کے طور پر حکومت کرنے لگا۔ رومیوں ۱۳:۴۔ وہ بے فائدہ تلوار لیے ہوئے نہ تھا، بلکہ قاتلوں کو سزائے موت دینے کا اختیار بھی اُسے دیا گیا، ۹:۶ وہ خدا کی شبیہہ پر تھا اور اُسے "خُدا کے خادم" کے طور پر یہ کام کرنا تھا۔ "جان کے بدلے جان" یہ وہ اختیار تھا جو اِنسان کو خُدا کی طرف سے سونپا گیا تھا۔ گنتی ۳۵:۳۰-۳۳، خرُوج ۲۱:۱۲-۱۴، ۲۳ اِستثنا ۱۹:۲۱

جو کچھ طُوفان سے پیشتر نافذ العمل تھا اب اِس میں تبدیلی تھی ۴:۱۵، تمام حکُومتی قوانین میں کون سی دو باتیں نمایاں نشان یا علامت کے طور پر ضروری ہیں، ۱پطرس ۲:۱۴۔ آج کل والدین ضابطۂ حیات اور حکومت کے اختیارات کے برخلاف کیوں آزردگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

رومیوں ۱۳:۲، زبُور ۲:۳ ۲تھسلنیکیوں ۲:۷

اِس ساری لاقانونیت کا کیا انجام ہوگا؟

۲تھسلنیکیوں ۲:۸، مکاشفہ ۱۹:۱۹

۴۔ سب سے پہلا حکمران اپنے آپ پر حکمرانی میں ناکام رہا

۹: ۲۰ - ۲۱

نُوحؔ اپنی رُوح پر ضبط نہ کر سکا۔ لہٰذا ایک شہر کے کھو دینے کی نسبت اس نے بہت کچھ کھو دیا۔ امثال ۱۶: ۳۲ ۔ اُس نے بُری طرح اپنے آپکو رسوا اور ذلیل و خوار کیا۔ رومیوں ۶: ۲۱ ، افسیوں ۵: ۱۲ ، فلپیوں ۳: ۱۹ ، مکاشفہ ۳: ۱۸

خُدا کی درست نمائندگی کرنے کی بجائے (۲ سموئیل ۲۳: ۳) اُس نے خُدا کی غلط نمائندگی کی۔ دیکھئے رومیوں ۱: ۲۳ ۔ نُوحؔ نے گناہ کو اپنے آپ پر حکُومت کرنے دی۔ گویا وہ گُناہ کا غلام بن گیا، یوحنا ۸: ۳۴ ۔ خُدا کی طرف سے صرف وہی حکُومت کر سکتا ہے جو خود خُدا کی حُکمرانی میں ہے، جو خُدا کی حُکمرانی کے ماتحت نہیں ہے۔ وہ کبھی فتح مند زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ خدا کے ساتھ روز بروز چلنے اور اس کے ساتھ مسلسل رفاقت رکھنے کا یہ بھید ہے۔ نُوحؔ اس میں ناکام رہا، اور اس ناکامی کا نتیجہ یہ ہُوا کہ وہ گر گیا۔

کمان کا سبق

پیدائش ــــــــ ۹ باب

سندی آیت ــــــــ ۹: ۱۶

۱۔ کمان کے پیچھے بادل

جب ہم کمان پر نظر کرتے ہیں ہم کمان کے پیچھے اُن تاریک بادلوں اور طوفانوں کو بھی دیکھیں جس سے

ہمارے دل سبق سیکھتے ہیں۔ بارش ہمیں خُدا کی قدرت کا درس دیتی ہے۔ ایُّوب ۳۶: ۲۴ ۔ ۲۸ ۔ اِس سے ہماری کیسی راہنمائی ہوتی ہے ؟ یرمیاہ ۵: ۲۴ ۔ ان تین مقاصد میں سے ایک پر غور کریں گے۔ جس کے تحت خدا بارش بھیجتا ہے۔ ایُّوب ۳۷: ۱۱ - ۱۳ ۔ کتابِ مُقدّس ہمیں سیکھاتی ہے کہ طُوفان خُدا کی عدالت کے وسائل میں سے ایک ہے۔ خُروج ۹: ۲۳ - ۲۵ ۔ حزقی ایل ۳۸: ۲۲ ، زبُور ۱۱: ۶ ، ایوب ۲۰: ۲۳ ، پیدائش ۷: ۴ ، زبُور ۱۴۸: ۸ ۔ کمان کے پیچھے تاریک بادل سے خدا ہمیں طوفان اور اس سے اسباق یاد دلاتا ہے۔

۲۔ کمان ہمیں یاد دلاتی ہے کہ عدالت ہو چکی ہے

۹ ویں باب میں مذکورہ کمان ہمیں طُوفان اور نُوحؔ کی راحت انگیز خوشبو کی یاد دلاتی ہے۔ اِس سے ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ اِس قسم کا طُوفان پھر زمین پر نہ آئے گا اور یہ گزر چکا ہے۔ اس سے ہمیں خُدا کا غضب اور اس کا لازوال رحم یاد آتا ہے۔ اِس سے ہمیں اِس طُوفان کو یاد کرنا چاہیئے جو کلوری پر معرضِ وجود میں آیا۔ جس نے یسُوع کے بدن کو توڑ دیا، اور اُس نے اپنی جان اُنڈیل دی۔ زبُور ۴۲: ۷ ، یسعیاہ ۵۳: ۱۰ ۔ زبُور ۸۸: ۷ ، رومیوں ۶: ۹ ۔

لہٰذا ایماندار کے لیے مسیح پر عدالت ہو چکی ہے۔ خُدا کا غضب اب اُس پر ہرگز نازل نہ ہوگا۔ جس کے لیے مسیح مر گیا اور اس نے اس کی صلیبی موت کو ایمان سے قبول کر لیا۔

یُوحنّا ۵: ۲۴ ، رومیوں ۸: ۱ - ۳۴

۳۔ کمان سے ہم خُدا کے رحم کو یاد کرتے ہیں

کمان میں ہر ایک قسم کا رنگ ہے۔ کمان کی شان کو اُجاگر کرنے کے

لیے بادل، بارش اور سورج کی ضرورت ہے۔ ہر ایک کمان طوفان کے بعد تیز دھوپ کی نشان دہی کرتی ہے۔ جس طرح ہم خدا کے فضل کے جلال کی بوقلمونی دیکھتے ہیں۔ رومیوں ۹ : ۲۳ افسیوں ۱ : ۶۔ وہ بے ایمان جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے۔ جب تک مسیح جو خدا کی صورت پر ہے اُس کی خوشخبری کی روشنی اُن پر نہ پڑے گی وہ نجات نہ پائیں گے، ۲ کرنتھی ۴ : ۴۔ کمان کا پیغام یہ ہے کہ فضل کا جلال جو نجات دہندہ کے چہرے سے چمکتا ہے وہ گنہگاروں کو یہ درس دیتا ہے کہ "خدا نور ہے" اور "خدا محبت ہے"۔

۴۔ خدا کہتا ہے "میں اُس پر نگاہ کروں گا"۔

جب آئندہ آپ کمان یا قوسِ قزح کو دیکھیں تو یاد رکھیں کہ آپ کی نگاہ اس پر ہے جیسا پر خدا کی نگاہ بھی ہے۔ اُس نے خود یہ فرمایا ہے، ۹ : ۱۶۔ نوح کے ساتھ خدا کے عہد کا یہ نشان ایک اور نشان کی طرف بھی ہماری راہنمائی کرتا ہے یعنی "خون کا نشان جس کی بابت بھی اُس نے فرمایا" میں اُس خون کو دیکھ کر "خروج ۱۲ : ۱۳ نویں باب میں خدا کمان کا نشان دیکھتا اور اپنے عہد کو یاد کرتا ہے۔ خروج کے بارھویں باب میں وہ خون کے نشان کو دیکھتا اور اُن کی نجات بن جاتا ہے۔ خروج ۱۵ / ۲۔ کمان کے نیچے زمین ایک اور طوفانی عدالت سے محفوظ ہے اور خون کے نشان کے نیچے بنی اسرائیل آدھی رات کے موت کے ہولناک نظارہ سے محفوظ ہیں۔۔۔۔ خروج ۱۲ : ۲۳۔ خون کے ابدی عہد کے نیچے (عبرانیوں ۱۳ : ۲۰) ایماندار ہمیشہ کے لیے ابدی ہلاکت کی سزا سے محفوظ ہے۔ عبرانیوں ۹ : ۱۲، ۵ : ۹۔

۵۔ کمان یاد دلاتی ہے کہ خدا صادق القول اور وفادار ہے!

خدا نے اپنے کلام میں تمام دُنیا کے ساتھ اپنی وفاداری کا عہد کیا ہے ۹ : ۱۲-۱۷ (زبور ۳۶ : ۵، ۸۹ : ۲) اس سے ہم سیکھتے ہیں کہ خدا وفادار خالق ہے" ا پطرس ۴ : ۱۹۔ اور اُس نے اپنی حفاظت کا عہد کمان کے نشان سے ہمیں بخشا ہے۔۔۔۔ یسعیاہ ۵۴ : ۹ (عبرانیوں ۶ : ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹) اِس حقیقت کو تھامے رہیں اور کمان آپ کو یاد دلاتی ہے

۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۳ ا تھسلنیکیوں ۵ : ۲۴، عبرانیوں ۱۰ : ۲۳، ۱۱ : ۱۱

۶۔ اِس سے ہم خدا کے تخت کو یاد کرتے ہیں جس کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک (کمان) ہے مکاشفہ ۴ : ۳۔ اِس سے ہم خدا کے جلال کو بھی یاد کرتے ہیں۔ حزقی ایل ۱ : ۲۶، ۲۸۔ اِس سے ہماری توجہ ابدی تخت کی طرف بھی مبذول کرائی جاتی ہے۔ زبور ۴۵ : ۶۔ اِس تخت کی بنیاد صداقت اور عدل پر رکھی گئی ہے۔ زبور ۸۹ : ۱۴، ۹۷ : ۲۔ یہ قدرت کا تخت ہے لوقا ۲۲ : ۶۹ مرقس ۱۴ : ۶۲۔ یہ شاہانہ جاہ و جلال کا تخت ہے، یرمیاہ ۱۴ : ۲۱، حزقی ایل ۱ : ۲۸۔ لیکن یسوع کے بیش قیمت خون کے باعث فضل کا تخت۔۔۔۔ عبرانیوں ۴ : ۱۶، ۱۰ : ۱۹۔

خاندان اپنے لیے اور دوسروں کے لیے کیسی خوشی کا باعث بن جاتے ہیں۔ ۱کرنتھیوں ۱۶:۱۵

"اے بھائیو! تم ستفناس کے خاندان کو جانتے ہو کہ وہ اخیہ کے پہلے پھل ہیں اور مقدسوں کی خدمت کے لیے مستعد رہتے ہیں۔"

۴۔ یہوواہ کی سلطنت اور ایماندار کے دو پہلو

۸ باب ، سندی آیت یوحنا ۳:۶

(الف)

۱۔ "خداوند طوفان کے وقت تخت نشین تھا" زبور ۲۹:۱۰ کے مطابق طوفان کا واقعہ یہوواہ کے بارے میں ہمیں کیا سکھاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے قدرتی قوا کو اپنے قابو اور قبضہ میں رکھا اور ان قدرتی قوا سے اس کی شاہی اور اعلےٰ مرضی اور مقاصد پورے ہوئے۔ خواہ ان سے اس کا فضل ظاہر ہوتا ہے یا عدالت ، بارش اپنے وقت پر آتی ہے ، وقت پر رکتی ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر نہ رکتی ہے اور نہ برستی ہے ، ۴ : ۱۱-۱۲ ، ۸ : ۲ (ایوب ۲۸ : ۲۳-۲۶)

۲۔ زمین کے سوتے وقت پر پھوٹ پڑتے ہیں اور وقت پر تھم جاتے ہیں۔ ۷:۱۰ ، ۸:۲ ، ایوب ۳۸:۸-۱۱

۳۔ ہوا بھی اس کے قبضہ میں ہے۔ اس کے کلام سے طوفان تھم جاتے ہیں۔ ۸:۱ ، زبور ۱۴۸:۸

۴۔ کمان کو علامت یا نشان کے طور پر رکھتا ہے۔ یہ بھی خدا کا کلام ہے۔ ۹:۱۳-۱۴

۵۔ عدالت کے بعد وہ نظام کائنات کو بحالی بخشتا ہے ، ۸:۲۱-۲۲ ، وہ سب باتوں میں اپنے ارادے کے موافق جو اس کی مرضی کی مصلحت

سے ہے ، کام کرتا ہے ، افسیوں ۱:۱۱۔ وہ ازلی تخت پر بحیثیت بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے۔

(ب) "ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ہے۔"

دو پرندوں کے اڑنے سے جو سبق ہمیں حاصل ہوتا ہے اس کے پیش نظر ہمیں اس وقت کے حالات کا بھی جائزہ لینا ہے۔ آسمان کی کھڑکیوں کے کھل جانے اور زمین کے سوتوں کے پھوٹنے سے جو پانی طوفان کی صورت اختیار کر گیا اور جس سے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی نظروں سے غائب ہو گئیں۔ خدا کی عدالت کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے ...

(۸:۵) جو کچھ ہم نے حسب ذیل آیات سے سیکھا ہے یہ اس کی نمایاں علامات ہیں۔ یوحنا ۱۲:۳۱ ، ۱۶:۱۱ ۔ اعمال ۱۷:۳۱ ، رومیوں ۳:۱۹ ، چاروں طرف عدالت کا نظارہ تھا لیکن کشتی بحفاظت اراراط کے پہاڑ پر ٹک گئی ۸:۴ ۔ یہ ان تمام برکات کی علامت ہے جو مسیح اور صرف مسیح ہی میں ، حاصل ہوتی ہیں۔ افسیوں ۱:۳

ہمارے خداوند مسیح کا خدا اور باپ کی حمد ہو۔ جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔

(ج) جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ جسم ہے ، نوح کے ساتھ ۹ ماہ تک کشتی میں رہا لیکن پھر بھی کوا ، کوا ہی رہا۔

۱۔ اس کا کردار کیا تھا ، اس کا رنگ کیا تھا۔ غزل الغزلات ۵:۱۱ (نوحہ ۴:۷-۸)۔

۲۔ بنی اسرائیل کو اس کے ساتھ کس قسم کے برتاؤ کا حکم تھا۔ احبار ۱۱:۱۵ ، استثنا ۱۴:۱۴ ، یسعیاہ ۳۴:۶

۳۔ کوے کی قدرتی طور پر کیا خوراک ہے۔ متی ۲۴:۲۸ ، امثال ۳۰:۱۷ (افسیوں ۲:۳)۔ یہ کوا جسم کے ان کاموں سے مشابہ کیا گیا

ہے جن کا ذکر گلیتوں ۵ :۱۶ - ۲۱ اور رومیوں ۸ :۷ میں کیا گیا ہے۔ اِس پرندہ کو یقیناً اس کی عادت، شوق اور خواہش کے مطابق خدا کی عدالت سے تباہ و برباد کھنڈرات میں کچھ کھانے کو مل گیا ہوگا۔ کیا اُسے کوئی بہتی ہوئی لاش مل گئی جس سے اُس کے تالو کو خُوب چسکا آیا ہوگا، کیا وہ پرندہ اِدھر اُدھر گھومتا رہا تاکہ اس آزادی کو اپنا مزہ پُورا کرنے کے لئے موقع کے طور پر استعمال کرے، ۸ :۷، گلیتوں ۵ :۱۳

۴۔ جو رُوح سے پیدا ہوا ہے وہ رُوح ہے

دوسرا پرندہ اس پرندہ سے کس قدر مختلف ہے یہ اِس کی علامت ہے جو رُوح سے پیدا ہوا ہو۔ یُوحنا ۳ :۶، یہ وہ الٰہی نیچر ہے جس کا اظہار نئی پیدائش یا نوزائیدگی سے ہوتا ہے، ۲ پطرس ۱ :۴، افسیوں ۴ :۲۴، متی ۳ :۱۶ میں اِس پرندہ کا وقار کس عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ ہم کبوتر کی چھ نمایاں خصوصیات پر غور کریں گے۔

۱۔ اس پرندہ کا تعلق فاختہ کے ساتھ ہے جو قربانی کے لیے حلال یا جائز قرار دیا گیا ہے۔ احبار ۱ :۱۴، ۵ :۱۱، لُوقا ۲ :۲۴ (یُوحنا ۲ :۱۶، رومیوں ۶ :۱۳، ۱۲ :۱)

۲۔ یہ پرندہ غم کی علامت تھا
یسعیاہ ۳۸ :۱۴ ۵۹ :۱۱ (۲ کرنتھیوں ۷ :۱۰ - ۱۱، رومیوں ۹ :۲، لُوقا ۱۹ :۴۱، ۴۲

۳۔ متی ۱۰ :۱۶، اس کو کس اظہار سے تشبیہ دی گئی ہے؟ فلپیوں ۲ :۱۵، عبرانیوں ۷ :۲۶

۴۔ غزل الغزلات میں اسے کس کے اظہار سے مشابہ کیا گیا ہے۔ زبُور ۹ :۱۷، ۱ پطرس ۳ :۳ - ۴

۵۔ غزلُ الغزلات ۲ :۱۴، ۵ :۲، ۶ :۹ (افسیوں ۵ :۲۵)

اس لفظ کو کس طرح محبوب سے منسوب کیا گیا ہے۔ پس اس سے محبت، عقیدت اور وفاداری کا صاف اظہار ہوتا ہے۔ افسیوں ۵ :۲۲، رومیوں ۵ :۵، یُوحنا ۱۳ :۳۵

۶۔ یہ آرام کرنے کے لیے اڑ جاتا ہے۔ زبور ۵۵ :۶
نُوح کا کبوتر اس کے اور مسیح کی کشتی کے بغیر کسی اور جگہ آرام نہ پا سکا۔ ۸ :۹ (۲ کرنتھیوں ۵ :۷، متی ۱۱ :۲۸) نُوح کا مطلب ہے آرام (عبرانیوں ۱۳ :۱۴ ۴ :۹۔ فلپیوں ۱ :۲۳ نئی فطرت (نیچر) کو مسیح کے علاوہ نہ ہی تو آرام و اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ یُوحنا ۱۶ :۳۳ فلپیوں ۳ :۸

زیتُون کی پتی جو توڑی اور کشتی میں لائی گئی اس سے کیا مراد ہے؟ ا کرنتھیوں ۲ :۹ - ۱۰، ۲ کرنتھیوں ۱ :۲۲، ۵ :۵۔ رومیوں ۸ :۲۳

V طُوفان کے بعد

پیدائش ۸ :۲۰ تا ۹ :۱۰
سندی آیت۔ اعمال ۱۴ :۱۷

۱۔ اِنسانی گُناہ کے باوجود بھی الٰہی نیکی

طُوفان کے بعد انسانی تاریخ میں ایک نئی پیداوار ہوئی۔ اس کا حیرت کن اظہار خُدا کی وفاداری، بھلائی اور نیکی سے ہوا۔ ۸ :۲۱ - ۲۲ - یہ سب کچھ انسان کی گناہ آلود سرشت کے باوجود بھی عمل میں آیا۔ خدا اس امر کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ انسان کے خیالات لڑکپن ہی سے سدا بُرے ہیں (۸ :۲۱) وہ اس پر زور دیتا ہے، یرمیاہ ۱۷ :۹ - ۱۰۔ لیکن اس کے باوجود بھی

ابرام کون تھا؟

عبرانی زبان "اورامام" جس کا لغوی مطلب ہے "باپ اعلیٰ اور بلند ہے"
اس کے باپ کا نام تارح ہے اور وہ عبرانی قوم کا بانی ہے۔ اس کے خاندان کا تعلق نوح کے بیٹے سِم کے ساتھ ہے۔ وہ کسدیوں کے اُور میں رہائش پذیر ہوا۔ یشوع کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تارح بُت پرست تھا۔۔۔" تمہارے ابا یعنی ابرہام اور نحور کا باپ تارح وغیرہ قدیم زمانہ میں بڑے دریا کے پار رہتے اور دوسرے معبُودوں کی پرستش کرتے تھے۔ یشوع ۲۴: ۲۔ تارح کے تین بیٹے تھے۔ ابرہام، نحور اور حاران۔ ابرہام کے بھائی نحور کی موت کے بعد ابرہام کی شادی سارہ سے ہوئی۔ ابرہام اپنے بھتیجے لوط اور باپ تارح کے ہمراہ اُور سے ترکِ سکونت کر کے کنعان میں جا بسا (۱۱: ۲۷-۳۱)
ستفنس اپنی تقریر میں اِس ترکِ سکونت کی وجہ بیان کر کے ان تمام بیانات کی تصدیق کرتا ہے جو پیدائش کی کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ (جیسے پیدائش ۱۲ باب اور اعمال ۷: ۴۲) ان بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ ابرہام نے خُدا کی بلاہٹ سن کر ترکِ سکونت کی اور ایک نئی جگہ آکر آباد ہو گیا۔ ابرہام ۷۵ برس کا تھا جب وہ کنعان میں آکر آباد ہو گیا۔ اور خُدا نے رویا کے ذریعہ اُسے یقین دلایا کہ یہی سرزمین وہ اُس کی نسل کو بخشے گا اور وہ اِس کے وارث ہوں گے۔ وہ دس برس تک خانہ بدوشوں کی طرح اِدھر اُدھر ڈیرا لگاتا رہا اور اِس کا ثبوت یہ ہے کہ اُس کے سفر میں سِکم، بیت ایل، اور دیگر جگہوں کا ذکر آتا ہے۔ قحط کے ایام میں ابرہام

مِصر میں گیا جہاں فرعون نے اُس کی مہمان نوازی کی۔ اپنی جان کے خطرہ کے باعِث اُس نے اپنی بیوی کو بہن ظاہر کیا اور جب فرعون پر یہ بھید کھل گیا تو اُس نے ابرہام کو وہاں سے رُخصت کر دیا۔ کنعان میں ابرہام لُوط سے علٰیحدہ ہو گیا۔ کیونکہ اُن کے چرواہے آپس میں لڑنے لگے۔ لُوط نے انتخاب کی دعوت پر خُود غرضی اور حرص سے یردن کے میدانوں کو چن لیا۔ لیکن ابرہام نے حبرُون کے دیہاتی اور پہاڑی علاقہ میں ممرے کے بلُوطوں میں اپنا ڈیرہ لگا لیا۔ اس جگہ پر ابرہام نے ۱۵ برس تک سکُونت کی۔ عمالیقی بادشاہ کے قبضہ سے اپنے بھتیجے لُوط کو بچانے کے لیے اُس نے اموری سرداروں سے اتحاد کر لیا۔ واپسی پر اُس نے سالم کے بادشاہ اور کاہن نے ملکِ صدق سے برکت پائی جسے اُس نے اپنے مالِ غنیمت کا دسواں حصہ دیا۔ خُدا نے ابرہام سے اپنے وعدہ کی تجدید کی کہ وہ اُسے ایک وارث عطا کرے گا۔ لیکن جب کوئی بیٹا پیدا نہ ہوا تو ابرہام کی بیوی سارہ نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ اُس کی لونڈی حاجرہ کے پاس جائے۔ ابرہام ۸۶ برس کا تھا جب اُس کے حاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوا (۱۶ باب) تیرہ برس کے بعد (۱۷: ۱) خدا نے ابرہام پر ظاہر کیا کہ اسمٰعیل نہیں بلکہ سارہ سے پیدا ہونے والا بیٹا اُس کا حقیقی وارث ہو گا۔ اَب خُدا نے ختنہ کی رسم کو اپنے اور ابرہام کے درمیان عہد کی علامت مقرر کیا۔ ابرہام کی شفاعت کے باعِث لُوط اور اُس کا خاندان سُدوم کی تباہی سے بچ گئے۔

اب ابرہام جنوب کے ملک کی طرف روانہ ہوا اور جرار میں قیام کیا (۲۰: ۱) یہاں پر جرار کے بادشاہ ابی ملک کے ساتھ بھی ابرہام کا وہی تجربہ ہوا جو فرعون کے ساتھ تھا۔ یعنی ابرہام نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنی بیوی کو بہن ظاہر کیا۔ لیکن خُدا نے جرار کے بادشاہ پر یہ

بھید کھول دیا اور یُوں معاملہ درست ہوگیا۔ جب ابرہام ۱۰۰ برس کا تھا تو اِضحاق پیدا ہُوا اور اِضحاق کی پیدائش کے بعد اِسمٰعیل کے اِستخراج کا واقعہ پیش آیا (۲۱ :۱-۲۱) ابرہام اور ابی مَلِک نے بیرسبع کے مقام پر ایک عہد باندھا۔ اب ابرہام کے اِیمان کا ایک اور امتحان آیا۔ خُدا نے اُسے اِضحاق کو سوختنی قُربانی کے طور پر گذارنے کے لیے کہا، ایک سخت امتحان میں ڈالا۔ ابرہام کی فرمانبرداری کے نتیجہ میں خُدا نے اُسے ایسا کرنے سے روکا اور اُس کے بیٹے اِضحاق کی جگہ اور مینڈھا مہیا کیا (۲۲ باب) سارہ کی موت کے بعد جب ابرہام ۱۴۰ برس کا ہوا تو اُس نے اِضحاق کے لیے اپنے ہی لوگوں میں سے یعنی حاران سے بیوی کا بندوبست کیا اور یُوں اِضحاق اور ربقہ کی شادی ہوگئی۔

ابرہام نے ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا۔ اس سے ابرہام کے چھ بیٹے پیدا ہوئے تو ابرہام کے بیٹے ۸ کی تعداد میں ہوگئے۔ یعنی:

۱۔ اسمٰعیل ۔ حاجرہ لونڈی سے

۲۔ اضحاق ۔ سارہ سے

۳۔ زمران ۴۔ یقسان ۵۔ مدان

۶۔ مدیان ۷۔ اسباق اور ۸۔ سوخ

قطورہ سے۔

تاہم اِضحاق واحد وارث رہا۔

۱۷۵ برس کی عمر میں ابرہام نے وفات پائی اور سارہ کی قبر کے پاس مکفیلہ کی غار میں، جسے اُس نے عفرون سے خریدا تھا، دفن کیا گیا۔ ۲۵: ۷-۱۰، ۲۳ باب) بائبل مقدس میں ابرہام ایک نہایت ہی عظیم شخصیت ہے۔ وہ عبرانی قوم کا بانی اور بزرگ ہے۔ عہدِ عتیق

میں اس کی شخصیت بہت نمایاں ہے۔ عہدِ جدید میں اُس کے متعلق متعدد بیانات مندرج ہیں۔ پولُس رسول اُسے نہ صرف یہودیوں کا بلکہ تمام ایمانداروں کا باپ کہہ کر پکارتا ہے (رومیوں ۴: ۱۱)۔ یعقوب اپنے خط میں اور یسعیاہ اپنے صحیفہ میں اُسے "خدا کا دوست" کہہ کر پکارتے ہیں۔ (یسعیاہ ۴۱: ۸، یعقوب ۲: ۲۳) وہ مسیحی ایمانداروں کی علامت ہے۔ ایمان کے لیے وہ بہترین نمونہ اور مثال سمجھا جاتا ہے۔

"پس جان لو کہ جو اِیمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں"۔ (گلتیوں ۳/ ۷)

مطالعہ نمبر ۲

ابرہام

ابرہام کی زندگی کا دوگنا بھید

پیدائش ۱۱: ۲۴ تا ۱۲: ۵

سندی آیت، عبرانیوں ۱۱: ۱۰

۱۔ ابرہام کی بلاہٹ آدم سے لیکر مسیح تک درمیانی سنگِ میل

طوفان کے ۳۵۰ برس بعد تک نوح جیتا رہا (۹: ۲۸) اُس کی موت کے دو برس بعد ابرام پیدا ہوا۔ نوح کا سب سے بڑا بیٹا سِم جس کی عمر اس وقت ۴۵۰ برس تھی، ابرام کی زندگی میں ۱۵۰ برس جیتا رہا۔ ۱۱: ۱۰-۱۱۔ متوسلح جو آدم کی زندگی میں ۲۴۳ برس تک جیتا رہا۔ اُس نے اپنی زندگی کے ۹۸ برس سم کی زندگی میں بھی بسر

کیے۔ باغِ عدن سے لے کر ابرام کی بلاہٹ تک آباؤاجداد کی تاریخ میں ان تینوں شخصیتوں کا تعلق ہے۔ ابرام مسیح سے (۲۰۰۰) دو ہزار برس پیشتر اور آدم کی تخلیق کے دو ہزار (۲۰۰۰) برس بعد پیدا ہوا۔ لہٰذا وہ آدم سے لے کر مسیح تک انسانی تاریخ کے درمیان میں آتا ہے وہ اِس درمیانی عرصہ کا سنگ میل ہے۔ یہ جُملہ حالات گیارہ ابواب میں مندرج ہیں۔ جب کہ تیرہ[۱۳] ابواب ابرہام کی ۱۷۵ برس کی زندگی کے لیے وقف کیے گئے ہیں۔

اِس کے علاوہ عہدِ عتیق کے دیگر کرداروں کی نسبت ابرہام کی زندگی کا عہدِ جدید میں سب سے زیادہ ذکر اُس کی زندگی اور گواہی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

۲۔ مسیح کا تعلق ابرہام کی نسل سے ہے[۶]

کتابِ مُقدّس میں مسیح کے خاندان کے نسب ناموں کے سلسلہ میں کوئی امر نہیں ہے کہ سب سے بڑے کا پہلے ذکر ہو۔ لہٰذا اپنے بڑے بھائیوں کی نسبت سِم کا پہلے ذکر آتا ہے۔ ۵: ۳۲

اضحاق کا ذکر اُس کے بڑے بھائی اسمٰعیل سے پہلے آتا ہے (اتواریخ ۱: ۲۸) اور یعقوب کا ذکر اُس کے بڑے بھائی عیسَو سے پہلے آتا ہے (عبرانیوں ۱۱: ۲۶) وغیرہ۔ یہاں پر یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ مسیح کا تعلق کس نسل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابرام کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ (۱۱: ۲۶)

تارح کی عمر ۲۰۵ برس کی تھی۔ (۱۱: ۳۲)

اپنے باپ کی وفات کے وقت، ابرہام ۷۵ برس کا تھا (اعمال ۷: ۴، پیدائش ۱۲: ۴) جس سے یہ مراد ہے کہ تارح ۱۳۰ برس کا تھا،

جب اُس سے ابرام پیدا ہوا، اور وہ ۷۰ برس کی عمر کا تھا جب اُس سے نحور یا حاران پیدا ہوئے (۱۱: ۲۶) جس طرح عہدِ عتیق کی علامات اور نبوتیں مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہیں اسی طرح عہدِ عتیق کی تاریخ کا بھی گہرا تعلق مسیح کے ساتھ ہے۔ (اعمال ۱۰: ۴۳، یوحنا ۳: ۳۹) "مسیح ابرہام کی نسل سے تھا" (متی ۱: ۱، گلتیوں ۳: ۱۶، رومیوں ۹: ۵)

۳۔ ابرہام کی جائے پیدائش

ابرام کسدیوں کے اُور میں پیدا ہوا۔ یہ جگہ بُت پرستی کا مرکز تھی اور یہاں پر "چاند دیوتا" کی پرستش کی جاتی تھی۔ یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مقام علم و دانش اور تہذیب کا بھی گہوارہ تھا۔ بڑے نقوش جو دریافت کیے گئے ہیں اِن کا تعلق بھی اِسی جگہ سے ہے۔ (دانی ایل ۱: ۴)

کسدی لوگ کس قسم کے تھے؟ ایوب ۱: ۱۷، ۲ سلاطین ۲۵: ۵-۲۶ باب۔

اِن کا کس شہر کے ساتھ گہرا تعلق تھا؟ یسعیاہ ۱۳: ۱۹

یہ قیاس آرائی بھی کی جاتی ہے کہ ابرہام، نمرود کے ایام میں یا اس کے کچھ دیر بعد رہتا تھا۔ رومیوں ۱: ۲۱-۲۵ میں اُس زمانہ کی روحانی تاریخ کا ذکر ہے۔

کون سی بڑی غلطی کی گئی تھی؟ اعمال ۱۷: ۲۹

اس کی وجہ کیا تھی؟ رومیوں ۱: ۲۱، یسعیاہ ۴۴: ۱۹-۲۰

جس خاندان میں ابرام پیدا ہوا، اُس کی روحانی حالت کیا تھی؟ یشوع ۲۴: ۲-۱۴

۴۔ ابرام کی زندگی کے پس پردہ بھید

ابرام ابھی تک اس

بے خدا اور روحانی طور پر تاریک ماحول میں رہتا تھا کہ جلال کا خدا اُس پر ظاہر ہُوا۔ اعمال ۷: ۲۔ ماحول کی تاریکی اور گندگی اور پلیدگی میں اور "غیر فانی خُدا کے جلال" میں کس قدر فرق تھا۔ (رومیوں ۱: ۲۳) غیر فانی خدا کے جلال کا مکاشفہ ابرام کے ایمان کا بھید بن گیا۔ وہ قادرِ مُطلق اور "غیر فانی جلال" والے خدا کی پیروی کرنے سے انکار کر سکتا تھا۔ (خروج ۳: ۶، زبُور ۹: ۱۰) ابرام کی زندگی کا یہی حیرت انگیز اور عظیم بھید ہے۔ یسعیاہ نبی کی زندگی میں کون سا عظیم بھید تھا۔ یُوحنا ۱۲: ۴۱، یسعیاہ ۶: ۱-۷۔

موسیٰ کی زِندگی کا کیا بھید تھا؟ خرُوج ۳۳: ۱۸-۲۳، ۳۴: ۵، ۹، ۲۸-۳۵

ایوب کی زندگی کا کیا بھید تھا؟ (ایُوب ۴۲: ۵-۱۰)

پُولس کی زندگی کا کیا بھید تھا؟ ۲ کرنتھیوں ۴: ۶، اعمال ۲۶: ۱۳، ۲۲: ۱۱، فلپیوں ۳: ۸، اعمال ۲۶: ۱۹۔

۵۔ وہ عظیم بھید جو ابرہام کی رُوح کے سامنے تھا

خدا نے نہ صرف ابرام کو اپنا مکاشفہ بخشا بلکہ اُس نے اُس پر "خُدا کے شہر" کی حقیقت کا بھید بھی کھولا۔ عبرانیوں ۱۱: ۱۰-۱۶، ۱۳: ۱۴۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ لفظ اُور کا کیا مطلب ہے۔ "شہر" خُدا نے ابرام کو کسدیوں کے اُور "شہر" سے بلایا اور اُس کے سامنے زِندہ خُدا کے شہر کو رکھا۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۲۔ ابرام کا اِیمان خُدا کے جلال پر تھا اور ابرام اُس پائدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا "خُدا" ہے۔

کسدیوں کا اُور اُجڑ کر کھنڈرات کی شکل اختیار کر گیا۔ ابرام کا نیا شہر خُدا کی بادشاہت ہے، جو نہ ہل سکتی ہے اور نہ برباد ہو سکتی ہے۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۸۔

II خُدا کا اِرادہ اور وعدہ

ابرام کا ایمان اور تابع فرمانی

۱۔ فضل — خُدا کا ارادہ

خُدا کی پُر فضل بُلاہٹ اور ابرام کے ساتھ بیش قیمت مواعید کے پسِ پردہ خُدا کا یہ ازلی ارادہ تھا کہ وہ انسان کو برکت بخشے۔ ۲ تیمتھیُس ۱: ۹، اِفسیوں ۱: ۱۱، ۳: ۱۱۔ رومیوں ۹: ۱۱، ۸: ۲۸۔ اس کا ذکر صفائی کے ساتھ کتابِ مقدس میں آیا ہے، متی ۱: ۱۔

انسان کا گناہ میں گر جانا اور شریعت کا نفاذ خُدا کے اِرادہ کو بدل نہ سکا۔ گلتیوں ۳: ۱۳، ۱۶۔ اور یسعیاہ ۱۴: ۲۴-۲۷۔ چونکہ یہ خُدا کے فضل کا ازلی ارادہ تھا اِس لیے یقینی تھا۔ رومیوں ۴: ۱۶ (۲ سموئیل ۲۳: ۵)

۲۔ فضل — خُدا کی بُلاہٹ

خُدا نے ابرام کو بُلایا کہ وہ اپنے وطن اور ناطے داروں کو چھوڑ کر ایک ایسے ملک کے لیے سفر شروع کرے جس کو وہ نہیں جانتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۸، اعمال ۷: ۳، پیدائش ۱۲: ۱، یسعیاہ ۵۱: ۲) خُدا نے اُسے بہت کچھ چھوڑ دینے کو کہا لیکن اُس سے کہیں زیادہ دینے کا وعدہ کیا۔ ۱۲: ۲-۳۔ جو کچھ ہم اُس کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں، خُدا اُس سے کہیں زیادہ دے دیتا ہے۔ لُوقا ۱۸: ۲۹-۳۰۔

خُدا کا ابرام کو بُلانا (بُلاہٹ) خالص فضل ہی کی بدولت تھی۔ یسعیاہ

۱۵:۱ ، اعمال ۷ : ۲-۳ ، رومیوں ۴ : ۱۳-۱۶ ۔ خُدا کا یہ عمل اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ خدا موجودہ زمانہ میں بھی لوگوں کو گناہ اور تاریکی سے اپنی عجیب وغریب روشنی میں بُلاتا ہے اور یہ سراسر خُدا کے فضل سے ۔
گلتیوں ۱ : ۶، ۱۵

۱۔ خُدا کے بارے میں کیا کہا گیا ہے ۔ گلتیوں ۵ : ۸ ، ایمانداروں کو کیا کہا گیا ہے ۔ رومیوں ۸ : ۲۸
۲۔ جس دن میں ہم قدرتی طور پر داخل ہوئے ہیں (افسیوں ۲ : ۲ ، ۳) وہ خدا کی عدالت کے ماتحت ہے ۔ یُوحنا ۱۲ : ۳۱ ، رومیوں ۳ : ۱۹ ، اعمال ۱۷ : ۳۱
۳۔ مسیح مر گیا تاکہ ہمیں دُنیا سے بچالے ۔ گلتیوں ۱ : ۴
۴۔ اِس زمانہ میں خُدا کا عظیم کام یہ ہے کہ وہ اپنے نام کیلئے لوگوں کو تیار کرے ۔ اعمال ۱۵ : ۱۴
۵۔ اِس دُنیا میں سے تمام ایماندار مسیح کے سپُرد کیے گئے ہیں ۔ یُوحنا ۱۷ : ۶
۶۔ خُدا اپنے فرزندوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ "نکل آئیں" اور "الگ رہیں" ۲ کرنتھیوں ۶ : ۱۷ - ۱۸
۷۔ ہم مسیح کی ذِلت کو لیے ہوئے آگے بڑھیں اور اُس کے مواعید ہمارے لیے تسلّی کا باعث ہوں ۔ عبرانیوں ۱۳ : ۱۳ ، ۲ کرنتھیوں ۷ : ۱

۳۔ خُدا کے پُر فضل مواعید (وعدے)

ابرام دولت مند تھا ۔ ۱۳ : ۲ ، ۲۴ : ۳۵ ۔ لیکن اس کی سب سے بڑی دولت وہ وعدے تھے جو اُسے خُدا کی طرف سے حاصل ہوئے تھے ۔ گلتیوں ۳ : ۱۶ - ۱۸ ، رومیوں ۴ : ۱۳ ، عبرانیوں ۶ : ۱۳ ملاحظہ فرمائیں ۔ اِس کے بارے میں عبرانیوں ۱۱ : ۷ میں کیا کہا گیا ہے ؟

آج ایماندار کی سب سے بڑی دولت کیا ہے ؟ ۲ پطرس ۱ : ۴ ، اور کونسی بات اُسے بے حد بیش قیمت بنا دیتی ہے ۔ عبرانیوں ۱۰ : ۲۳ ۲ کرنتھیوں ۱ : ۲۰ ۔ سب سے پہلے خُدا نے ابرام کو صرف زمین دکھانے کا وعدہ کیا ، ۱۲ : ۱ ، ۷ ، ۱۳ : ۱۵ ،

۱۵ : ۷ ، ۱۸ ، ۱۷ : ۸ ۔

اُس کے ساتھ ایک میراث کا وعدہ کیا گیا ۔ رومیوں ۴ : ۱۳
آپ کے ساتھ کون سا وعدہ کیا گیا ہے ؟ عبرانیوں ۹ : ۱۵ ۔ خُدا نے جو وعدے ابرام سے کیے ان پر انتہا کی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ گلتیوں ۳ : ۸ ، پیدائش کے بارھویں باب اور دیگر ابواب میں کیے ہوئے وعدے شگوفوں اور کلیوں کی مانند ہیں ، جو بعد ازاں پُورے اور مکمل پھول (انجیل) کی صورت اختیار کر گئے ۔ ابرام کے ساتھ کیے گئے وعدوں کی برکات کی معمُوری کو گلتیوں ۳ : ۱۴ میں بیان کیا گیا ہے ۔ اس سے پیشتر کہ اِن برکات کی معموری میں ہم اور زمین کے تمام قبیلے شامل ہوں ، کونسا واقعہ ہونے کو تھا ؟ گلتیوں ۳ : ۱۳ ۔ خُدا کی وفاداری تمام وعدوں کو یقینی بنا دیتی ہے ۔ ۔ ۔ عبرانیوں ۶ : ۱۳ - ۱۸ ، اور مسیح کی صلیب اِن وعدوں کی تمام برکات کو ممکن بنا دیتی ہے ۔ گلتیوں ۳ : ۱۳ - ۱۴

۴۔ ایمان کی تابع فرمانی

خُدا نے ابرام کو بلایا ۔ اس سے ابرام کا کیا رویّہ تھا ۔ عبرانیوں ۱۱ : ۸ ، پیدائش ۱۲ : ۴ ۔
اور ابرام کے اس ردِعمل کی خدا کی نِگاہ میں کیا قدر تھی ؟ اسموئیل ۱۵ : ۲۲
خُدا کے وعدوں کے بارے میں ابرام کا کیا رویّہ تھا ۔ رومیوں ۴ : ۲ ۔ گلتیوں ۳ : ۶ ، یعقوب ۲ : ۲۳ ، پیدائش ۱۵ : ۶
خُدا کی نِگاہ میں اس کی کیا قدر تھی ؟ عبرانیوں ۱۱ : ۶ ملاحظہ فرمائیں
ابرام کی تابع فرمانی اور ایمان آپس میں کس قدر ملحق ہیں ؟ عبرانیوں ۱۱ : ۸ ، ۱۱ : ۵ ، ۶ ، ۲۶ ، وہ ایمان جو درحقیقت خُدا پر بھروسہ یا تکیہ کرتا ہے ، وہی ایمان خُدا کا تابع فرمان ہے ۔ ۱ پطرس ۱ : ۱۴ ، ۲۳ ، رومیوں ۶ : ۱۷ ، رومیوں ۱۵ : ۱۸ ، گلتیوں ۵ : ۷

یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ انجیل یا خوشخبری آسمانی تخت سے پُر فضل دعوت ہے اور چونکہ یہ شاہی دعوت ہے لہٰذا یہ شاہی حکم نامہ بھی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ انجیل کو نہ صرف قبول کیا جائے بلکہ اس کی تابع فرمانی بھی کی جائے۔ اعمال ۶:۷، ۲ تھسلنیکیوں ۱:۸، ۱ پطرس ۴:۱۷، رومیوں ۲:۸

III ابرام کی مسافرانہ زندگی

پیدائش ۱۲:۴-۲۰

سندی آیت یسعیاہ ۳۱:۱

۱- ابرام کی زندگی کے چھ پڑاؤ

بائبل کا کوئی نقشہ سامنے رکھ کر کسدیوں کے اُور، فدان آرام، کنعان اور مصر پر غور کریں۔ ان کی روشنی میں ابرام کی زندگی کے سفر کے پڑاؤ ملاحظہ فرمائیں:

۱- زندگی کے ابتدائی ایام اُور میں۔ وہاں پر کون سے دو واقعات وقوع پذیر ہوئے؟ پیدائش ۱۱:۲۸، اعمال ۷:۲

۲- پہلا بڑا سفر: اُور سے لے کر حاران تک جس کی مسافت ۶۰۰ میل ہے۔ ۱۱:۳۱-۳۲

اِس وقت ابرام کے ساتھ کون تھا؟ ۱۱:۳۱

حاران میں کونسا واقعہ رُونما ہوا؟ ۱۱:۳۲، اعمال ۷:۴

۳- ابرام حاران کو چھوڑ کر سکم کو روانہ ہوتے ہوئے تقریباً ۴۰۰ میل کا سفر طے کرتا ہے، ۱۲:۶

اُس وقت ابرام کی کتنی عمر تھی؟ ۱۲:۴

اُس وقت اُس کے ہمراہ کون تھا؟ ۱۲:۵

۴- وہ سکم سے بیت ایل کو روانہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد کنعان کے جنوب کو جاتا ہے۔ ۵۷ میل کی مسافت ہے۔ ۱۲:۸-۹

۵- وہ جنوب سے روانہ ہو کر مصر کو جاتا ہے۔ یہ ۱۵۰ میل کا فاصلہ ہے۔ ۱۳:۱۰

۶- مصر سے واپس وہ بیت ایل کے مذبح کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ ۲۰۰ میل کا سفر ہے۔ ۱۳:۱-۳، ابرام کی زندگی کے یہ پڑاؤ عظیم اسباق کے حامل ہیں۔

۲- ابرام حاران میں رُک جاتا ہے

اگرچہ اُس نے اُور کو چھوڑ دیا۔ تاہم اُس وقت وہ اپنے باپ کی موت سے پیشتر کنعان میں نہ گیا۔ اعمال ۷:۴۔ اُس وقت تک وہ صرف حاران میں ہی رہا۔

حاران کا لغوی مطلب ہے "خشک یا پیاسا" اور تارح کا لغوی مطلب ہے "توقف یا تاخیر" (۱۱:۳۱، ۱۲:۵) اس بات کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ وہ وہاں کتنی دیر رکا رہا۔

کتابِ مقدس میں وہاں اُس کی زندگی کا کوئی ذکر نہیں۔ ہمیں تھوڑا بہت ۱۱:۳۱، ۱۲:۵ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ آج ہم میں سے بہت ہیں جو تارح کی مانند خشک اور پیاسی جگہوں سے آگے نہیں بڑھتے۔ وہ ان برکات سے لطف اندوز نہیں ہونے پاتے جو یسوع نے کلوری کی صلیب پر سب ایمان لانے والوں کے لیے مہیا کی ہیں۔ متعدد لوگ ان برکات کو حاصل کیئے بغیر جن پر خون کی مہر لگائی ہے، مر جاتے ہیں۔ اِفسیوں ۱:۳-۷

خدا اپنے لوگوں کو صرف دنیا ہی سے نہیں بُلا لیتا بلکہ وہ اُنہیں اپنے واسطے بُلاتا ہے۔ طِطُس ۲:۱۴ "اپنی خاص ملکیت کے لیے"

وہ ہمیں ایسے مقام میں پہنچا دیتا ہے جہاں اُس کے بے بیان فضل نے ہمیں رکھا ہے۔ رومیوں ۵ : ۲ ۔" اس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی "۔

ہمارے لیے مناسب ہوگا کہ ہم عبرانیوں ۴ : ۱ پر غور کریں۔
"ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی رہا ہوا معلوم ہو "۔۔۔ اور پھر گلیتوں ۵ : ۷، کو بھی سامنے رکھیں اور اس کے ساتھ ابرام کی زندگی کو بھی دیکھیں۔ پیدائش ۱۱ : ۳۱ ، اعمال ۷ : ۴ ، اِس کے بعد اِس سوال کے جواب کا اطلاق اپنی زندگی سے کریں۔ ۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۵ ، ۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۲۸

۳۔ ابرام ــــ مسافر عابد

جب ابرام اس رویا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جو اُس نے اُور میں دیکھی تھی، مُلکِ موعُود میں آیا۔ اعمال ۷ : ۲ ۔ خدا اُس پر پھر ظاہر ہوا اور اُس کے ساتھ مزید وعدہ کیا ۔ یہ شروع ہی سے خُدا کا طریقہ ہے اور جہاں کہیں فرمانبرداری اور تابع فرمانی پائی جاتی ہے وہ اِس طریقہ سے برکت پر برکت دینا چاہتا ہے۔ یُوحنا ۷ : ۱۷ ، ۱۴ : ۲۱-۲۳،

یہ صرف وہ ہی لوگ ہیں جو نہایت فرمانبرداری سے اپنے آپ کو اُس کی خُداوندیت کے تحت کر دیتے ہیں ۔ اُس کا جُوا اپنے اوپر اٹھاتے اور بدل وجان اُس سے سیکھتے ہیں ۔ متّی ۱۱ : ۲۹

اب مُبارک حالی نے ابرام کو کیا کچھ کرنے پر آمادہ کیا ؟ ۱۲ : ۷-۸ ، ۱۳ : ۴ ، اِن بیانات میں مذبح کے ساتھ کیا کچھ ملحق ہے ؟ ۱۲ : ۸ ، ۱۳ : ۴ ، ۲۶ : ۲۵ (زبُور ۱۶ : ۱۷ ، ۱ کرنتھیوں ۱ : ۲) اس مذبح سے ابرام نے اپنے مستقبل کے لیے کیا کچھ دیکھا ؟ یوحنا ۹ : ۳۱

ابرام کا ڈیرہ کیسا تھا؟ ۱۲ : ۸ ، ۱۳ : ۳، ۱۸ : ۱ ۔ اس سے ابرام کو اپنا اپنا مستقبل کیسا نظر آتا تھا ؟ عبرانیوں ۱۱ : ۹-۱۰ ، ۱ پطرس ۱۱ : ۱۳-۱۶ عبرانیوں

۱۱ : ۱۳-۱۶ ۔ ابرام اپنے خیمہ اور مذبح کے ساتھ اس امر کی صاف علامت ہے کہ آج ایماندار کو کیسی زندگی بسر کرتا ہے۔ عبرانیوں ۱۳ : ۱۲-۱۵ میں ہمیں مسافر عابد کہہ کر پکارا گیا ہے ۔ یعنی وہ مسافر جو عبادت میں لگے رہتے ہیں۔

۴۔ ابرام مِصر میں ٹک گیا

قحط کی سخت آزمائش نے ابرام کو مجبُور کر دیا کہ وہ مِصر کو چلا جائے۔ ۱۲ : ۱۰ ، ان بیانات میں یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں : ۱۲ : ۱۰ ، ۲۶ : ۲ ، ۳۷ : ۲۵ ۲۹ : ۱ "مِصر کو گیا"، "مِصر کو نہ جا"، "مِصر کو لیے جا رہا ہے"۔ "مِصر کو لائے"۔ مِصر اس دُنیا کی علامت ہے ۔ مکاشفہ ۱۱ : ۸ ، ۱ کرنتھیوں ۲ : ۸

ابرام اپنی نگاہیں ہٹا کر یا خُدا کی طرف تکنا چھوڑ کر مدد کے لیے مِصر کو چلا جاتا ہے ۔ یسعیاہ ۳۱ : ۱-۳ کو بغور پڑھیں ۔ جب ابرام فرمانبرداری کی شاہراہ پر گامزن تھا وہ دوسروں کے لیے اور اپنے لیے برکت کا باعث تھا۔ ۱۲ : ۲ (۱۴ : ۶ ، ۱۹ : ۲۹) لیکن وہ غلط جگہ (مِصر) میں چلا گیا تو اس کے باعث فرعون اور اُس کے سارے گھرانے پر بڑی بڑی بلائیں نازل ہوئیں (۳۰ : ۲۷ ، ۳۹ : ۵ ، ۱۲ : ۷) فرمانبردار مسیحی جہاں کہیں جائے باعثِ برکت ہے ۔ برگشتہ مسیحی ہر جگہ غم اور اداسی پیدا کرتا ہے آخر فرعون ابرام کو ملامت کرتا ہے ۔ دُنیا بڑی آسانی سے جان لیتی ہے جب مسیحی بے ربط اور اپنے خُداوند کے ساتھ بے وفائی (بے ایمانی) کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ۲ سیموئیل ۱۲ : ۱۴ ، رومیوں ۲ : ۲۲-۲۴

ابرام کو واپس اِسی جگہ جانا تھا جہاں سے اُس نے شروع کیا تھا یعنی بیت ایل کے مذبح پر (۱۳ : ۳) بحالی کا راستہ ہمیشہ ہماری راہنمائی

اُس مقام پر کرتا ہے جہاں ہم گمراہ ہو گئے تھے ' ایُوحنّا ۱ : ۹ ' متی ۵ : ۲۴
خُدا نے ابرام کے ایمان کی ناکامی کا واقعہ کس وجہ کی بنا پر صفائی کے
ساتھ بیان کیا ؟ ا کرنتھیوں ۱۰ : ۱۱

IV ابرام اور لُوط کی علیحدگی

پیدائش ۱۳ : ۱ - ۱۸
سندی آیت مرقس ۸ : ۳۶ - ۳۷

۱- دولت جو مصیبت کا باعث بنی

بارھویں باب کے آخر میں ہم ابرام کی برگشتگی مصر میں چلے جانے کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ۱۳ : ۴ کی روشنی میں ہم اسے بیت ایل میں پاتے ہیں۔ جہاں پر خُدا کے مذبح ' خُدا کے ساتھ اُس کی رفاقت کی بحالی صفائی کے ساتھ نظر آتی ہے۔ مصر میں اُسے شکست خوردہ حالت میں پاتے ہیں۔ لیکن یہاں اِس مُقدس اور اعلےٰ مقام پر وہ فتح مند زندگی بسر کرنے کے قابل تھا۔ ابرام اور لُوط دونوں دولت مند ہو گئے' ۱۳ : ۲ - ۵

دولت خُدا کی بخشش ہے۔ واعظ ۵ : ۱۹ اور خدا کے جلال کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔ لُوقا ۷ : ۵ ' اعمال ۴ : ۳۷ ' اعمال ۱۰ : ۲ لیکن دولت رُوح کی بڑی آزمائش اور خطرہ کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ خُدا کا کلام بڑی صفائی سے دولت کے بارے میں حسب ذیل تعلیم دیتا ہے۔

۱- آسُودگی بخش نہیں ہے۔ یسعیاہ ۵۵ : ۲ ' واعظ ۵ : ۱۰
۲- ناپائیدار اور غیر یقینی ہے۔ امثال ۵ : ۱ ' ا تیمتھیس ۶ : ۱۷
۳- باعثِ تشویش ہے۔ لُوقا ۸ : ۱۴ ' واعظ ۵ : ۱۲

۴- پُرفریب ہے ' متی ۱۳ : ۲۲ ' لُوقا ۱۲ : ۱۶ - ۲۰ ' امثال ۲۰ : ۲۴
۵- فانی ہے۔ یعقوب ۱ : ۱۱ ' ۵ : ۲ ' متی ۶ : ۱۹
۶- ایمان کے راہ میں رکاوٹ ہے۔ متی ۱۰ : ۲۲ - ۲۵ ' ا تیمتھیس ۶ : ۱۰
۷- نجات کے سلسلہ میں بے فائدہ ہے۔ ا پطرس ۱ : ۱۸ ' زبور ۴۹ : ۶ - ۹ مرقس ۸ : ۳۶ - ۳۷
۸- جال ہے۔ ا تیمتھیس ۶ : ۱ - ۹ ' استثنا ۸ : ۱۳ - ۱۴ ' امثال ۱۵ : ۲۷

جب پہلے پہل ابرام اور لُوط دونوں نے بیت ایل میں ڈیرے لگائے اس وقت بغیر کسی جھگڑے کے دونوں کے رہنے کے لیے کافی گنجائش تھی، لیکن اب ایسے ہرگز نہ تھا۔ اِن دونوں کے درمیان کیا جھگڑا تھا ؟ کیا سے اس کا جواب ملتا ہے ؟ کیا یہ وہ غلام نہ تھے جو ابرام کو فرعون نے دیئے تھے اور اب جنہوں نے لُوط کے ساتھ جھگڑا کیا۔ کنوؤں کے باعث لڑائی مشرق میں عام بات ہے ۲۶ : ۲۰ ' خروج ۲ : ۱۷۔ فرعون نے ابرام کو بہت سے تحائف دیئے ۱۲ : ۱۶ - خدا داد دولت برکات کی حامل ہے۔ امثال ۱۰ : ۲۲ ' لیکن فرعون کے تحائف یقیناً لڑائی اور جھگڑے پیدا کرتے ہیں۔

۲- ابرام ایمان کی راہ پر

ضبط اور دُکھ کے وقت کسی کا صحیح کردار ظاہر ہوتا ہے۔ اب ابرام اور لُوط دونوں کی حقیقت کُھل کر سامنے آ گئی۔ ابرام خدا کا حقیقی فرزند صلح اور سلامتی کی پہل کرتا ہے۔ (متی ۵ : ۹) اُن کے پڑوسی کنعانی اور فرزّی کس قسم کے لوگ تھے ؟ اِستثنا ۱۸ : ۹ - ۱۲ ' احبار ۱۸ : ۲۴ - ۲۵ - ابرام نے فوراً

پہچان لیا کہ اس ٹیڑھی اور کجرو قوم کے سامنے ایسا جھگڑا مناسب نہیں۔ فلپیوں ۲ : ۵ (رومیوں ۲ : ۲۴، ۲ سیموئیل ۱۲ : ۱۴) اور نہ ہی یہ جھگڑا بھائیوں کے درمیان مناسب ہے۔

اور خدا کے تمام فرزند ابرام کی مانند بصیرت کا مظاہرہ کریں۔ کیا وہ ایک "باپ" کے فرزند ہیں (عبرانیوں ۲ : ۱۱) اور ان سب کا ایک ہی "خداوند" ہے (متی ۲۳ : ۸) اور باہمی تعلقات کی ذمہ داریاں ہم پر کھل جائیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہم زبور ۱۳۳ : ۱-۳ کی تکمیل اپنے درمیان پائیں گے۔

یہاں پر عجیب نظارہ ہے اگرچہ ابرام لوط کا چچا تھا، وہ اپنے بھتیجے کے حق میں اپنے تمام حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے انتخاب کرنے کا اُسے پہلا موقع دیتا ہے۔ گلتیوں ۵ : ۲۶، رومیوں ۱۲ : ۱۰، فلپیوں ۲ : ۳۔

وہ پہلا درجہ چھوڑ کر دوسرا درجہ لینے کو تیار ہے۔ وہ لوط سے بچے کھچے پر قناعت کرنے کو تیار ہے، وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کی وجہ سے اُس کے خدا کی تحقیر و تذلیل ہو، ۲ کرنتھیوں ۶ : ۳-۴، اِس بے غرض عمل سے جس سے اس نے اپنے حقوق کو ترک کر دیا، ہم مردِ خدا ابرام کی شرافت، وقار اور برتری کو صفائی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ یہ کام صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو خدا کو اور اُس کی راہوں کو جانتا ہے۔ دانی ایل ۱۱ ۔ ۳۲، جو خدا کی تعظیم کرتا ہے وہ خدا سے عزت پاتا ہے۔ ۱ سموئیل ۲ : ۳۰۔ ابرام کے اس شریفانہ قدم کے پس پُشت کونسا بھید تھا؟ عبرانیوں ۱۱ : ۱۰، ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱،

لوط کے رخصت ہو جانے کے بعد خدا نے کونسی دو باتوں کا ابرام کو حکم دیا؟ ۱۳ : ۱۴-۱۷

"آنکھ اٹھا" اور "نظر دوڑا" کو مکاشفہ ۳ : ۱۸ کے آخری حصہ کے ساتھ ملائیں۔ اور بھید معلوم کریں۔ ابرام کی "چال" کو افسیوں ۳ : ۱۸ کی روشنی میں دیکھیں۔ آنکھ اٹھانے اور چال کو 'لمبائی' چوڑائی اور گہرائی کے ساتھ ملا کر سبق حاصل کریں۔ اِفسیوں ۲ : ۷، ۲ : ۶۔ کلسیوں ۳ : ۱۔ رومیوں ۱۱ : ۳۶-۳۷، زبور ۹۲ : ۵، ۱۳۹ : ۱۷۔ لوط نے اپنے لیے خود انتخاب کیا، لیکن خدا نے ابرام کے لیے کیا کیا؟ زبور ۴۷ : ۴

۳۔ لوط کا بھروسہ اِنسان پر تھا

لوط کی نگاہیں اِنسان پر تھیں۔ ۱۲ : ۴، ۱۳ : ۱-۵۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نیک دِل اِنسان جس کے ہمراہ لوط گیا، جب اُس نے غلطی کی تو لوط بھی اُس کی غلطی میں شامل ہوا۔ کیونکہ وہ بھی اُس کے ہمراہ مصر کو گیا۔ یسعیاہ ۲ : ۲۲؛ کلسیوں ۳ : ۲، رومیوں ۵ : ۸، فلپیوں ۳ : ۱۹۔

کس قسم کے جال میں گرفتار ہونے کے خطرہ میں تھا۔ ۱ تیمتھیس ۶ : ۹-۱۰

اس جال کو قابو کرنے والی کونسی چیز ہے؟ ۱ یوحنا ۲ : ۱۶

لوط سدوم میں چلا گیا ۱۹ : ۱ لیکن کیا وہ وہاں پر خوش تھا؟ ۲ پطرس ۲ : ۸، کیا وہ اپنی دولت سے لطف اندوز ہوتا تھا؟ ۱۴ : ۱۲، ۱۹ : ۲۹ (واعظ ۲ : ۶) اُس کی زندگی کا کیا انجام ہوا؟ ۱۹ : ۳۰ (واعظ ۱۱ : ۹)

ابرام اور لوط ہر دو کے نظریوں میں کیا فرق تھا؟ ۲ پطرس ۱/۹، ۲ کرنتھیوں ۴ : ۱۸۔

IV اَے ابرام — تو مت ڈر

پیدائش ۱۵ : ۱، ۴ : ۷

سندی آیت پیدائش ۱۵ : ۱

۱۔ خداوند کا کلام ابرام پر نازل ہوا کتابِ مقدّس میں اِس قسم کے تجربہ کا یہ پہلا موقع ہے۔ عہدِ عتیق میں خُدا کے بندوں کے ایسے متعدد تجربات بیان کیے گئے ہیں۔ اُن میں سے بیشتر کا وقت بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ مثلاً حجّی ۱:۱، ۲:۱، ۲: ۲۰۔ آج پاک روح کی موجودگی میں یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ دانی ایل ۹:۲، عبرانیوں ۴: ۷، یُوحنّا ۱۰: ۲۷، عبرانیوں ۱:۱-۲، ۲:۱، ۱۲: ۲۵، مکاشفہ ۲: ۷۔ اِس محاورہ سے مراد ہے:

۱۔ خُدا کے ساتھ ہماری رفاقت شراکت۔ یرمیاہ ۱:۲-۱۳، ۲۰: ۱-۳
اسموئیل ۱۵: ۱۰-۱۱

۲۔ خُدا کی طرف سے مکاشفہ۔ دانی ایل ۹:۲، ہوسیع ۱:۱، یُوایل ۱:۱

۳۔ خُدا کی طرف سے حکم یا پیغام۔ یُوناہ ۱:۱-۲، یرمیاہ ۲۵: ۳-۴، اسلاطین

۴۔ خُدا کی طرف سے اصلاح یا تادیب (سرزنش) اتواریخ ۱۷: ۲-۵، ۲۲: ۷-۸، اسلاطین ۱۹:۹

۵۔ خُدا کی طرف سے ہدایت یا راہنمائی۔ اسلاطین ۱۷: ۲-۳-۸-۹، ۱۸: ۱

۶۔ خُدا کی طرف سے خاطرجمعی یا حوصلہ افزائی۔ حجّی ۲: ۱-۵۔ جس طرح یہ پیغام یا مکاشفہ تھا پیدائش ۱:۱۵، وہ ہر طرح کی تسلّی کا خُدا ہے"... ۲ کرنتھیوں ۱: ۳

۲۔ ابرام کی مضبوط سپر چار اتحادی بادشاہوں پر فتح پانے کے بعد ابرام سوچتا ہوگا کہ وہ اُس سے انتقام لیں گے۔ فتح پانے کے بعد قائم رہنا بڑی بات ہے۔ (لُوقا ۱۴: ۳۱، افسیوں ۶: ۱۳!) خُدا کا کلام عین وقت پر نازِل ہوا، اور خدائے عظیم و برتر نے ابرام کو یاد دلایا کہ اُسے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اُس کی سپر ہے۔ اگر کوئی حملہ ہوا تو سپر پر ہوگا ابرام کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اس لفظ "سِپر" میں دو بھید ہیں:

۱۔ نجات، زبُور ۳۵:۸ (لوقا ۲: ۳۰، خُروج ۱۵: ۲)

۲۔ مدد، اِستِثنا ۳۳: ۲۹ (عبرانیوں ۱۳: ۶)

خُدا کی طرف سے یہ یقین دہانی ابرام سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟ امثال ۳۰: ۵ (زبُور ۱۴۴: ۲، ۱۴۵: ۲)

کیا ابرام نے یہ مطالبہ پُورا کیا؟ رومیوں ۴: ۳، گلیتوں ۳: ۶، یعقوب ۲: ۲۳۔ اس عظیم حقیقت کے پیشِ نظر ہماری دلی آرزو کیا ہے۔ زبُور ۳: ۳، ۲۸: ۷، ۳۳: ۲۰، ۸۴: ۱۱، ۱۱۹: ۱۱۴

۳۔ ابرام کا ایک بہت بڑا اجر خُداوند کی طرف سے نیا مکاشفہ پانے کے بعد ابرام نے سدُوم کے بادشاہ برع سے کوئی چیز بھی لینے سے اِنکار کر دیا۔ وہ اُسے دُنیاوی مال دے سکتا تھا۔ لیکن ابرام کے پاس خُدا تھا، خُود خُدا آسمان اور زمین کا مالک ابرام کا اجر تھا۔ یہ وہ دولت تھی جو بادشاہ کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتی تھی۔ جو کچھ بادشاہ اُسے دے سکتا تھا وہ تو ابرام جنگ میں فتح کے حصول سے حاصل کر چکا تھا (اکرنتھیوں ۳: ۲۱-۲۳) لفظ "اجر" کا ترجمہ مزدوری یا قیمت کیا جاتا ہے جیسے زکریاہ ۱۱: ۱۲ "میری مزدوری"۔

بادشاہ سب کچھ کھو جانے کے بعد ابرام کے پاس خالی ہاتھ آیا تھا۔ ۱۱:۱۴۔۲۰ ، وہ ابرام کو صرف یہ بتانے آیا تھا کہ وہ مالِ غنیمت اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

مفلوک الحال دُنیا کے پاس دینے کو ہے کیا۔ واعظ ۸:۱۲ (یعقوب ۲:۵)

گنہگار کی مفلوک الحالی کا یہ ثبوت ہے کہ وہ "مسیح کے بغیر" ہے۔ افسیوں

ایماندار کے دولت مند ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ ہمارے یسوع مسیح کا باپ اور خداوند اُن کا خدا ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۶:۶) ، یوحنا ۲۰:۱۷

اب سے یکر خصوصیت کے ساتھ یہوداہ ابرام کا خدا تھا۔ خروج ۶:۳

جس وطن میں ابرام مسافر تھا وہاں اُس کی کوئی میراث نہ تھی۔ اعمال ۷:۵۔ اُس کے پاس زندہ خدا تھا اور وہ زندہ خدا اُس کی میراث اور اجر اُس کا بخرہ تھا۔ یرمیاہ ۱۰:۱۶، ۵۱:۱۹، گنتی ۱۸:۲۰، پیدائش ۱۴:۲۴ ، ۲ سیموئیل ۱۹:۲۹-۳۰

مفیبوست نے ضیبا کو سب کچھ لے جانے کی اجازت دی کیونکہ اُس کے پاس داؤد تھا۔

ابرام نے عانیر اسکال اور ممرے کو اُن کے حصے لے جانے کی اجازت دی کیونکہ یہوداہ اُس کا "بخرہ" تھا۔ اُن سب چیزوں کو جو اُن کے لیے سود مند تھیں، نقصان اٹھانے کو تیار تھا۔ کیونکہ اُس کے پاس مسیح تھا۔ فلپیوں ۳:۷ ، پولُس مسیح کا انعام تھا اور مسیح پولُس کا انعام تھا۔ مسیح ابد تک پولُس کا "بخرہ" تھا۔ فلپیوں ۳:۱۴۔ اس بیش قیمت حقیقت کے پیشِ منظر ہمارا کیا رویّہ ہو۔ زبور ۱۱۹:۵۷ ، ۱۶:۵ ، ۷۳:۲۶، ۱۴۲:۵

ابرام نے خدا سے کہا ہو گا کہ تو میرے لیے بادشاہ کی نسبت کہیں زیادہ عظیم ہے اور میرا "بخرہ" ہے۔ بادشاہ کے تحائف تیرے مقابلہ میں کوڑا اور کرکٹ کے برابر ہیں۔ ا سموئیل ۱:۸۔

———————

ابرام خدا پر ایمان لایا

پیدائش ۱۵: ۱-۷

سندی آیت ۶:۱۵

ا۔ حسب ذیل چار حقائق ہیں جو اِس بیان کی اہمیت اور گہرائی پر زور دیتے ہیں۔

ا۔ ابرام کی زندگی کے اس ضمنی واقعہ کے قلم بند کیے جانے کا ایک خاص مقصد ہے۔ رومیوں ۴:۲۳-۲۴ .. یہ حقیقت ہے کہ یہ ہمارے لیے لکھا گیا۔ ہمیں یاد رکھنا اور اس میں گہری دلچسپی لینا چاہیئے۔ ا پطرس ۱:۱۲، ا کرنتھیوں ۱۰:۱۱

۲۔ کتابِ مقدس میں جس واقعہ کا پہلی بار ذکر ہو اُس پر غور کرنا لازمی ہے۔ یہاں پر "ایمان کا بانی" کون ہے۔ اُس پر غور کرنا ہے۔ یہاں صرف یہ نہیں لکھا گیا کہ ابرام ایمان لایا بلکہ یہ کہ وہ خدا پر ایمان لایا۔ رومیوں ۴:۱۷) کے الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں ۶:۱۵ کو بغور پڑھیں۔ "اُس خدا کے سامنے جس پر وہ ایمان لایا"۔ اُس کے ساتھ ا پطرس ۱:۲۱ کے الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۳۔ یہ حقیقت ہے کہ ۶:۱۵ کا عہدِ جدید میں تین بار (رومیوں ۴:۳، گلتیوں ۳:۶، یعقوب ۲:۲۳) اقتباس کیا گیا ہے۔ عہدِ عتیق کے اس بیان کو بڑا نمایاں بنا دیتا ہے۔

۴۔ ابرام کی زندگی کے حالات بیان کرنے کے لیے عہدِ جدید کے مصنّفین نے کتابِ مقدس کے متعدد بیانات دیئے ہیں۔ لہذا ہمیں مندرجہ ذیل بیانات پر خصوصی غور کرنا چاہیئے۔

رومیوں ۴: ۱-۲۵، ۵: ۱، گلتیوں ۳: ۱-۲۹، یعقوب ۲: ۱۴-۲۶

ان بیانات کے گہرے مطالعہ کے بغیر ہم پیدائش کی اہمیت کا اندازہ نہ لگا سکیں گے۔

۲۔ ابرام کے ایمان کے دو بھید

۱۔ اُس کی نگاہیں خُدا کے یقینی وعدوں پر تھیں۔ رومیوں ۴: ۲۰، اُس کی امیدوں کا مرکز بہترین بُنیاد تھی۔ متی ۲۴: ۳۵۔ ۱ پطرس ۱: ۲۵ (رومیوں ۱۰: ۱۷)۔ خُدا نے اپنے ایک وعدہ کو بھی ناکام نہ ہونے دیا۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۳۔ صادق القول خدا کے یہ وعدے ایک ابدی عہد پر مبنی تھے۔ خُدا کے وعدے ہر حالت میں پورے ہوتے ہیں۔ استثنا ۳۲: ۴، ططس ۱: ۲

۲۔ ابرام اس بڑے وعدہ کے بظاہر ناممکن ہونے کی حقیقت سے بھی واقف تھا۔ لیکن وہ نہایت خاموشی اور سنجیدگی سے مُنتظر رہا۔ رومیوں ۴: ۱۹۔ ایمان مشکلات کو سمجھتا ہے لیکن یہی مشکلات خُدا کے کام کرنے کے موقع ہیں جن سے وہ جلال ظاہر کرتا۔ اپنی خُداوندیت ظاہر کرتا، اور ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔ یرمیاہ ۳۲: ۱۷، ایوب ۴۲: ۲، لُوقا ۱۸: ۲۷۔ اس سے دوسرا پہلو یہ نکلتا ہے کہ ابرام کے ایمان کا یہ عظیم بھید اُس کی قائلیت تھی کہ خُدا نے جو کچھ کہا ہے اور جو وعدے اُس نے کیے ہیں وہ ان کو پورا کرنے میں قادر ہے۔ رومیوں ۴: ۲۱۔ ابرام کا خُدا ہمہ قادر خُدا ہے۔ مکاشفہ ۱۹: ۶۔ جس خُدا کو وہ شخصی طور پر جانتا تھا اور جس پر اُس کا شخصی بھروسہ اور ایمان تھا... وہ ناممکنات کا خُدا ہے اور اُس کے نزدیک کچھ بھی ناممکن نہیں۔ افسیوں ۳: ۲۰۔ ایسا خُدا ایمان کا قابلِ بھروسہ بانی ہے۔ ۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲۴ ابرام کے ایمان میں پُرمسرت معقولیت پائی جاتی ہے۔ رومیوں ۴: ۱۷۔

ابرام کے ایمان نے خُدا کو کیا دیا؟ رومیوں ۴: ۲۰

۳۔ ابرام کا ایمان اسکے حق میں راستبازی شمار کیا گیا

آسان الفاظ میں یُوں کہا جا سکتا ہے کہ ابرام ایمان سے راستباز ٹھہرایا گیا۔ رومیوں ۴: ۱-۳۔ وہ خُدا کے سامنے صادق ٹھہرایا گیا۔ اِس بیان میں چند ایک حقائق غور طلب ہیں۔

۱۔ سب اِنسان جن میں ابرام بھی شامل ہے، گُنہگار ہیں۔ رومیوں ۳: ۲۳، شریعت صرف راست رَو ہی کو راستباز ٹھہراتی ہے۔ استثنا ۲۵: ۱، اس لیے شریعت کسی گُنہگار کو بھی راستباز ٹھہرانے کے نااہل ہے۔ شریعت کے اعمال سے راستباز ٹھہرانا امرِ محال بلکہ ناممکن ہے۔ رومیوں ۳: ۲۰، گلتیوں ۲: ۱۶، ۳: ۱۱

۲۔ کسی گُنہگار کے راستباز ٹھہرائے جانے کا بھید خالص طور پر خُدا کے فضل کا فعل ہے۔ یہ خُدا کی بخشش ہے، خُدا کی طرف سے ہے۔ رومیوں ۵: ۱۷، ۴: ۴-۵، ۳: ۲۴۔ یہ شریعت کی طرف سے نہیں ہے بلکہ مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے۔ فلپیوں ۳: ۹

۳۔ گُنہگار کے راستباز ٹھہرائے جانے کی "بُنیاد" مسیح کی صلیب ہے"۔ گلتیوں ۳: ۱۳، ۱۴۔ یہ صرف اس مخلصی کے وسیلہ سے ہے جو مسیح یسوع میں ہے۔ کیونکہ ہم اِسی اور صرف اِسی سے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ (اِس کی قیمت بہت بڑی ہے۔ یسوع نے اپنی جان دی، یہ سستی نہیں ہے بہت بیش قیمت ہے) رومیوں ۳: ۲۴-۲۵

۴۔ چونکہ اس کا تعلق خُدا کے فضل سے ہے۔ لہٰذا خُدا اِنسان سے ایمان کا مطالبہ کرتا ہے۔ رومیوں ۴: ۱۶، ۵: ۱۔ یہ بخشش ایمان ہی سے حاصل ہوتی ہے رومیوں ۵: ۱۷، فلپیوں ۳: ۹، رومیوں ۱: ۱۷، ۳: ۲۲

۵۔ چونکہ یہ صرف خدا کی طرف سے ہے۔ خُدا کے فضل سے ہے۔ لہٰذا یہ یقینی ہے کہ خُدا اور صرف خُدا ہی جلال کا حق دار ہے۔ رومیوں ۴: ۱۶، ۴: ۲-۶، افسیوں ۱: ۶

۶۔ ابرام کا ایمان بڑا باعمل تھا۔ یہ کام کرنے والا ایمان ہے۔ ایمان کا بیرونی عمل اندرونی تاثیر کو ظاہر کرتا ہے۔ گلتیوں ۵: ۶، اتھسلنیکیوں ۱: ۳، یعقوب ۲: ۲۱-۲۴

۷۔ ابرام کا راستباز ٹھہرایا جانا موجودہ زمانہ کے ایماندار کے راستباز ٹھہرائے جانے کی علامت ہے۔ رومیوں ۴: ۲۳، ۵: ۱۔ ہر ایک گنہگار یسوع پر ایمان لاکر ابرام کی مانند راستباز ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ یوں ایماندار روحانی طور پر ابرام کی انسانی نسل بن سکتے ہیں۔ رومیوں ۴: ۱۲-۱۶، گلتیوں ۶: ۱۶

ہاجرہ اور اسمٰعیل

پیدائش ۱۶: ۱-۱۶

سندی آیت گلتیوں ۶: ۷-۸

۱۔ "اس کا دشمن آیا"

جب خاص برکت ملے، ابلیس کا حملہ ضروری ہے۔ ابرام نے ایک عجیب و غریب رویا دیکھی (۱۵ باب) اور اب اسے ایک آزمائش سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ اس کی بیوی کی معرفت آئی۔ ابرام کی بہت آزمائشوں کا وسیلہ اس کے رشتہ دار تھے۔ متی ۱۰: ۳۶

۱۔ اُس کا باپ۔ اعمال ۷: ۴

۲۔ اُس کا بھتیجا لوط۔ ۱۳: ۷-۱۰، ۱۴: ۱۲-۱۶

۳۔ اور اب اُس کی بیوی۔ ۱۰: ۲۱، ۸: ۱۴، ۲۱: ۲

ابلیس جانتا ہے کہ جو آزمائش ہمارے اقربا کی معرفت آئے گی اُس پر قابو پانا مشکل ہے۔ آدم اپنی بیوی کی معرفت آزمایا گیا۔ جب آپ اس قسم کی آزمائش سے دوچار ہوں تو خُداوند کے یہ الفاظ یاد رکھیں۔ متی ۱۰: ۳۷، جب پطرس کی معرفت ابلیس نے خُداوند کو آزمایا، ابلیس ہرایا گیا۔ متی ۱۶: ۲۱-۲۳

اِس کے الٹ سمسون کے بارے میں پڑھیں۔ قضاۃ ۱۶: ۱۵-۲۱

۲۔ شیطان نُورانی فرشتہ کی مانند آسکتا ہے!

جو کچھ سارہ نے مشورہ دیا وہ رائج الوقت قوانین کے مطابق تھا۔ لیکن ابرام عظیم ترین خدا بادشاہ کے قانون کے ماتحت تھا۔ ۲۶: ۵، اعمال ۵: ۲۹

سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ خُدا نے کیا ٹھہرایا ہے؟ متی ۱۹: ۴-۸ (۱ تیمتھیس ۳: ۲)

وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ فرزند نرینہ کی خواہش قانون کے مطابق تھی۔ لیکن کلام ان کے بارے میں کیا کچھ کہتا ہے کہ بدی سے نیکی پیدا ہوگی۔ ۱۵: ۴، رومیوں ۳: ۸

وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دس برس تک انتظار کیا ہے اور اب اِس کام کو پورا کرنے کے لیے کوئی سکیم پیدا کرنا چاہیئے۔ ۱۲: ۷، ۱۶-۱ لیکن یسعیاہ ۲۸: ۱۶ کی روشنی میں اِس جلد بازی کے عمل میں کیا نتیجہ ہوا۔ (عبرانیوں ۱۲: ۳) وہ خُدا کے اوقات کار سے چودہ برس پیشتر کام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ۱۶: ۱۶، ۲۱: ۵

خُدا کا مقررہ وقت ہمیشہ "درست وقت" ہوتا ہے اور خُدا ہر کام عین وقت پر کرتا ہے اور اپنے اوقات کار میں ہرگز توقف یا تاخیر نہیں کرتا۔ اُس نے فرمایا "معین وقت پر میں تیرے پاس پھر آؤں گا" ۱۸: ۱۴، (اعمال ۱۷: ۲۶، گلتیوں ۴: ۴) خُدا وقت پر بلکہ پورے وقت پر کام کرتا ہے۔

۳۔ "تمہیں صبر کرنا ضرور ہے"

اُس بحرانی دور میں ابرام کو صبر کرنا ضرور تھا۔ عبرانیوں ۱۰:۳۶

وہ کس بات میں ناکام رہا۔ یعقوب ۱:۴

اِس وقت اُس کا رویہ کیسا ہونا چاہیئے تھا؟ زبور ۳۷:۴

خدا اپنے فرزندوں کو یہ سبق کیونکر سکھاتا ہے۔ یعقوب ۱:۲ رومیوں ۵:۲

وہ قدرت سے سبق کیسے سکھاتا ہے۔ یعقوب ۵:۷-۸

برسوں بعد ابرام نے یہ سبق سیکھا۔ عبرانیوں ۶:۱۵، پیدائش ۲۱:۵

اب اس کا گیت کیا ہو جو وہ خوشی سے گا سکے؟ زبور ۴۰:۱

۴۔ غم اور رنج

ابرام کا گھرانہ بڑا منظم تھا۔ ۱۸:۱۹۔ ہاجرہ کے ساتھ اس کی شادی سے تلخی اور کڑواہٹ پیدا ہوئی۔ اُس نے جسم کے لیے بویا اور جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹی۔ گلتیوں ۶:۷-۸۔ اس فعل سے ۷ گنا فصل کاٹنا ضروری تھا۔ یسعیاہ ۱۷:۱۰-۱۱

۱۔ ساری کی توہین ۱۶:۴، ہاجرہ نے متکبر ہو کر ساری کی توہین کی۔

۲۔ گھر میں بدامنی، امثال ۱۳:۱۰

۳۔ ساری کی رسوائی۔ وہ بہت سخت دل ہو گئی اور اُس نے ہاجرہ کو گھر سے نکال دیا۔ اسمٰعیل لونڈی کا بیٹا تھا۔ ٹھٹھے مارنے والا تھا گلتیوں ۴:۳۰ وہ ہر ایک کے خلاف تھا۔ وہ گورخر کی طرح آزاد مرد تھا۔ ۱۶:۱۲۔

۴۔ ہر طریقہ سے مایوسی کا باعث اسمٰعیل ۱۷:۱۸، ۲۱:۱۱

۵۔ اُس کا کردار اضحاق سے نفرت کرنے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ۲۱:۹ (یوحنا ۸:۴۴)

۶۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خُدا کے پسندیدہ گھرانے سے خارج کر دیا گیا۔

۷۔ ہولناک نتیجہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل اور اُس کی نسل خُدا اور اُس کے لوگوں کے دشمن بن گئے۔ زبور ۸۳:۲-۶

VIII ابرام کا نام تبدیل کیا گیا

پیدائش ۱۷:۱-۲۷

سندی آیت زبور ۹:۱۰

۱۔ خُدا کی طرف سے مزید مکاشفہ

ابرام کو خُدا کی طرف سے تین نمایاں مکاشفات حاصل ہوئے۔ سب سے پہلے خُدا کس طرح ابرام پر ظاہر ہوا؟ اعمال ۷:۲ (زبور ۲۹:۳) ۱۴:۱۹-۲۰ میں خدا ابرام پر کس طرح ظاہر ہوا؟ (داتی ایل ۵:۲۱)۔ اب خُدا کس طرح ابرام پر ظاہر ہوا، ۱۷:۱ (خروج ۶:۳) خُدا کا یہ نیا اور دلربا لقب "ایل شہدائی" EL-SHADDAI صرف اسے "قادرِ مطلق" ہی ظاہر نہیں کرتا، کیونکہ وہ فی الحقیقت "خدائے قادر" ہے ایوب ۴۲:۲، یرمیاہ ۳۲:۱۷، ۲۷، بلکہ سنبھالنے والا اور تمام بردمندی کا سرچشمہ ہے ایک ایسا خُدا جو سب کچھ اور کافی ہے۔ وہ لاثانی ہے۔ یعقوب ۱:۱۷، زبور ۱۶:۵، یرمیاہ ۱۰:۱۶، ۲:۱۳، زبور ۸۷:۷، ۲ کرنتھیوں ۹:۸، زبور ۱۲:۱۱-۱۱۔ اس سے ہمیں کونسی بات خوشی سے یاد کرنا چاہیئے۔ زبور ۴۸:۱۴۔ خُدا کے نام کا یہ مکاشفہ ہمیں کیا کچھ کرنے پر آمادہ کرتا ہے (زبور ۹:۱۰)

۲۔ خُدا کی طرف سے مزید روشنی، انسان کی مزید ذمہ داری

خُدا کے مکاشفہ کی بھرپوری سے برکات کا مزید وعدہ اور پہلے وعدوں کی تجدید

عمل میں لائی گئی۔ خُروج ۲:۶-۸

اِس صاف اور واضح مکاشفہ کی رُو سے ابرام کو کیسے چلنا تھا۔ ۱:۱۷ ' ان موعُود برکات سے لُطف اندوز ہونے کے لیے ابرآم کو کیا کچھ ہونا اور کیا کچھ کرنا تھا۔ یسعیاہ ۱۹:۱ 'پیدائش ۱۷:۱۰-۱۴ ' اب اُس کی فرمانبرداری کا پھر امتحان ہوتا ہے۔ خُدا اُسے ایک عظیم سبق دینے کو تھا۔ وہ پہلے ہی بُلایا اور ایمان سے راستباز ٹھہرایا جا چکا تھا۔ ۱:۱۲ ' ۶:۱۵ ' اب اُسے راستبازی کی مُہر کے لیے ایک نشان حاصل کرنا تھا ' جو خُدا کے ساتھ اُس کے موجودہ تعلقات کا ثبُوت تھا۔ فرمانبرداری اور دلی کیفیت کا عجیب سنگم تھا۔ استثنا ۱۶:۱۰ 'یرمیاہ ۴:۴' کیونکہ بدن کا ختنہ ہرگز حقیقی ختنہ نہ تھا۔ رومیوں ۲:۲۸-۲۹ ' یرمیاہ ۹:۲۵-۲۶ احبار ۲۶:۴۱ ' حزقی ایل ۴۴:۷۔ یہ سب کچھ اُس مُہر کی علامت ہے ۲ تیمتھیُس ۲:۱۹ ' جس سے پرانا بدن اُتارا جاتا اور نئی انسانیت پہنی جاتی ہے۔ یہ خدا کے لوگوں کا امتیازی نشان یعنی دل کا ختنہ۔ اِستثنا ۱۰:۱۶ ' ۳۰:۶ ' وہ جن کے دل کا ختنہ ہو چکا ہے ' اُن میں کون سی تین نمایاں باتیں پائی جاتی ہیں۔ فلپیوں ۳:۳ ' اِس حقیقی ختنہ کا بھید کیا ہے ؟ رومیوں ۸:۱۳ ' ۲ کُرنتھیوں ۴:۱۰-۱۱ ' گلتیوں ۵:۲۴ ' مختون دل کیا کرے گا۔ اِستثنا ۳۰:۶ ' نامختُون کانوں کا کیا انجام ہوگا۔ یرمیاہ ۶:۱۰ ۔

نامختُون ہونٹوں کا کیا حشر ہوگا۔ خُروج ۶:۱۲-۳۰

تمباکُو نوشی کے سوال پر اس کا کیا اثر ہوگا ؟ نامختُون دِل کس طرف لے جائیگا۔ اعمال ۷:۵۱ ' مختون شخص سے کیا مطالبہ کیا جاتا ہے ؟ گلتیوں ۵:۳

مندرجہ ذیل بیانات ملاحظہ فرمائیں ' تاکہ آپ اِس سارے بیان کو بخوبی سمجھ سکیں۔ کُلسیوں ۲:۱۱-۱۲ ' ۲:۵-۹ ' گلتیوں ۶:۱۵ ' فلپیوں ۳:۳ ' رومیوں ۲:۲۵۔

۳۔ تبدیل شدہ نام

ابرآم کے ایمان کو تقویت دینے اور حوصلہ افزائی کرنے کے لیے خُدا نے پھر اُس پر اپنے فضل کا اظہار کیا۔ اِس طرح خُدا نے نہ صرف اپنے وعدوں کو دُہرایا بلکہ اُن میں توسیع بھی کی۔ خُدا نے اُسے نیا نام دیا۔ وہ اب ابرآم (عظیم باپ) سے ابرہام (اَن گِنت لوگوں کا باپ) بن گیا۔ اِس سے کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ ابرہام کے ساتھ خُدا کے خاص فضل اور برکت کا نشان تھا۔ نحمیاہ ۹:۷ ' (یسعیاہ ۵۶:۵ ' ۶۲:۲-۴) (یسعیاہ ۶۵:۱۵ ' یرمیاہ ۳۳:۱۶ ' مکاشفہ ۲:۱۷) خُدا کے اپنے بیٹے کے ساتھ خاص فضل کا نمایاں نشان کون سا ہے ؟ فلپیوں ۲:۹ ' مکاشفہ ۳:۱۲

۲۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب ابرہام کا خُدا کے ساتھ ایک گہرا اور وسیع رشتہ ہے۔ یُوحنا ۱۰:۳ ۔ باپ کا یہ خاص حق ہے کہ وہ اپنے بیٹے کا نام رکھے۔ اِفسیوں ۳:۱۴-۱۵

۳۔ اس سے ایک تبدیل شُدہ زندگی کی نشاندہی بھی ہوتی ہے ۳۲:۲۸
ہم پہلے کیا کہلاتے تھے ؟ اِفسیوں ۲:۱۱ ' ۱ تیمتھیُس ۱:۱۵
اب ہم فضل سے کیا کہلاتے ہیں ؟ ۱ یُوحنا ۳:۱ ' ۱ کُرنتھیوں ۱:۲ ' رومیوں ۱:۷ ' ۹:۲۶ ۔

ایماندار اور کونسا نیا نام پاتے ہیں ؟ اعمال ۱۱:۲۶ ' ۲۶:۲۸ ' ۱ پطرس ۴:۱۶ ' (یعقوب ۲:۷) اِس سے ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیئے ؟ ۱ تیمتھیس ۶:۱ ۲ تیمتھیس ۲:۱۹ (حزقی ایل ۳۶:۲۰-۲۳ ' ۲ پطرس ۲:۲)

IX ابرہام خلیل اللہ (خدا کا دوست)

پیدائش ۱۸:۱-۳۳

سندی آیت   یعقوب ۲ : ۲۳

۱۔ خُدا ایک اِنسان کو اپنا دوست کہہ کر پُکارتا ہے؟ ۲ تواریخ ۲۰ : ۷ میں یہوسفط خدا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ابرہام کے بارے میں کہتا ہے کہ "وہ تیرا دوست" ہے۔ لیکن یسعیاہ ۴۱ : ۸ میں خُدا اپنے منہ سے اُسے "میرا دوست" کہہ کر پکارتا ہے۔ یعقوب ۲ : ۲۳ میں یقیناً اُس کی طرف اشارہ ہے کہ وہ خُدا کے ساتھ ایسے گہرے اور وسیع تعلقات رکھتا ہے کہ اُسے ایسا "لقب" یا خطاب حاصل ہو گیا۔ متی ۱۱ : ۱۹، میں مسیح کو کیا کہا گیا ہے؟ اُسے کیوں یوں کہا گیا؟ لُوقا ۱۵ : ۲

بائبل مقدس کے مطابق دوستی کی بہت سی نمایاں خوبیاں یا خصائل بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن خُدا اور ابرہام کے درمیان اِس مقدس دوستی کے بارے میں معلوم کرنا سُود مند ہے۔

۲۔ حقیقی دوستی کی علامت

۱۔ حقیقی دوستی ایک انتخابی امر ہے۔ یُوحنّا ۱۵ : ۱۵-۱۶ (اعمال ۱۵ : ۱۰) ابرہام کے معاملہ میں یہ بات کیسے ظاہر ہوتی ہے؟ نحمیاہ ۹ : ۷، یسعیاہ ۴۱ : ۸-۹، ۵۱ : ۲، اِستثنا ۱۰ : ۱۵۔ آج خدا کے دوستوں کے بارے میں کیا کچھ درست اور راست ہے؟ افسیوں ۱ : ۴، یُوحنّا ۱۵ : ۱۹۔ اُس کے تمام دوستوں کا طریقِ حیات کیسا ہونا چاہیئے؟ یشُوع ۲۴ : ۱۵

۲۔ دوستی کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اِس سے دوستی کی توقیر، قدر و قیمت اور عزت افزائی پائی جاتی ہے۔ ۱ سموئیل ۱۸ : ۱، غزلُ الغزلات ۵ : ۱۶

کیا ہم یہ امر ابرہام کی زندگی میں بھی پاتے ہیں؟ ۱۷ : ۲۷، ۲۴، ۱۸، ۲۲ : ۱۲

خُدا کے ساتھ دوستی کی درست اور صحیح ابتداء کون سی ہے؟ امثال ۱ : ۷-۱۰ (عبرانیوں ۱۲ : ۲۰)

۳۔ حقیقی دوستی باہمی محبت سے بندھی ہوئی ہے

یہ ایک ایسی محبت ہے جس پر زندگی کے نشیب و فراز ہرگز اثر انداز نہیں ہوتے امثال ۱۷ : ۱۷، یہ فطری محبت سے کہیں زیادہ عظیم ہے، امثال ۱۸ : ۲۴۔ اس کا اظہار ابرہام کی الٰہی دوستی میں کیسے ہوتا ہے؟ ۲ سموئیل ۱ : ۲۶، استثنا ۴ : ۳۷، ۱۰ : ۱۵ ملاحظہ فرمایئں۔ اکثر اوقات اور خصوصیت کے ساتھ "یہودیوں کا باپ" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ یسعیاہ ۵۱ : ۲، اعمال ۷ : ۲، رومیوں ۱۱ : ۲۸) پیدائش ۱۷ : ۲۶ کو اِستثنا ۳۰ : ۶ اور یعقوب ۲ : ۲۳ کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ الٰہی محبت کی وفاداری کو اس کے طرزِ زندگی میں بھی ملاحظہ فرمایئں۔ امثال ۲۷ : ۶

یہ الٰہی دوستی ہماری زندگیوں میں کس طرح کارفرما ہو سکتی ہے؟ ۱ یُوحنّا ۴ : ۱۶-۱۹، رومیوں ۵ : ۵۔

۴۔ حقیقی محبت کا اظہار رفاقت، شراکت اور باہمی روابط سے ہوتا ہے۔ خُروج ۳۳ : ۱۱، امثال ۲۷ : ۹-۱۷، زبُور ۵۵ : ۱۴، لُوقا ۱۵ : ۶-۹، خُدا کے ساتھ ابرہام کی دوستی میں اس کا اظہار کیونکر ہوتا ہے۔ ۱۷ : ۳، ۱۸ : ۲۲، ۷ : ۳۳۔ کیا آج بھی خُدا کے دوستوں کا یہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ یُوحنّا ۱۰ : ۲۷، ۱۸ : ۳۷، ۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴، ۱ یُوحنّا ۱ : ۳

۵۔ حقیقی دوستی کا اظہار مہمان نوازی اور تحائف کے دینے سے بھی ہوتا ہے۔ غزلُ الغزلات ۵ : ۱، ۱ سموئیل ۳۰ : ۲۶۔ ابرہام کے معاملہ میں یہ کیسے نظر آتا ہے۔ ۱۸ : ۳-۸، ۱۴ : ۲۰، ۱۳ : ۱۵، ۱۵ : ۱-۷۔ اِس الٰہی محبت کا اظہار آج کیسے ہوتا ہے؟ مکاشفہ ۳ : ۲۰، یُوحنّا ۱ : ۱۲، ۱۴ : ۲۳، اِفسیوں ۱ : ۶، رومیوں ۸ : ۳۲

۶۔ حقیقی دوستی میں باہمی بھروسہ اور اس کی بنا پر راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں یہاں پر پختگی، سالمیت اور دیانتداری کا ہونا لازمی امر ہے، ۲ سموئیل ۱۵ : ۳۷۔ داؤد کو اپنے دوست پر بھروسہ تھا۔ یُوحنّا ۱۵ : ۱۵، ابرہام کو خُدا پر بھروسہ تھا۔ پیدائش

۶:۱۵، رومیوں ۴:۱۰۱، عبرانیوں ۱۱:۱۹)، اور خُدا کو ابرہام پر بھروسہ تھا۔ پیدائش ۱۸:۱۹،
(یُوحنّا ۲:۲۴، ۲) خُدا نے اپنے ارادہ کی تکمیل کے لیے ابرہام کو اپنے بھروسہ میں لیا اور
اسے آگاہی بخشی (۱۵:۱۳-۱۶، زبُور ۲۵:۱۴) اور یہ ارادہ سدُوم کی قسمت یعنی تباہی
سے متعلق تھا۔ ۱۸:۱۷، ۲۰-۲۱۔ اُس آنے والی عدالت کے مکاشفہ نے ابرہام پر
کیا اثر کیا؟ ۱۸:۲۳-۳۲ (ایُّوب ۴۲:۱۰)

یاد رکھیں ہمارے ساتھ خُدا کی دوستی کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ ہمیں اِس دُنیا پر
آنے والی تباہی اور ہلاکت کے بارے میں آگاہ اور خبردار کرتا ہے۔ اعمال
۱۷:۳۱، ۲ پطرس ۳:۱۰۔ اس سے ہمارا ردِ عمل کیسا ہونا چاہیئے۔ ا تھسلنیکیوں
۱:۲، اِفسیوں ۱۸:۱۶

۷۔ ایک حقیقی دوست اپنے دوست کی جگہ نوکر (خادم، غلام) کی جگہ لے لیتا
ہے۔ لُوقا ۶:۷ اور اپنے دوست کی فرمانبرداری کرنے اور اُس کی خدمت کرنے
میں راحت محسوس کرتا ہے۔ یُوحنّا ۱۵:۱۴۔ کیا ابرہام نے اپنے آپ کو خُدا کا ایسا
ہی دوست ظاہر کیا؟ ۱۸:۲، عبرانیوں ۱۱:۸ (۱۷:۲۶، ۲۲:۳۱)

۸۔ حقیقی دوستی میں کمال کی وفاداری پائی جاتی ہے اور اپنے دوست کے خلاف اسکے
دشمنوں سے ہرگز کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ یعقوب ۴:۴
مسیح کی دوستی کے لیے قیصر کی دوستی کو ترک کرنا ہوگا۔ یُوحنّا ۱۹:۱۲)، خُدا کی
دوستی کے لیے دُنیا کی دوستی کو خیرباد کہنا ہوگا۔ لُوقا ۱۶:۱۳
کیا اِس وفاداری کا اظہار ابرہام کی زِندگی میں ہے؟ عبرانیوں ۱۱:۹-۱۰،
۱۳،۱۶ (۱۴:۲۲-۲۳، ۲۴:۳-۹)

اِضحاق کون تھا؟

۳۔ اِضحاق:۔ عبرانی زبان میں "یِطشہاک" اور اس کا لُغوی مطلب ہے ہنسی یا مُسکراہٹ
اِضحاق ابرہام کی بیوی سارہ سے پیدا ہُوا۔ وعدہ کا واحد وارث ہونے کی حیثیت سے وُہ
ابرہام کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ عبرانی قوم کے تین بزرگوں یا آباؤاجداد میں سے ایک ہے
ابرہام۔ اِضحاق اور یعقوب۔ وہ جنُوبی مُلک غالباً بیرسبع میں پیدا ہوا۔ (۲۱:۱۴، ۳۱)
اُس وقت ابرہام کی عمر ۱۰۰ برس اور سارہ کی عمر ۹۰ برس تھی (۱۷:۱۷، ۲۱:۵)
اُس کا نام اِضحاق رکھا گیا کیونکہ اپنی پیری کے پیشِ نظر ہر دو ابرہام اور سارہ
بیٹے کی پیدائش کا پیغام سُن کر ہنس دیتے تھے (۱۷:۱۷-۱۹، ۱۸:۹-۱۵، ۲۱:۶)
اُس کی پیدائش معجزہ سے کم تصور نہ کی جاتی تھی۔ خُدا کے وعدہ کے ۲۵ برس بے اولاد
ابرہام اور سارہ کے ہاں اِضحاق پیدا ہوا۔ گویا خُدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں
وہ اپنے وعدوں میں صادق القول ہے۔ پورے ۲۵ برس بعد خدا کا وعدہ تکمیل
پذیر ہوا اسمٰعیل کے مقابلہ میں اُسے بجا طور پر عہد کا فرزند کہہ کر پکارا
جاتا ہے کیونکہ اسمٰعیل ایک لونڈی سے پیدا ہُوا تھا۔ آٹھ دن کی عمر میں اِضحاق کا
ختنہ ہوا (۲۱:۴)

اِضحاق کے خلاف غصہ سے بھر کر اسمٰعیل کے ٹھٹھے مارنے کے فعل نے
سارہ کو مجبور کر دیا کہ وہ اِس بڑھتی ہوئی چنگاری کو روک دے لہٰذا اُس نے ابرہام کو
قائل کر لیا اور خُدا نے تصدیق کر دی کہ وہ اسمٰعیل کو گھر سے نکال دے۔ ابرہام ایسا کرنے
سے گریز کرتا تھا کیونکہ وہ اسمٰعیل کو پیار کرتا تھا۔ لیکن خُداوند سے واضح ہدایات پا کر اس
نے ایسا کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ اور خُدا نے ابرہام سے کہا کہ تجھے اِس

لڑکے اور تیری لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے جو کچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے تو اُس کی بات مان۔ کیونکہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔ اور اِس لونڈی کے بیٹے میں سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا۔ اِس لیے کہ وہ تیری نسل ہے (۲۱: ۹-۱۳) پولس رسول اِس امر کی تصدیق گلیتوں کے نام خط میں کرتا ہے (گلتیوں ۴ باب)

مگر کتاب مُقدّس کیا کہتی ہے کہ لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارث نہ ہوگا۔

اِضحاق کی زندگی کا دوسرا واقعہ پیدائش کے ۲۲ باب میں مندرج ہے جب خُدا نے ابرہام کو حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے کو موریاہ کے پہاڑوں میں سے ایک پر سوختنی قُربانی کے طور پر قربان کردے۔ اضحاق کی عُمر اُس وقت کیا تھی۔ سب کا خصوصیت کے ساتھ کہیں ذکر نہیں ہے۔ لیکن اِس باب میں اُسے "لڑکا" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ وہ اِس قابل تھا کہ سوختنی قُربانی کے لیے لکڑیاں اٹھا کر پہاڑ پر چڑھ سکتا تھا۔ اِس امر میں جہاں باپ کا ایمان نمایاں ہے۔ بیٹے کی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری بھی صاف ظاہر ہے اِضحاق بندھا ہوا مذبح کے اوپر رکھا گیا۔ باپ اپنے ہاتھ میں چھُری لے کر خُدا کے حکم کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے لیکن خداوند اُسے روک لیتا ہے اور اُس کی آنکھیں کھولتا ہے۔ اُس نے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے ہوئے تھے اُسے لے کر اپنے بیٹے کی جگہ قُربان کیا۔ خُداوند یسوع مسیح نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر بڑی صفائی سے کہا "تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا" یوحنا ۸: ۵۶ یہاں لکڑی پر ذبح ہونیوالے برّہ کی صاف تصویر ہے خدا کا برّہ دُنیا کا گُناہ اٹھا کر لے گیا۔ ابرہام کا بیٹا چھوڑ دیا گیا۔ لیکن خُدا کا بیٹا موت کے حوالہ کر دیا گیا۔ خُدا کے بیٹے کو موت کے حوالہ کئے بغیر گُناہوں کا کفّارہ ناممکن تھا۔ جب اِضحاق ۳۶ برس کا تھا۔ سارہ حبرُون میں وفات پاگئی (۲۳: ۱) ۴۰ برس کی عمر میں اُس نے اپنے ناتے داروں میں شادی کی اُس کی بیوی کا نام ربقہ تھا ربقہ بے اولاد تھی

لیکن اِضحاق کی دُعا کے جواب میں جب وہ ۶۰ برس کا تھا اُس کے جڑواں بیٹے پیدا ہوئے اُس نے ایک کا نام عیسو اور دوسرے کا نام یعقوب رکھا (۲۵: ۲۰، ۲۶) قحط کے وقت خُدا نے اُسے منع کر دیا کہ وہ اپنے اِرادہ کے مطابق مصر کو نہ جائے بلکہ مُلکِ موعُود ہی میں رہے اور خُدا نے اُسے برکت دینے کا وعدہ کیا وہ فلستیوں کے شہر جرار کو گیا اُس نے اپنے باپ کی مانند موت کے خوف سے اپنی بیوی کو بہن کہا اور جب ابی مَلک بادشاہ پر حقیقت کُھل گئی تو اُس نے اِضحاق کو اس نازیبا حرکت پر ملامت کی۔ (۲۶: ۱۰) اِس کے بعد اُس نے جرار کی وادی میں اپنا ڈیرا ڈال لیا۔ اِضحاق نے وہاں پر کاشت کاری کی۔ اُس کی خوشحالی دیکھ کر فلستی حسد سے بھر گئے اور اِس کے اظہار میں اُنہوں نے وہ کنوئیں بند کر دیئے جو اِضحاق کے باپ ابرہام نے کھودے تھے۔ ابی مَلک نے اُسے ہدایت کی کہ وہ سلامتی کے ساتھ وہاں سے رُخصت ہو جائے (۲۶ باب)

اِضحاق بیر سبع کو لوٹ گیا۔ وہاں پر خُدا اِضحاق پر ظاہر ہوا۔ اور اُس نے وعدہ کیا کہ وہ اُس کے باپ کی خاطر اسے برکت بخشے گا۔ ابی مَلک جرار سے اُس کے پاس آیا اور دونوں نے صلح اور سلامتی کا عہد باندھا (۲۶: ۲۶-۳۱) اس کی زندگی کا ایک اور نمایاں واقعہ اپنے بیٹوں کو برکت دینے سے متعلق ہے (۲۷ باب) عیسُو بڑا بیٹا باپ کا لاڈلا تھا اور چھوٹا یعقوب ماں کا لاڈلا تھا۔ حالانکہ خُدا نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا (۲۵: ۲۸)

جب عیسو چالیس برس کا تھا اس نے کنعان کی دو بیٹوں سے شادی کر کے اپنے والدین کو بہت رنجیدہ کیا۔ ۲۶: ۳۴-۳۵

جب اِضحاق ۱۰۰ برس کا ہو گیا۔ اُس کی بینائی بھی کم ہو گئی وہ یہ جان کر کہ اُس کا وقت نزدیک ہے اپنے بڑے بیٹے عیسُو کو برکت دینا چاہتا تھا لیکن ربقہ کی ہوشیاری اور چالاکی سے پہلوٹھے ہونے کی برکت عیسُو کی بجائے یعقوب کو مِل گئی اور عیسُو نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے باپ کی موت کے بعد یعقوب کو ٹھکانے لگا دے گا۔ جب ربقہ کو یہ معلوم ہوا تو اُس نے اِضحاق کو راضی کر لیا کہ

وہ یعقوب کو اس کے میکے مسوپتامیہ بھیج دے تاکہ وہ بھی اپنے باپ کی مانند وہاں سے اپنے لیے بیوی لے آئے کہ وہ بھی یہاں رہ کر عیسو کی مانند نہ کرے جس نے غیر اقوام کی لڑکیوں سے شادی کی ہے جو ہمارے لیے وبال جان ہیں۔ اِضحاق نے یعقوب کو نصیحت کی کہ وہ اپنے ننہال فدان آرام چلا جائے اور اُسے ایک بار پھر برکت دے کر رُخصت کر دیا (۲۷ = ۱، ۲۸ = ۵)

اِضحاق کا ایک بار پھر ذکر ہوتا ہے جب یعقوب ۲۰ برسوں کے بعد مسوپتامیہ سے لوٹ کر آتا ہے۔ یعقوب اپنے باپ کو حبرون میں ممرے کے مقام پر پاتا ہے۔ وہ ۱۸۰ برس کی عمر میں وفات پاتا ہے عیسوؔ اور یعقوب دونوں بھائی اُسے دفن کرتے ہیں (۳۵ = ۲۷ - ۲۹) عہدِ جدید میں اِضحاق کا بیسیوں بار ذکر آتا ہے۔ ابرہام کا اُس کو سوختنی قربانی کے طور پر قربان کرنے کو لے جانے کا دوبار ذکر آتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۱ = ۱۷، ۱۸، یعقوب ۲ = ۲۱)

اگرچہ اِن مقامات پر اِضحاق کی اطاعت شعاری کا ذکر ہے لیکن زور ابرہام کے ایمان کی فتح مندی پر ہے۔ اُس کا اسمٰعیل کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ وعدہ کا فرزند اور اباؤ اجداد میں سے ایک ہے (رومیوں ۹ = ۷، ۱۰، گلتیوں ۴ = ۲۸، عبرانیوں ۱۱ = ۱۸) قیامت کے مسئلہ میں صدوقیوں کے ساتھ مباحثہ کے دوران خُداوند مسیح اُسے زندہ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو چکا ہے (لُوقا ۲۰ = ۳۷) اپنے پیغامات میں خُداوند نے بڑی صفائی کے ساتھ کہا "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابرہام اور اِضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔" متی ۸ = ۱۱

"تین اباؤ اجداد یعنی ابرہام، اِضحاق اور یعقوب میں سے اِضحاق سب سے کم جاذبِ توجہ ہے۔ اِس نے مقابلتاً کم سفر کیے اُس نے کم مہمات سر کیں، . . . . وہ نہایت فرمانبردار، اطاعت گزار، کم گو اور نرم دِل تھا۔ وہ سوچنے اور گیان دھیان کرنے والا تھا۔ میدانوں میں دُور سوچنے کے لیے چلا جایا کرتا تھا۔ اُس کا نام ابرہام اور یعقوب کے ساتھ تعظیم و تکریم سے لیا جاتا ہے۔

مطالعہ نمبر ۳ اضحاق

I اضحاق کی پیدائش = پیدائش ۲۱ : ۱-۳

سندی آیت - لُوقا ۲ : ۱۱-۱۲

۱۔ شیطان کی ترکیب - ابرہام کی برگشتگی اور خدا کا فضل

ابرہام ایک بحرانی دور میں تھا۔ وہ خُدا کے وعدہ کا شدت سے مُنتظر تھا۔ خدا اپنے اِرادہ کو پُورا کرنے اور اپنے معیّن وقت پر وعدہ پُورا کرنے کو تیار تھا وہ سارہ سے موعُودہ بیٹے کی پیدائش کے لیے بشدّت مُنتظر تھا۔ ۲۱ : ۷، ۱۶ : ۲، ۱۰-۱۴ شیطان جانتا تھا کہ اُن کے جذبات کیسے ہیں اِس لیے اس نے اُن پر حملہ کیا۔ ۲ کرنتھیوں ۲ : ۱۱ اب تک ابرہام کو خُدا کے ساتھ حیرت انگیز تجربات حاصل ہو چکے تھے۔

مکاشفات کا سلسلہ

(۱) وہ سلسلہ وار خُدا سے مکاشفات حاصل کر چکا تھا = اعمال ۷ = ۲، پیدائش ۱۴ = ۱۹، ۱۷ = ۱،

(۲) وہ خُدا سے پُرفضل بُلاہٹ حاصل کر چکا تھا۔ ۱۲ = ۱،

(۳) وہ خُدا سے سلسلہ وار وعدے حاصل کر چکا تھا = ۱۲ = ۲، ۷، ۱۳ = ۱۴-۱۷، ۱۵ = ۴، ۵، ۱۸-۲۱، ۱۷ = ۲-۸، ۱۹-۲۱، ۱۸ = ۱۰-۱۴۔

(۴) وہ ایمان سے راستباز ٹھہرایا جا چکا تھا۔ ۱۵ = ۶۔

(۵) وہ ختنہ کے نشان کو اس راستبازی کے لیے عہد کی مُہر کے طور پر حاصل کر چکا تھا۔ ۱۷ : ۱۱،

(۶) وہ خدا کے ساتھ ایک گہری اور عمیق رفاقت اور شراکت سے لطف اندوز ہوتا رہتا تھا۔ ۱۸ باب (۱۷ = ۳) خُدا کے سارے فضل کے باوجود بھی اُس

کے اندر ابھی تک گناہ آلودہ فطرت سکونت پذیر تھی اور پیدائش کے بیسویں باب سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی پرانی گناہ آلودہ فطرت کی طرف لوٹ جاتا ہے = (۲۰ : ۲، ۱۲ = ۱۳) اس کے باوجود بھی خدا حیران کُن طریقہ سے مداخلت کرتا ہے ۔ ۲۰ = ۶، ۷، زبور ۱۰۵ : ۱۴، ۱۵، ابرہام جسے پہلے فرعون نے ملامت کی ۱۲ = ۱۸ - ۲۰ - اب جرار کا بادشاہ اُسے ملامت کرتا ہے ۔ ۲۰ = ۹ ۔ خدا اپنے لغزش کھانے والے فرزند سے نیک سلوک کرتا ہے ۔ زبور ۲۳ = ۳ - ابرہام کی اِس پریشان کن برگشتگی سے کیا ثابت ہوتا ہے رومیوں ۷ = ۱۸، ۸ = ۷، اِس ضمنی واقعہ سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے ؟ ۱ کرنتھیوں ۱۰ = ۱۱، ۱۲،

اِس سے ہمیں کون سا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے ؟ - لوقا ۲۲ = ۴۰، ۴۶، ۱ پطرس ۴، ۷،

۲ ” اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا “ پچیس برس پیشتر خدا نے ابرہام سے ” بیٹے “ کا وعدہ کیا تھا ۱۲ = ۲، ۴، ۷ (۲۱ = ۵) یہ برس بڑے صبر آزما تھے اور ایمان کے لحاظ سے امتحان طلب تھے یعقوب ۱ = ۳، ۴ - خدا کمال صبر کے ساتھ ابرہام کی راہنمائی کرتا ہے ۔ اپنے وعدوں کی تجدید اور اِن میں توسیع کرتا اور اُس کے ایمان کو تقویت بخشتا رہا ۔ عبرانیوں ۶ : ۱۵، وہ معیّن وقت جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا ۔ آخرکار آپہنچا اور خدا نے اپنے کہنے کے مطابق سارہ سے ملاقات کی اور جس کی معرفت خدا کے وعدے ابرہام میں پورا ہونے تھے آخرکار پیدا ہوا ۱۷ = ۲۱ - ۲۰ = ۱۲ - یہ اس کی پیدائش کی علامت ہے جو اِضحاق سے کہیں زیادہ بڑا اور عظیم ہے ۔ مسیح کب پیدا ہوا ؟ گلتیوں ۴، ۴ (رومیوں ۵ : ۶) ا تیمتھیس ۲ : ۶، ۶ : ۱۴، ۱۵، ططس ۱ : ۱۰، ۲) سارہ مسکراہٹوں سے بھرپور ماں بن گئی - زبور ۱۱۳ : ۹ (لوقا ۱ : ۴۸، ۵۰) ان مسکراہٹوں کے حصول سے پیشتر سارہ نے ” خدا کے مدرسہ “ سے کون کون سے اسباق سیکھے اُس نے خدا کے بارے میں کون سی پہچان حاصل کی ۔ عبرانیوں ۱۱ : ۱۱، ۲ کرنتھیوں ۱۰ : ۲۳، ۹ : ۱

اُس نے ایمان سے کیا حاصل کیا ؛ زبور ۲۹ : ۱۱ عبرانیوں ۱۱ : ۱۱ یہ خوشی یا

مسکراہٹ کس امر کی علامت تھی ؟ لوقا ۲ : ۱۰ - ۱۱

۳ - ” خدا نے مجھے ہنسایا “ اِضحاق ” قہقہہ یا مسکراہٹ “

اِس کے بارے میں کلام ہمیں سکھاتا ہے (۱) تحقیر اور تضحیک سے قہقہہ لگانا (زبور ۲ : ۴، ۲۲ : ۷، (۲) بے اعتقادی یا شک کا قہقہہ - ۱۸ = ۱۲، ۱۵، (۳) خوشی اور مسرت کا قہقہہ = زبور ۱۲۶ : ۲ ، واعظ ۱۰ : ۱۹، سارہ کی مسکراہٹ بجا تھی ۔ کیونکہ اِضحاق نہ صرف وعدہ کا فرزند تھا ۔ بلکہ خدا کے وعدوں کی تکمیل تھا ۔ اگرچہ اِضحاق کی پیدائش باعث مسرت ہے ۔ تو مسیح کی پیدائش تو اِس سے زیادہ خوشی اور مسرت کا باعث ہونی چاہیئے ۔ اور ہم اِس امر پر غور کریں کہ وہ ہمارے ساتھ کیسا تعلق رکھتا ہے ۲ کرنتھیوں ۱ : ۲۰ خدا نے مسیح کے ساتھ آپ کو اور کیا دیا ہے ؟ رومیوں ۸ : ۳۲ - اُس نے مسیح میں آپ کو کیا بخشا ہے ؟ افسیوں ۱ : ۳ خدا مسیح کے وسیلہ آپ کو کہاں لے آتا ہے ؟ رومیوں ۵ : ۱ - ۲ وہ مسیح سے آپ کو کیا دیتا ہے ۔ کلسیوں ۲ : ۹۔ ۱۰ ان حقائق کے پیش نظر ہماری خوشی کا اظہار کیسے ہو ؟ یسعیاہ ۹ : ۶ - ۷، رومیوں ۵ : ۱۱،

II ابرہام کے ایمان کا سخت اِمتحان = پیدائش ۲۲ : ۱ - ۱۴

سندی آیت ۔ عبرانیوں ۱۱ : ۱۷ - ۱۹

۱ ۔ خدا نے ابرہام کو آزمایا =

اِس باب میں ابرہام کے سخت امتحان کا ذکر ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس کی حقیقت کو درستی سے سمجھ جائیں تو ہمیں دُعا کی رُوح میں اور نہایت سنجیدگی سے عبرانیوں ۱۱ : ۱۷ - ۱۹ اور یعقوب ۲ : ۲۱ - ۲۴ کو سمجھ لینا چاہیئے ۔ اِن بیانات کے تعلیمی اُمور کو سمجھنے کے لیئے کہ خدا نے ابرہام کے بیٹے کو چھوڑ دیا ۔ ابرہام کا اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو جانا وغیرہ ہمیں رومیوں ۴ : ۱۸ اور عبرانیوں ۶ : ۱۳ - ۲۰ سے اِستفادہ کرنا

ہوگا۔ اِن بیانات سے ابرہام کے اِیمان کا اِمتحان۔ اِمتحان کی حقیقت اِیمان کا اندازہ اور اِیمان کے اجر کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ۲۲ : ا کے لفظ آزمائش اور عِبرانیوں ۱۱/۱۷ کے لفظ آزمائش کا ایک مطلب ہے۔ ابرہام کا اِمتحان اِس قدر مضبوط تھا کہ ایک سخت آزمائش یا امتحان میں بھی اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔ "عقل" کہتی ہے کہ اگر اِضحاق کو قُربان کیا جائے تو وہ تمام وعدے جو اِضحاق کی حیات پر مرکوز ہیں، ناکام رہیں گے۔ عِبرانیوں ۱۱: ۱۸، ہماری فطرت یہ کہتی ہے کہ ابرہام اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو کس طرح قُربان کر سکتا ہے۔ ۲۲ : ۲۔ لیکن ایمان کا جواب معقُولیّت پر مبنی ہے اب تک ابرہام خُدا کی حقیقت کو بخوبی جان چکا تھا۔ دانی ایل ۱۱: ۳۲ اور وُہ جانتا تھا کہ اُس کا خُدا اِضحاق کو مُردوں میں سے بھی زندہ کرنے پر بھی قادر ہے (عِبرانیوں ۱۱: ۱۹) تاکہ خُدا اپنے کیے ہوئے تمام وعدوں کو اِضحاق کے وسیلہ سے پورے کرے۔

یہاں پر یہ امر قابل غور ہے کہ ابرہام خوب جان چکا تھا کہ خُدا قابلِ اعتماد ہے اور اُس کا کلام مکمل طور پر قابل یقین ہے۔ خُدا ایسا پاک، صادقُ القول اور راست ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ طِطُس ۱: ۲، خُدا ایسا قادرِ مطلق ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرے گا۔ ابرہام کا یہ پختہ اِیمان تھا کہ خُدا اِس قدر قادرِ مطلق ہے کہ وہ اِضحاق کو مُردوں میں سے زِندہ کر کے بھی اپنے وعدوں کو پُورا کرے گا۔ ایسے خُدا پر بھروسہ کرنا معقول ہے وہ ابرہام کا خُدا ہے اور ہمارا بھی اس کے وعدوں پر شک کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔

۳۔ ابرہام کی فوری تابع فرمانی۔

جونہی ابرہام کو امتحان کا حکم ملا۔ اُس نے کیا کیا؟ ۲۳: ۳ (زبور ۱۱۹: ۶۰)

ابرہام نے کسی سے مشورہ نہ کیا؟ گلتیوں ۱: ۱۶

ابرہام کی سمجھ میں کیا بات آ گئی؟ عِبرانیوں ۱۱: ۱۹

۴۔ ابرہام کے اِیمان کی حقیقت۔

نوکروں کے ساتھ اُس کی گفتگو کہ وہ اور اُس کا بیٹا سجدہ کر کے واپس آتے ہیں۔ اِس سے اُس کا ایمان نمایاں طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ ۲۲: ۵۔

حقیقت کی خُوب صورت تصویر ہے۔ زبُور ۱۳۱: ۹، ابرہام انسانوں کے درمیان خُدا سے ڈرتا تھا۔ اُس نے پہاڑ کی چوٹی پر خُدا کے "فضل" اور خُدا کی "نیکی یا بھلائی" کو خُدا کی آواز میں پہچانا۔ (۱) آسمانی آواز۔ (۲) برّہ مہیا کیا گیا (۳) اِضحاق چھوڑا گیا۔ (۴) یہوواہ کا اپنا وعدہ قائم رہا۔

۵۔ اِضحاق مثیلِ مسیح ہے۔

جب ہم ابرہام اور اس کے بیٹے اِضحاق کو لکڑیوں کے گٹھے، آگ اور چھری کے ساتھ سفر کرتے دیکھتے ہیں۔ ۲۲: ۶ ہم علامتی طور پر صفائی کے ساتھ خُدا کے اکلوتے بیٹے اپنے خُداوند یُسوع مسیح کو بیت الحم سے کلوری تک سفر کرتے پاتے ہیں۔

۶۔ مسیح کی فرمانبرداری اور محبّت

اپنی آنکھوں کے سامنے یہ منظر رکھیں۔ ابرہام مذبح بناتا ہے۔ اس کے اُوپر لکڑیاں چُنتا ہے۔ اپنے بیٹے کو باندھتا اور مذبح پر رکھ دیتا ہے کیا آپ اِن آیات میں اِس کا جواب پا سکتے ہیں۔ یُوحنّا ۱۰: ۱۸، ۱۴: ۱۳، ۱۸: ۱۱،

مسیح کی موت سے کس حقیقت کا مظاہرہ ہوتا ہے؟

فلپیوں ۲: ۸، متی ۲۶: ۳۹، رومیوں ۵: ۹ میں مسیح کی موت کو کیا کہا گیا ہے۔

رسیوں یا ڈوریوں سے کیا مراد ہے؟ ہوسیع ۱۱: ۴، زبور ۱۱۸: ۲۷، گلتیوں ۲: ۲۰،

۷۔ الٰہی غضب اور عدالت

ابرہام کے ہاتھ میں چھری اور آگ سے کیا مراد ہے؟
زکریاہ ۱۳:۷، زبور ۸۸:۷، نوحہ ۱:۱۲، یسعیاہ ۵۳:۱۰،
خدا کا اپنا بیٹا خدا کے غضب کا نشانہ بنا۔ رومیوں ۸:۳۲،
"دریغ نہ کیا" سے یہی مراد ہے۔ ۲ پطرس ۲:۴-۵

III "یہوواہ یری" پیدائش ۲۲:۹-۱۲

سندی آیت = رومیوں ۸:۳۲

برہ کہاں ہے؟ اُس وقت یہ بہت بڑا سوال تھا۔ آگ اور چھری تو دکھائی دیتی تھی لیکن کوئی برہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ عدن کے باہر تلوار کا پہرہ۔ نُوح کے زمانہ میں طوفان سے تباہی اور سدُوم میں آگ اور گندھک خُدا کے غضب کو صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں ۶:۱۲-۱۷، ۱۹:۳۱، لیکن وہ کہاں تھا جسے گناہوں کا کفارہ دینا تھا اور جسے گناہگار کے عوض خُدا کی قابل قبول قُربانی بننا تھا۔ یسعیاہ ۵۳:۱۰ رومیوں ۵:۸۔

وہ کہاں تھا جو گنہگاروں کا دوست بن گیا اور جس پر ایمان لا کر گنہگار پلید اور گھنونے انسان کو نجات پانا تھی۔ گلتیوں ۲:۲۰ ابرہام کا جواب ایمان کا زبردست اظہار تھا۔

۲۔ خُدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لیے برہ مہیا کرے گا۔
اُس کا ایمان خُداوند کے دن کو صفائی کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اور خُوش ہوا۔ یُوحنّا ۸:۵۶ اُس نے ایک دور کے آنے والے زمانہ میں اِس حقیقت کو خُدا کی مرضی اور اِرادہ میں دیکھا ۱ پطرس ۱:۲۰، شمعُون اور یُوحنّا

نے اس حقیقت کو تکمیل پذیر ہوتے دیکھا اور اُسے "یہوواہ کی نجات" اور "خُدا کا برہ" کہہ کر پکارا۔ لُوقا ۲:۳۰، یوحنا ۱:۲۹ آج ہم خُوشی اور شُکرگزاری کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ خدا نے برہ مہیا کر دیا ہے۔ رومیوں ۳:۲۴، ۲۵، ۱ پطرس ۱:۱۹

۳۔ ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی۔

صرف خُدا کو ابرہام و اِضحاق ہی جانتے ہیں کہ وہ دلگداز لمحات محبت کرنے والے باپ اور باپ سے چمٹے رہنے والے بیٹے کے لیے کیا حقیقت رکھتے تھے۔ یُوحنّا ۳:۱۶، ابرہام اپنے ایمان کی فرمانبرداری میں اپنے دل کے ٹکڑے کو قُربان کرنے کو تیار ہے۔ اِضحاق موت تک وفادار رہنے کو آمادہ ہے اِس کی تکمیل کے لیے وہ مذبح پر بندھا ہوا ہے۔ بڑھی ہوئی چھری اور جلتی ہُوئی آگ یہ عجیب و غریب اور حیرت انگیز منظر ہے۔ یہوواہ کے فرشتہ کی آواز مداخلت کرتی ہے چھری روک دی جاتی ہے اور ابرہام کا پیارا بیٹا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ازل سے ذبح کیا ہُوا برہ ہی اضحاق کی جگہ اور سارے جہان کی جگہ قُربان ہوگا۔ اِضحاق اپنے باپ کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ گویا وہ علامتی طور پر مُردوں میں سے زندہ کیا گیا وہ اُسے دوبارہ خدا کی طرف سے بخش دیا گیا۔ خُدا اِس فرمانبردار بیٹے کو باپ کے حوالہ کر دیتا ہے۔

۴۔ "بیٹے کے بدلے"

دونوں باپ اور بیٹا اس مقدس مذبح کے پاس سجدہ کے لیے حاضر ہیں ابرہام اپنے بیٹے کو اور زیادہ محبت کرتا ہے جس نے موت تک وفاداری اور فرمانبرداری سے دریغ نہ کیا یُوحنّا ۱۰:۱۷۔ اِضحاق اپنی آنکھوں سے مہیا کیے ہوئے برہ کو اُس چھری سے قربان ہوتے ہُوئے دیکھتا ہے۔ جو اُس کے لیے اٹھائی گئی تھی۔ کوئی اور اُس کے بدلے مر گیا۔ خُدا نے اِس قُربانی کو اپنے "فضل" سے مہیا کیا تھا۔ خُدا جس قُربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور جس قُربانی کی اِضحاق کو ضرورت تھی اِس مہیا کیے ہوئے برہ میں صفائی کے ساتھ نظر آتی ہے۔ یہ خُدا کے برہ کی

علامت ہے۔ جس کی قربانی کو خدا نے منظور کیا اور جو ہمارے لیے قربان ہوا۔ اِفسیوں ۵:۲
"خدا کے برّہ" نے خدا کے تمام مطالبات کو پُورا کیا جو گنہگار اور مجرم انسانوں
کی نجات کے لیے لازمی تھے ا یُوحنا ۲:۲، رومیوں ۵:۶

۵۔ یہوواہ مہیا کرنے والا خدا ہے۔ "یہوواہ یری" ابرہام نے معلوم کر لیا کہ خداوند
اِس کے علاوہ اُس کی تمام ضروریات پوری کرے گا۔ لہٰذا اُس نے اِس جگہ کا نام "یہوواہ
یری" رکھا وہ جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا ہمیں اور چیزیں کیونکر نہ بخشے
گا (رومیوں ۸:۳۲، متی ۶:۳۳)

ہم بدل و جان خدا کا شکر کریں۔ کلوری کے برّہ کے لیے خدا کا شکر کریں وہ ہمارے
لیے "قربانی" بن گیا۔ خدا نے اپنے بیٹے کو ہمارے لیے دے دیا۔

ہمیں اِیمان کے ساتھ رومیوں ۸:۳۲ کے الفاظ ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔
بے شک وہ ہماری ضروریات کو نہ صرف جانتا ہی ہے بلکہ اُن کو پُورا بھی کرتا ہے۔ یہ سچ ہے
کہ یہوواہ مہیا کرنے والا خدا ہے۔ وہ "یہوواہ یری" ہے۔ اور کلوری اِس کا ثبوت اور
ضمانت ہے۔

۶۔ اِضحاق کی شادی۔ پیدائش ۲۴ باب۔

(۲) اِضحاق کے بیٹوں عیسو اور یعقوب کی پیدائش۔ ۲۵:۱۹-۲۶

(۳) اِضحاق یعقوب کو برکت دیتا ہے۔ ۲۷:۲۵-۲۴

۴۔ اِضحاق کی دُعائیہ زندگی۔

(۱) وہ گیان دھیان کرتا ہے۔ ۲۴:۶۳

(۲) وہ اپنی بانجھ بیوی کے لیے دُعا کرتا ہے۔ ۲۵:۲۱

(۳) وہ یعقوب کے لیے دُعا کرتا ہے ۲۷:۴۶، ۲۸:۱-۵

وہ خدا کو ابرہام کا خدا کہہ کر پکارتا ہے۔ اُس کے نزدیک خدا زندہ ہے
موجود ہے۔ اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ دشمنوں کے درمیان رہنے کے باوجود

بھی وہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور وہ گیان دھیان اور دُعا میں مصروف رہتا ہے۔

یعقوب کون تھا؟

یعقوب۔ عبرانی زبان میں یاقوب۔

جس کا لغوی مطلب فریب یا دھوکا دینے والا۔ تاریخ میں یہ ایک بہت بڑا نام ہے اِس
کے بارے میں بہت سی روایات ہیں اور علماء کے نزدیک اِس کے بارے میں مختلف آراء ہیں
اِس کی پیدائش اور جوانی کے احوال ۲۵:۱۹-۳۴ میں مندرج ہیں۔ ۴۰ برس کی عمر میں اِضحاق نے
ربقہ سے شادی کی وہ بیتوایل کی بیٹی اور لابن کی بہن تھی ۲۵:۲۰۔ اِضحاق نے اپنی بے اولاد
بیوی کے لیے دُعا کی اور خدا نے اُسے جڑواں بیٹے بخشے ۲۵:۲۱، لڑکوں کی پیدائش
سے پیشتر ایک معمولی واقعہ ہوا۔ ربقہ کے پیٹ میں دونوں لڑکے مزاحمت کرنے لگے ربقہ
پریشان ہو گئی اور وہ اِس کے بارے میں خداوند سے پوچھنے لگی اور خداوند نے اُس کو
صفائی کے ساتھ بتایا "دو قومیں تیرے پیٹ میں ہیں اور دو قبیلے تیرے پیٹ سے نکلتے
ہی الگ الگ ہو جائیں گے۔ اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے زورآور ہو گا۔ ۲۵:۲۳ حسد کی
یہ جنگ ماں کے بطن ہی میں شروع ہو گئی اور اِس کا اظہار پیدائش کے دوران ہوا۔ پہلے
عیسو پیدا ہوا۔ اور فوراً بعد یعقوب پیدا ہوا۔ جس نے عیسو کو ایڑی سے پکڑا ہوا تھا۔ اِسی
لیے اس کا نام یعقوب یا دھوکا باز یا فریبی پڑ گیا۔ لڑکوں کے بچپن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔
جیٹھائی کے پرانے اصول کے مطابق اِضحاق قدرتی طور پر بڑے کی طرف داری کرتا تھا۔
لیکن ربقہ خدا کے مکاشفہ کے مطابق چھوٹے کے ساتھ جانبداری سے پیش آتی تھی (۲۵:۸)
یعقوب کی ہوشیاری کا مظاہرہ اِس سے ہوتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی بھوک اور اشتہا
کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اُسے مجبور کر دیتا ہے کہ وہ دال کے عوض اپنے پہلوٹھے ہونے
کا حق بیچ ڈالے (۲۵:۷-۳۴)

واقعات کی ایک اور تصویر (۲۷ باب، ۲۹:۳۰) میں نظر آتی ہے۔ اِضحاق سالخوردہ

ہو گیا۔ اور اِس کے ساتھ اُس کی بینائی بھی جاتی رہی۔ اُس نے اپنی پدرانہ برکات دینے کا فیصلہ کیا چونکہ عیسُو اُس کا لاڈلا بیٹا تھا۔ اُس نے اُس سے کہا کہ وہ اُس کا من بھاتا کھانا تیار کرے۔ جس کے کھانے کے بعد وہ برکت کا اعلان کرے گا (۲۷: ۱-۴) ربقہ نے اِضحاق کی باتیں سن لیں اور اُس نے یعقوب کو تیار کیا کہ وہ عیسُو سے پیشتر اپنے باپ کے اندھے پن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برکت حاصل کرے۔ یعقوب نے ایسے لباس سے اپنے آپ کو زیب تن کیا جس سے وہ عیسُو دکھائی دے اُس نے اپنے آپ کو بکری کی کھال سے ڈھانپا۔ ربقہ نے لذیذ کھانا تیار کیا اور یعقوب نے اپنے باپ کے سامنے پیش کیا۔ اُس نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا۔ (۱) میں عیسُو ہوں (۲) خُدا نے میری مدد کی اور مجھے جلدی شکار مل گیا۔

اِضحاق نے یعقوب کے لباس سے فریب خوردہ ہو کر اور لذیذ خوراک سے لطف اندوز ہو کر پہلوٹھے ہونے کی پرواہ نہ کی اور برکت سے یعقوب کو نوازا۔ عیسُو اپنے بھائی کی بے وفائی اور غداری معلوم کر کے رو دیا اور اپنے باپ سے درخواست کی کہ وُہ اُسے بھی برکت دے اُسے بھی برکت دی گئی (۲۷: ۳۴ - ۴۰)

ربقہ یہ معلوم کر کے کہ عیسو یعقوب کو قتل کرنے کے درپے ہے اضحاق کو مجبور کیا کہ وہ یعقوب کو اس کے ننھیال لابن کے پاس بھیج دے۔ (۲۷: ۴۲، ۲۸: ۵)

حاران جاتے ہوئے یعقوب نے لُوز میں ڈیرہ ڈالا جہاں اُس نے سیڑھی کی رویا دیکھی جس پر فرشتے چڑھتے اور اترتے تھے۔ اِس رویا میں خُدا نے اُس سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے چاروں طرف والی زمین کا وارث ہو گا۔ اور تیری نسل کو بہت بڑھاؤں گا۔

میں خُداوند تیرے باپ ابرہام کا خُدا اور اِضحاق کا خُدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے۔ تجھے اور تیری نسل کو دُوں گا اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذرّوں کی مانند ہو گی اور تو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا۔ اور زمین کے سب قبیلے تیری اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کروں گا۔ اور تجھ کو اِس ملک میں پھر لاؤں گا۔ اور جو میں نے تجھ سے کہا ہے۔ جب تک میں اُسے پُورا نہ کر لُوں تجھے نہ چھوڑوں گا۔" (۲۸: ۱۳-۱۵)۔

یعقوب نے پہچان لیا کہ خُدا اُس کے ساتھ تھا اِس لیے اِس جگہ کا نام "بیت ایل" یعنی خُدا کا گھر رکھا۔ (۲۸: ۱۶-۱۹)

اور وعدہ کیا کہ "جو کچھ تو مجھے دے اُس کا دسواں حصّہ ضرور ہی تجھے دیا کروں گا (۲۸: ۲۰-۲۲)

حاران میں کنوئیں پر راخل کے ساتھ اس کی ملاقات ہوئی اور اُس نے اُس کے گلّہ کو پانی پلایا اُس پر اپنے آپ کو ظاہر کر کے اپنا تعارف کرایا۔ اور وہ اپنے ماموں لابن کے گھر میں تھا۔ (۲۹: ۱-۱۴)

لابن کے ساتھ راخل کے لیے سات برس تک خدمت کرنے کا معاہدہ ۱۴ برس کی سخت خدمت کے بعد ختم ہوا۔ (۲۹: ۱۵-۳۰) اور اُس نے ۲۰ برس تک اپنے ماموں کی خدمت کی یعقوب کی زندگی کے مزید واقعات ۲۹: ۳۱ تا ۳۱: ۵۰ تک ہیں۔ عیسو اور یعقوب کے جھگڑے کی ایک اور جھلک راخل اور لیاہ کے حسد کی صورت میں نظر آتی ہے۔ خُداوند نے لیاہ کا رِحم کھولا۔ اور بیٹا پیدا ہُوا جس کا نام اُس نے رُوبنؔ رکھا۔ (دیکھو۔ ایک بیٹا) ایک اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اس نے (۲) شمعُون رکھا (خُدا نے سنا) ایک اور بیٹا پیدا ہُوا جس کا نام اُس نے (۳) لاوی رکھا (خُدا نے اضافہ کیا) ایک اور بیٹا پیدا ہُوا جس کا نام اُس نے (۴) یہوداہ رکھا (تعریف بدونثنا) (۲۹: ۲۵-۳۱) بچوں کے لیے راخل کی خواہش اور زیادہ بڑھ گئی اور چونکہ اُس کے اپنے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ اُس نے اپنی لونڈی بلہاہ یعقوب کو دی۔ کیونکہ اُسے اپنی بہن پر بہت رشک آتا تھا۔ بلہاہ راخل کی لونڈی سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام اُس نے (۵) دان رکھا (منصف یا قاضی) اور پھر (۶) نفتالی پیدا ہُوا۔ (کُشتی) (۳۰: ۱-۸) یہ دیکھ کر لیاہ نے اپنی لونڈی زلفہ کو یعقوب کے سپرد کیا جس سے (۷) جدّ پیدا ہُوا (فوج یا سپاہ) اور اُس کے بعد ایک اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اُس نے (۸) آشر رکھا (خوشی، مسرت یا راحت) اُس کے بعد لیاہ سے ایک اور بیٹا پیدا ہُوا جس کا نام اُس نے (۱۰) زبُولون رکھا (دائمی یا سدا بہار) لیاہ سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نام اُس نے دینہ رکھا (دان کی بہن۔ قاضی یا انصاف کرنے والی)۔

یعقوب کے بارہ بیٹوں اور ایک بیٹی کی تفصیل یوں ہے۔

لیاہ سے

(۱) روبن۔

(۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوواہ (۵) آشکار (۶) زبولون (۷) دینہ (بیٹی) بلہاہ سے (راخل کی لونڈی) (۸) دان (۹) نفتالی۔ زلفہ سے (لیاہ کی لونڈی) (۱۰) جد (۱۱) آشر۔ راخل سے = (۱۲) یوسف (۱۳) بنیمین۔

خُدا نے اب راخل کو یاد کیا اور راخل کے ایک بیٹا پیدا ہُوا۔ جس کا نام اُس نے (۱۲) یوسف رکھا (کاش کہ خُدا اضافہ کرے) (۳۰: ۲۲-۲۷) راخل کے مرنے سے پیشتر خُدا نے اُسے ایک اور بیٹا دیا۔ جس کا نام اُس نے بنیمین رکھا (میرے دہنے ہاتھ کا بیٹا) (۳۵: ۱۷)

اب یعقوب کے دل میں اپنے وطن کو لوٹنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ یعقوب نے اپنے ماموں سے باتیں کیں اور بھیڑ بکریوں کا حساب لگایا۔ ماموں کا رخ بدلا ہوا دیکھ کر وہ اپنی بھیڑ بکریوں اور اہل و عیال کو لے کر اپنے وطن کو رخصت ہُوا۔ راخل اپنے باپ کے گھر سے بتوں کو چرا کر لے گئی (۳۵: ۲-۴) لابن نے یعقوب کا پیچھا کیا اور اس نے اُسے کوہ جلعاد پر جا پکڑا اور آخرکار دونوں نے باہم عہد باندھا اور دونوں نے پتھر جمع کر کے ڈھیر لگایا۔ اور اس کا نام یجر شاہدوتا۔ جلعاد اور مصفاہ رکھا یہ ڈھیر انہوں نے گواہ کے طور پر رکھا تاکہ یہ اُن کے عہد کی علامت بنی رہے۔ یوں دونوں نے مل کر عہد باندھا اور دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہوئے (۳۱: ۲۵-۵۵)

محنائم کے مقام پر یعقوب کی ملاقات خُدا سے ہوئی اُس نے اُدوم میں عیسو کے پاس پیامبر بھیجے وہ فوراً واپس آئے اور خبر دی کہ عیسو ایک بڑے لشکر کے ساتھ آ رہا ہے۔ یعقوب نے خُداوند یہوواہ سے دُعا کی اور خُدا نے اُسے یقین دلایا کہ سب کچھ درست ہوگا۔ اِس دن اکیلے اس نے خُداوند کے فرشتہ سے کشتی کی اور نیا نام حاصل کیا وہ "یعقوب (دھوکا باز)" سے "اسرائیل" (خُدا کا شہزادہ) بن گیا (۳۲: ۲۴-۳۲) یعقوب کی عیسو سے ملاقات بڑی جذباتی حیثیت رکھتی تھی (۳۳: ۱-۱۷) یعقوب سکیم میں گیا اور وہاں پر ایک مذبح بنایا جس کا نام اُس نے "ایل الہ اسرائیل" یعنی "خُدا اسرائیل کا خُدا ہے" رکھا (۳۳: ۱۸-۲۰) اس جگہ پر دینہ یعنی یعقوب کی بیٹی کو اغوا اور بے حرمت کیا گیا۔ یعقوب کے بیٹے بڑے رنجیدہ ہوئے اور انہوں نے بڑی چالاکی سے وہاں کے باشندوں سے کہا کہ اگر تمہارے سب مرد ختنہ کروائیں تو ہم آپس میں رشتے ناتے کر سکیں گے حمور اور سکم بیٹا ملک میں جا کر لوگوں کو قائل کرنے لگے اور جب تمام مرد ختنہ کروا چکے اور تیسرے

دن جب بہت درد میں مبتلا تھے شمعون اور لاوی نے سب کو تلوار سے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ۳۵: ۱-۲۰ یعقوب بدستور کنعان میں سکونت پذیر رہا۔ جہاں یوسف اپنے بھائیوں کے حسد اور کینہ کا نشانہ بنا وہ مصریوں کے ہاتھ بیچا گیا اور فرعون کے ایک حکمران فوطیفار کا نوکر بن گیا۔ اُس نے عبرانیوں کو بچایا (۳۷، ۴۳: ۱-۱۷ : ۴۷) یعقوب کا آخری کام یہ تھا کہ اُس نے اپنے بارہ بیٹوں کو بُلایا اور ہر ایک کو برکت دی جب اُس نے وفات پائی تو اُس کی لاش کو خوشبو سے بھرا گیا اور آخرکار یوسف اور مصری سپاہی اُس کی لاش کو مکفیلہ کی غار میں دفن کرنے کے لیے لے گئے (۴۹: ۱، ۵۰: ۱۳)

مطالعہ نمبر ۴ یعقوب

یعقوب اضحاق کو فریب دیتا ہے ۲۷ باب

سندی آیت: یرمیاہ ۱۷: ۹

۱۔ یعقوب نے کیا پایا اور کیا کھویا:

یہ افسوسناک واقعہ جب یعقوب نے اپنے باپ کو فریب دیا اُس وقت ہماری سمجھ میں آئے گا جب ہم اُس کے ۷۰ برس بعد (۴۸: ۱۳-۲۰) اُسے یوسف کے بیٹوں کو برکت دیتے پاتے ہیں۔ یوسف کچھ اور چاہتا تھا۔ لیکن یعقوب نے خدا پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنی چالاکی پر بھروسہ کیا۔ (رومیوں ۹: ۱۰-۱۲) ربقہ اور یعقوب کی کوئی چالاکی خُدا کے ارادہ کو تبدیل نہیں کر سکتی اِس توہین آمیز طریقہ سے برکت لینے کا یعقوب کو کوئی حق نہ تھا۔ برکت دینا خُدا کی مرضی اور ارادہ میں تھا (۲۵: ۲۳)

یہ باتیں ذہن نشین کرنا چاہیئں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ یعقوب فریب سے کوئی برکت نہ حاصل کر سکا۔ (۲۷: ۱-۲، زبور ۵: ۶، امثال ۱۱: ۱۸)

۲۔ جو برکات بھی اُسے حاصل ہوئیں وہ سراسر خدا کے فضل سے تھیں (رومیوں ۹: ۱۱، ۱۱: ۲۹)

۳۔ فریب سے حاصل کی ہوئی نسل بے شمار اور ان گنت دکھوں اور غموں کا انبار تھی۔

۲۔ جو کچھ اُس نے بویا وہی کاٹا اُس نے اپنے باپ کو فریب دینے کے لیے اپنی ماں سے مشورہ کیا وہ جس نے اپنے باپ کی ضعیفی اور پیری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُسے دھوکا اور فریب دیا۔ لابن نے سہاگ کی رات میں اُسے دھوکا دیا (۲۷:۱-۲۱ ، ۲۹:۲۳-۲۵) وہ جس نے اپنے بھائی کا لبادہ پہن کر (بھیس بدل کر) اپنے باپ کو فریب دیا۔

اُس کے بیٹوں نے یوسف کی بوقلمون قبا سے اُسے (یعقوب کو) دھوکا دیا (۲۷:۱۵، ۳۷:۳۱-۳۴) جس نے اپنے باپ کو بکری کی کھال سے دھوکا دیا۔ اُس کے بیٹوں نے اُسے بکرے کے خون سے دھوکا دیا (۲۷:۱۶، ۳۷:۳۱) جس طرح اُس نے اور اُس کی ماں نے اضحاق کے خلاف سازش کا منصوبہ باندھا اسی طرح اس کے بیٹوں نے یوسف کے برخلاف منصوبہ باندھا (۲۷:۱-۱۷، ۳۷:۱۸-۳۲) اُس نے عیسُو کے غضب کو دعوت دی جس نے اُسے قتل کرنے کا قصد کیا۔ ۲۷:۴۱ اُسے نتیجہ کے طور پر گھر سے فرار کرنا پڑا اُس کی ملاقات اس کی ماں سے پھر نہ ہو سکی اور اپنے باپ کے ساتھ رفاقت کے ۴۳ برس اُس نے ضائع کر دیئے (۳۵:۲۷-۲۹) اس کے ساتھ امثال ۱۲:۱۵ اور گلتیوں ۶:۷ کا بغور مطالعہ کریں۔

II یعقوب بیت ایل میں

پیدائش ۲۸:۱۰-۲۲

سندی آیت = ۲۸:۱۶

۱۔ یعقوب ایک بھگوڑا۔ لُوز کی سرزمین میں اکیلا جس کا سرہانہ پتھر تھے۔ تاریکی اکیلاپن اور مصیبت اُس کا بخرہ تھے۔ لیکن اُس جگہ پر خُدا نے اپنا آپ اُس پر ظاہر کیا ۲۸:۳ وہ خُدا قادرِ مطلق کے طور پر دکھائی دیا اُسے برکت دی اور اپنی حضوری کا احساس دلایا۔

خروج ۶:۳۔

وہ اپنی زندگی کے آخر میں کیا کہہ سکتا تھا۔ ۴۸:۱۵

خُدا اُسی فضل میں ہم سے کیا کہتا ہے؟ اور ہمارا کیا جواب ہونا چاہیئے۔ عبرانیوں ۱۲:۵-۶

۲۔ اُسی وقت جب یعقوب کو عیسُو کے حملہ سے خوف ہو سکتا تھا۔ خُدا نے وعدہ کیا کہ وہ

اپنے فضل سے اُسے سنبھالے رہے گا۔ اور جو کچھ اس نے وعدہ کیا ہے اُسے پورا کرے گا۔ ۲۸:۱۵

وہ اپنے فضل سے ہمارے لیے کیا کرنے کو ہے۔

(الف) ۱پطرس ۱:۵، یُوحنا ۱۷:۱۲،

(ب) ۱تھسلنیکیوں ۵:۲۴، فلپیوں ۱:۶

۳۔ جب وہ اِس زمین کو چھوڑنے والا ہے خدا اُس سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے نہ صرف سلامتی سے واپس لائے گا بلکہ یہ زمین بھی اُسے عطا کرے گا (۲۸:۱۳-۱۵) جب یعقوب کو چاروں طرف سے مایوسی اور نا اُمیدی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا تب خُدا نے اُسے اپنا مکاشفہ بخشا رومیوں ۹:۵ خدا اس پر ظاہر ہُوا جو سب کے اوپر اور ابد تک خُدائے محمود ہے۔ وہ جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے۔ اُس پر ظاہر ہوا۔ افسیوں ۱:۱۱ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں رومیوں ۸:۲۸ پیدائش ۲۸:۱۳ کے الفاظ پر غور کریں "خُداوند اُس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے"۔

۴۔ مسافر کی چھڑی۔ خُدا کے یقینی وعدے۔

جب یعقوب نے اپنا سفر شروع کیا اور یردن کے پار گیا اُس کے ہاتھ میں کیا تھا؟ ۳۲:۱۰ اس سے کیا اخذ کیا جا سکتا ہے؟ زبور ۲۳:۴، گلتیوں ۳:۲۶، ۱پطرس ۱:۴) عبرانیوں ۱۱:۹ مسافرت کے خاتمہ پر اُس کے پاس کیا تھا؟ - عبرانیوں ۱۱:۲۱ (عبرانیوں ۱۰:۲۳)

۳۔ فرشتگان نجات کے وارثوں کے ہمرکاب: یعقوب کا خُدا "لشکروں کا خُدا" ہے زبور ۴۶:۷، ۱۱ صرف خُدا ہی اُس کے ساتھ نہ تھا بلکہ خُدا کے فرشتے اُس کے ہمرکاب اور ہمسفر بلکہ نگہبان تھے۔

عبرانیوں ۱:۱۴ پیدائش ۳۲:۱، زبور (۳۴:۷) دانی ایل ۳:۲۸، ۶:۲۲، اعمال ۵:۱۹، ۱۲:۷، ساں خُدا یعقوب کو ۲سلاطین ۶:۱۶-۱۷ کا سبق سکھا رہا تھا۔ یہ خواب کی تکمیل مسیح میں ہوتی ہے۔ یُوحنا اس کے علاوہ حسب ذیل بیانات کا مطالعہ کریں۔

زبور ۹۱:۱۱-۱۲ مرقس ۱:۱۳ متی ۲۶:۵۳ لُوقا ۲۲:۴۳ متی ۲۵:۳۱

۴۔ "خُدا کا گھر" جب یعقوب لُوز میں پہنچا وہ خُدا کی موجودگی کا احساس کھو چکا تھا وہ ۲۸:۱۶

میں کیا کہتا ہے اس کا مقابلہ قضاۃ ۱۶:۲۰ اور زبور ۱۱:۱۹ سے کریں وہ "خدا کے گھر" میں ہونے کے احساس سے خائف تھا۔ ۱۷:۲۸ (لوقا ۸:۵)

یہ بیانات بھی پڑھیئے زبور ۸:۲۶، ۴:۲۷، ۸۴: ۱-۴،
خدا کی موجودگی میں کون سی روحانی دلیری ہو سکتی ہے۔ عبرانیوں ۱۹:۱۰، ۱۴:۴-۱۶

۵۔ **آسمان کا آستانہ:**۔ سیڑھی جو زمین سے آسمان تک تھی اُس سے یوحنا ۶:۱۴ کا مطلب بھی نکل سکتا ہے دیکھئے عبرانیوں ۸:۹، ۲۰:۱۰، افسیوں ۱۸:۲ اور رومیوں ۲:۵ یوحنا ۵۱:۱

III یعقوب لابن کے ساتھ حاران میں :۔ پیدائش ابواب ۲۹ تا ۳۱ سندی آیت

ایوب ۸:۴

۱۔ یعقوب کی زندگی کے حصے۔ تاریخی طور پر (۱) ۷۷ برس گھر میں والدین کے ساتھ جب تک وہ عیسُو سے خائف ہو کر بھاگ نہ گیا۔ ۲۵-۲۶:۲۸، ۱۰:۲۸ یعقوب دغاباز ۲۷:۳۶

(۲) حاران میں لابن کے ساتھ ۲۰ برس جب تک وہ لابن سے علیحدہ نہ ہو گیا۔ ۱۰:۲۸، ۵۵:۳۱ ۴۱:۳۱ یعقوب محنت کرتا اور نت نئی تجاویز سوچتا رہتا ہے۔ ۴۰:۲۱، ۳۰:۳۷-۴۱

(۳) ملکِ موعود میں دوبارہ ۳۳ برس ۱:۳۲، ۸:۴۵ – وہ قحط سے دوچار ہوتا ہے یعقوب غم کھاتا ہے ۱۸:۳۵، ۸:۴۸، ۳۴:۳۷، ۳۶:۴۲

(۴) ۱۷ برس مصر میں ۱:۴۶، ۱۳:۵۰
اِس کی زندگی کا اختتام کنعان میں تدفین کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ یعقوب برکت پاتا اور برکت دیتا ہے۔ ۴۶، ۴۷، ۱۰:۴۸، ۴۹، ۵۰، ۲۰ عبرانیوں ۱۱:۲۱

۲۔ **اُس کی زندگی کا دُوسرا پڑاؤ:**۔ انسانی طور پر یہ زندگی بہت کربناک ہے چالاکی، مکاری دغا اور فریب، خدا کے گھر اور مذبح سے لاپرواہی، عزیز و اقارب کے درمیان جھگڑے۔ اِس کے باوجود اُمید کی ایک کرن ہے کہ خدا وفادار ہے اور وہ جو اُس کے نیک ارادہ سے وعدہ کے فرزند ہونے کو بلائے گئے، لیکن ان کو برکت دیتا اور اُن کی تاریکی کو نُور میں بدل دیتا ہے۔ اِفسیوں ۱۱:۱، رومیوں ۲۸:۸ یہ حصہ سکھانا بہت مشکل ہے لیکن ہم خُدا کے کلام کے کسی حصہ کو بھی نظرانداز نہیں کر

سکتے ان بیس ۲۰ برسوں کو یوں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ یعقوب کی ملاقات اپنے ماموں کی بیٹی راخل اور ماموں لابن کے ساتھ۔ اس کے ہاں ایک ماہ تک بطور مہمان رہا باب ۲۹۔ وعدہ کا فرزند پردیس میں عزت پاتا ہے۔

(۲) راخل کے حصول کے لئے ماموں کے سات برسوں تک خدمت کا معاہدہ ۲۹: ۱۵-۲۰ وعدہ کا فرزند انسان کا خادم بن جاتا ہے اگر سینتھیوں ۲۳:۷ اس عرصہ کے اختتام تک ۸۴ برس کا ہو جاتا ہے اور اس کی شادی لیاہ سے ہو جاتی ہے ۲۹: ۲۱-۲۹ (۳) راخل کے حصول کے لئے وہ ماموں کے ساتھ مزید سات برسوں کی خدمت کا معاہدہ کرتا ہے ان برسوں میں اُس کی زندگی کیسی تھی؟ ۳۱-۲۹-۴۰

(۴) اُس کا تیسرا معاہدہ۔ وہ ماموں کے ساتھ بھیڑ بکریاں کے لئے تیسرا معاہدہ کرتا ہے۔ ۳۰: ۲۷، خدا نے اُسے بلایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے وطن کو لوٹ جائے ۳:۳۱ خدا اپنے فضل سے اُسے بلاتا اور اُس کے ساتھ اپنے کئے ہوئے پُرفضل وعدوں کی تجدید کرتا ہے عجیب بات یہ ہے کہ خدا یعقوب کی ناکامیوں اور کمزوریوں کے باوجود بھی ایسا کرتا ہے۔

۲۔ یتھسیس ۱۳:۱۲

IV یعقوب عیسُو سے خائف ہے: ۳۲: ۱-۲۱

سندی آیت – امثال ۱۸: ۱۹

۱۔ خُدا کے فرشتے اُسے ملے"۔ خدا نے یعقوب کو فرشتوں کے دیکھنے سے اپنی حفاظت پروردگاری اور وفاداری کا دیدنی ثبوت مہیا کیا۔ عبرانیوں ۱۴:۱ یہ اُس کا آسمانی محافظ دستہ ہے۔ زبور ۷:۳۴، (پیدائش ۱۶:۴۸) اس وقت یہ الٰہی پیغام پر اُس کے پاس کیوں آئے تھے؟ زبور ۱۰۳: ۲۰-۲۱، ۱۱:۹۱۔ نجات کے وارثوں کی حفاظت کرنے والی فوج (لشکر) کا سردار کون ہے؟ یشوع ۱۵-۱۳:۵ (۱ پطرس ۲۲:۳) یعقوب نے اِس رویا سے کیا سیکھا ہوگا ۱-۲ سلاطین ۶:۱۵-۱۷، رومیوں ۳۱:۸

۲ **محنایم**:۔ "دو لشکر" یا "دو چھاؤنیاں"۔ بعد میں یہ جگہ کون سے قبیلہ کو دی گئی تھی؟ کونسا خاندان وہاں پر مقیم تھا؟ (تواریخ ۸۰:۶، یشوع ۲۶:۱۳، ۲۱:۳۴-۳۸

کونسا قبیلہ تھا جس کی سرحد اس سے ملتی تھی ! یشوع ۱۲: ۲۹-۳۰ یبوق کس گھاٹ کے نزدیک تھی ۳۲: ۲۲ یعقوب نے یہاں پر کچھ دیر توقف کیا ہوگا۔ کیونکہ اُس کے ایلچی اُدوم میں عیسُو کے پاس گئے تھے۔ جو یہاں سے یبوق کے گھاٹ سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۳۔ عیسُو پر غالب آنے کے لئے یعقوب کی تجویز۔

وہ بڑی چاپلوسی کر کے عیسُو کے لئے ایسے لقب استعمال کرتا ہے۔ "تیرا خادم" "میرا خداوند" ایسی باتیں سادہ ذہن انسانوں کو لبھانے والی بن جاتی ہیں۔ ۲ کرنتھیوں ۲۳:۷ وہ بھول گیا کہ خدا کا خادم انسانوں کا غلام نہیں بن سکتا۔ اگر وہ ایمان سے چلتا اور اپنے ضمیر کے چراغ کی روشنی میں چلتا رہتا تو اُس کا کیا رویہ ہوتا ؟ اعمال ۲۳: ۱، پیدائش ۲۵: ۲۳، ۲۷: ۲۹-۱۳۷ اب اس نے عیسُو کے چار سَو آدمی دیکھے وہ کون سی بات بھول گیا ۲۸: ۱۵-۳۱: ۳، ۳۲: ۱ وہ جو وعدوں کا وارث تھا اُسے ایمان سے کونسی بات کہنی چاہیے تھی ؟

عبرانیوں ۱۳: ۶، امثال ۳۱: ۱ (خوف اور تذبذب کی حالت میں وہ سکیم بنانے لگا اُس نے اپنے خاندان کے دو گروہ بنا دیئے۔ اور وہ بالکل بھول گیا کہ جس جگہ وہ سکونت پذیر ہے یعنی محنایم اِس کا مطلب ہی "دو لشکر" یا "دو چھاؤنیاں" ہے۔

۴۔ یعقوب کی رہائی کے لئے دُعا:

ساری تجویز کے بعد وہ دُعا میں لگ جاتا ہے (زبور ۱۰۷: ۲۰-۲۸) اس دُعا میں نہایت ہی قابلِ تقلید باتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ وہ دُعا کو خدا کے پُرفضل وعدوں سے شروع کرتا ہے اور اُسی طرح سے ختم کرتا ہے۔

۲۔ دُعا میں وہ اپنی نااہلیت کا اقرار کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو نالائق اور کمزور تسلیم کر لیتا ہے۔ (۳) وہ اپنے ساتھ خدا کی بھلائی کا اقرار کرتا ہے۔

۴۔ وہ اپنے خاندان کی حفاظت اور پناہ خدا ہی سے طلب کرتا ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ اب تک "خودی" کو اوّل درجہ دیتا ہے۔

۵۔ یعقوب بھائی کو راضی کرنے کے لئے تحائف دیتا ہے:

وہ اپنے بھائی کو راضی کرنے کے لئے قیمتی تحائف دیتا ہے اور یوں اپنے بھائی کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ یعقوب کو اپنے گناہ کے لئے کتنا کچھ دینا پڑا یرمیاہ ۲: ۱۹۔

"تیری ہی شرارت" تیری تادیب کرے گی اور تیری برگشتگی تجھ کو سزا دے گی خداوند رب

الافواج فرماتا ہے دیکھ اور جان لے کہ یہ بُرا اور نہایت بے جا کام ہے کہ تُو نے خداوند اپنے خدا کو ترک کیا اور تجھ کو میرا خوف نہیں۔"

VI یعقوب کی زندگی میں ایک عظیم بحران:

۳۲: ۲۱-۳۲، ۳۵: ۹-۲۹، یسعیاہ ۵۲: ۱۳-۱۴

سندی آیت : ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۹-۱۰

۱۔ یبوق کے گھاٹ پر یعقوب ساری رات جاگتا رہا:

وہ ساری رات بے آرام رہا۔ اُس نے اپنا سارا خاندان اور مال و متاع روانہ کر دیا اور اس رات وہ اکیلا رہا۔ خدا کے ساتھ اکیلا۔ آج رات خدا اُس کی زندگی میں ایک ناقابلِ فراموش سبق سکھانا چاہتا ہے۔ خدا وند یا ہیں اُس پر ظاہر ہوا۔ پَو پھٹنے کے وقت تک "کشتی" کا عمل جاری رہا۔ ایک ایسا بھید ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ پہلے ہم پڑھتے ہیں کہ وہ شخص چالاک اور ہوشیار یعقوب پر غالب نہ آسکا۔ آخر کار اُس نے اُسکی ران کو چھُوا اور وہ متکبّر اور مغرور انسان جو اپنی تجاویز پر بڑا ناز کیا کرتا تھا لاچار اور طفیلی بن گیا۔ اب وہ برکت کے لئے لبِ بند تھا۔ وہ اُس برکت کو اپنی ہوشیاری سے حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اِن برکات کا تعلق "خدا کے فضل" اور ایمان سے ہے۔ (۳) خدا کے ساتھ کُشتی کرنے والا خدا کے ساتھ لپٹنے بن گیا۔ خدا نے ایک کمزور اور نانی الزمان کو ایسا کرنے کی اجازت کیوں دی ؟ یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی خودی اور تکبّر سے خدا کی مخالفت کر سکتے ہیں لیکن خدا یہ سکھاتا ہے کہ اُس کا معمولی سا چھو دینا انسان کو بے بس لاچار اور کمزور بنا دیتا ہے۔ اب یعقوب خدا کے ساتھ لپٹ گیا کیونکہ جان چکا تھا کہ خدا کے سوا اُسے اور کسی جگہ برکت نہ مل سکے گی۔ وہ کُشتی کرنے کی بجائے خدا کے ساتھ لپٹ جاتا ہے۔ وہ سبق سیکھ چکا تھا کہ یہ خدا کے فضل کا بھید ہے۔ جو اُس نے سیکھا تھا کہ وہ کمزوری ہی میں مضبوط ہوگا۔ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۹-۱۰ وہ اپنے آپکو مکمل طور پر کمزور پا کر خدا کی قدرت پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور وہ بڑی سادگی سے ایمان کے ساتھ خدا سے لپٹ جاتا ہے۔ اور یوں خدا سے برکت حاصل کرتا ہے، دھوکا اور فریب دینے والا (یعقوب) خدا کا فتح مند شہزادہ (اسرائیل) بن جاتا ہے لنگڑاتا ہوا اسرائیل کُشتی کرنے والے یعقوب سے کہیں زیادہ مضبوط اور زور آور ہے۔

۲۔ یعقوب کے چار ستون:

یعقوب نے اپنی زندگی کے واقعات کے لحاظ سے چار ستون کھڑے کئے۔

۱۔ بیت ایل ۲۸: ۱۸-۲۲ خدا کے وعدوں اور یعقوب کے عہد کا گواہ۔

۲۔ جلعاد۔ مصفاہ پیدائش ۳۱: ۴۵-۵۲ یعقوب اور لابن کی علیحدگی کا گواہ

۳۔ دوبارہ بیت ایل پیدائش ۳۵: ۱-۱۵ خدا کے ساتھ یعقوب کی بحال شدہ زندگی کا گواہ۔

۴۔ بیت اللحم کے نزدیک ۳۵: ۲۰ یعقوب کے غم کا گواہ ۴۸: ۷

یشوع نے بھی یہوواہ کی قدرت کی گواہی کے طور پر یردن اور جلجال میں یادگاری پتھر نصب کیا۔ یشوع ۴: ۹، ۲۰-۲۴

سکیم کے مقام پر یہوواہ کے کلام کی یادگاری کی گواہی کے طور پر پتھر نصب کئے۔ یشوع ۲۴: ۲۶-۲۷ اس کے علاوہ ۱ سموئیل ۷: ۱۲ میں یہوواہ کی وفاداری کی یادگار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

خدا کے وعدوں سے شروع کر کے خدا کی وفاداری تک۔ اس یادگاری کے پتھر کا نام ابن عزر ہے۔ مستقبل کے ستون پر غور کریں یسعیاہ ۱۹: ۱۹-۲۰

"خداوند کا ایک ستون ہوگا"

بنیمین کی پیدائش: یعقوب کے سب سے چھوٹے بیٹے کے دو نام تھے۔

(۱) دکھی اور مرنے والی ماں نے اُس کا نام بنونی (میرے غم کا بیٹا) رکھا دیکھئے یسعیاہ ۵۳: ۳ نوحہ ۱: ۱۲ لوقا ۱۹: ۴۱ یوحنا ۱۱: ۳۵ متی ۲۶: ۳۸

(۲) ماتم کرنے والے اور محبت کرنے والے باپ نے اُس کا نام بنیمین رکھا۔ (میرے دستِ راست کا بیٹا) زبور ۸۰: ۱۷، ۱۱۰: ۱، اعمال ۲: ۳۳، افسیوں ۱: ۲۰، عبرانیوں ۱: ۸ اس سے مستقبل کی ایک جھلک ملتی ہے۔ کہ وہ جو بیت اللحم میں پیدا ہوگا (میکاہ ۵: ۲) وہ خدا کے دستِ راست کا مرد ہوگا اور مردِ غمناک بھی یسعیاہ ۵۲: ۱۳-۱۴، ۵۳: ۳-۱۰ اہلِ یہود سے آئے ہوئے شاگرد اس حقیقت کو ماننے میں بڑے سُست اعتقاد تھے۔ لوقا ۲۴: ۲۱، ۲۵، ۲۶ لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ صلیبی موت کے حوالہ کیا گیا اور جسے دُنیا نے صرف "ناصرت کا یسوع" سمجھا دراصل وہ جلال کا خداوند ہے یوحنا ۱۹: ۱۹، ۱ کرنتھیوں ۲: ۸ آخر کار ہر ایک زبان اس امر کا اقرار کرے گی۔ فلپیوں ۲: ۱۰-۱۱

VI یعقوب بسترِ مرگ پر نبوت کرتا اور برکت دیتا ہے: ۴۹ باب

سندی آیت: اعمال ۵: ۱۰ (امثال ۴: ۸)

(۱) "آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا"

یعقوب مسافر چیدہ اہل بسترِ مرگ پر تھا اور جان گیا تھا کہ اب وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ملنے والا ہے ۴۸: ۲۱ اب جب کہ وہ دُنیا سے رُخصت ہونے کو ہے۔ وہ اپنے بارہ بیٹوں کو بُلاتا ہے۔ اخُدا کا نبی ہوکر آخری ایام کے متعلق نبوت کرتا ہے گنتی ۲۴: ۱۴ یسعیاہ ۲: ۲، اگر ہم ۴۹: ۱، ۹، ۴۹: ۲۸ میں ایک فرق معلوم کر سکیں۔

جہاں اُسکا تکیہ کلام "اپنے بیٹوں" سے "بارہ قبیلے" میں بدل جاتا ہے۔ تو ہم صفائی کے ساتھ یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ شخص ۱۲ اشخاص کے ساتھ نہیں بلکہ پوری قوم اسرائیل سے مخاطب ہوکر نبوت کرتا ہے۔

کسی نے بڑا اچھا تجزیہ کیا ہے۔

۴۹: ۳-۷ یہودی تاریخ کی نبوت — ۴۹: ۸-۱۲ مسیح موعود کی آمد

۴۹: ۱۳-۱۵ اقوام کے درمیان پراگندگی — ۴۹: ۱۶-۱۸ مخالفِ مسیح کا زمانہ

۴۹: ۱۹-۲۷ مسیحِ موعود کی بادشاہت میں اسرائیل کی مبارک حالی۔

اگرچہ اس نبوت کو سمجھنا مشکل ہے۔ تاہم جسکے سُننے کے کان ہوں اور سمجھنے کا دِل ہو اُس کے لیے اس سادہ حقیقت کو سمجھنا اور اسباق سیکھنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

(۲) ازلیت کی روشنی میں زندگی پہ نظرِ ثانی

یعقوب کے ۱۲ بیٹے کس قدر غور سے باپ کی باتیں سُن رہے ہونگے جب وہ نہ صرف نبوت کر رہا ہے بلکہ ان کی زندگیوں کے گذشتہ احوال بیان کر رہا ہے۔ مرتے ہوئے باپ کے منہ کی آخری باتیں ان کے لیے کیسی دِلچسپی کی حامل ہوں گی۔ یعقوب بالغوں سے باتیں کر رہا تھا بسترِ مرگ کا یہ منظر اور یعقوب کی باتیں جو آنے والے زمانہ کے متعلق ہیں ہمیں یاد دلاتا ہے۔ کہ ہم مسیح کے "تختِ عدالت" پر غور کریں جہاں ہر ایک اپنے کاموں کا بدلہ پائیگا۔ خواہ بھلے ہوں یا بُرے ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰

(۳) الٰہی فضل اور حکومت

روبن نے اپنے آپ کو کیسا "بے ثبات" پایا ہوگا۔ جب اُسے بتایا گیا کہ اُسے کوئی فضیلت نہ ملے گی

وہ کس قدر مایوس - شرمسار اور غمگین ہو گیا ہوگا - جب کہ وہ اپنی زندگی کا ایک شرمناک واقعہ یاد کر رہا ہے ۳۵:۲۲

وہ مایوس اور مغموم کھڑا سوچ رہا ہے کہ اُس نے اپنا پیدائشی حق کھو دیا ہے - تواریخ ۵:۱ وہ انعام اور تاج (سہرا) کھو چکا ہے، ۱ کرنتھیوں ۹:۲۴، مکاشفہ ۳:۱۱

اُس نے جسم کے لیے بویا تھا اس لیے وہ جسم کے لئے ہلاکت کی فصل کاٹے گا گلتیوں ۶:۷-۸

اس کے باوجود بھی روبن بیٹا ہے اگرچہ روبن نے اپنے فعلِ بد سے اپنا حق کھو دیا تھا اُس کا باپ اُس کو اپنا بیٹا کہہ کر پکارتا ہے "اے روبن تو میرا پہلوٹھا میری قوت اور شاہزوری کا پہلا پھل ہے" ایسے لوگوں کا ذکر (۱ کرنتھیوں ۳:۱۵) میں کیا گیا ہے - فضل کے لحاظ سے وہ بیٹا ہے لیکن حکومت کے لحاظ سے وہ نقصان اُٹھاتا ہے - الٰہی فضل سے داؤد کا گناہ معاف کیا گیا - لیکن الٰہی حکومت کے لحاظ سے تلوار اُسکے گھر سے الگ نہ ہو گی - ۲ سموئیل ۱۲:۱۰-۱۲

اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خُدا اپنے گھر میں اخلاقی حاکم ہے کاشکہ ہم اِن بیانات کی روشنی میں اس حقیقت کو نہ جھٹلائیں I پطرس ۴:۱۷، عاموس ۳:۲، حزقی ایل ۹:۶ پیدائش ۴۹:۵-۷، میں ملاحظہ فرمائیں کہ اس فضل اور حکومت کا اظہار شمعون اور لاوی کے بارے میں ہوتا ہے۔

(استثنا ۳۵:۸-۱۱، متی ۲۴:۲-۷)

(۴) "جب تک شیلوہ نہ آئے"

خُداوند نے مرتے ہوئے یہنی کو دور سے مسیح کی روشن اور تابناک جھلکیں دکھائیں (ملاکی ۴:۲) اور اِس میں کوئی شک نہیں ہے - کہ وہ اپنے دادا ابراہام کی طرح خُداوند کی جھلک دیکھ کر خُوش ہوا (یوحنا ۸:۵۶) یہوداہ سے مخاطب ہوا جس کے نام کا لغوی مطلب ہے "تعریف یا حمد وثنا" وہ اُس میں صرف ایک شخص کو نہیں دیکھتا وہ اُس میں اُسے دیکھتا ہے - جو تعریف - حمد وثنا اور سجدہ کا حق دار ہے - وہ جو یہوداہ کے قبیلہ کا ببر ہے اور غالب ہوگا - (مکاشفہ ۵:۵-۱۲) یہی وہ "ببر" ہے جس کے گرد اور جس کے ماتحت تمام قبیلے اور قومیں ہونگی وہ تمام دُنیا کی نگاہوں کا مرکز ہوگا -

"شیلوہ" صُلح اور سلامتی کا شہزادہ آچکا ہے - لیکن صد حیف، یہودیوں نے اُسے نہ پہچانا اگرچہ وہ اُن کے لیے صُلح و سلامتی کا منبع اور ماخذ ہے - متی ۱۹:۴۲، ۲:۴۲

۱- جب مسیح یعنی حقیقی شیلوہ آچکا تو اُس نے صلیب پر اپنا خُون بہا کر کیا کیا؟ کلسیوں ۱:۲۰ (یسعیاہ ۵۳:۵ رومیوں ۵:۱)

(۲) بعد ازاں اُس کی منادی کیا تھی؟ (افسیوں ۲:۱۷، اعمال ۱۰:۳۶)

(۳) وہ کیا بنا؟ افسیوں ۲:۱۴

(۴) اُس نے اپنوں کے لیے کیا کچھ چھوڑا - یوحنا ۱۴:۲۷، کلسیوں ۳:۱۵

(۵) وہ اقوام عالم سے کیا کہنے کو ہے - زکریاہ ۹:۱۰ (مرقس ۴:۳۹)

(۶) جو بادشاہی وہ قائم کریگا وہ کیسی ہوگی - یسعیاہ ۹:۷ زبور ۷۲:۷ میکاہ ۵:۵ (یسعیاہ ۲:۴ میکاہ ۴:۳-۵)

(۷) آخر کار ظاہر ہوگا کہ شیلوہ سلامتی کا شہزادہ" ہے یسعیاہ ۹:۶

(۵) "اے خداوند! میں تیری نجات کی راہ دیکھتا آیا ہوں" ۴۹:۱۸

۴۹:۱۷ میں مذکورہ تاریک رویا کے بعد یہنی اپنی نگاہیں یہوداہ کی نجات کی طرف لگاتا ہے - یہاں یہ سوال نہیں ہے - کہ وہ کیا انتظار کرتا ہے - بلکہ یہ ہے کہ وہ کس کا منتظر رہا ہے - اس سوال کا جواب بڑی صفائی کے ساتھ شمعون نے دیا - (لوقا ۲:۳۰) ہمارا خداوند، ہمارا نجات دہندہ "یہوداہ کی نجات" ہے - یہ حقیقت اُس کے مبارک نام سے عیاں ہے - "یسوع" متی ۱:۲۱ ایمان کی آواز یہ ہے "تیری نجات" "میرا نجات دہندہ" "میری نجات" لوقا ۱:۴۷ (خروج ۱۵:۲)

اس حقیقت کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں ملاحظہ فرمائیں -

(۱) مسیح "یہوداہ ہماری نجات ہے" یسعیاہ ۴۹:۶، اعمال ۱۳:۴۷ (لوقا ۲:۳۰، یوحنا ۴:۲۲

(۲) اُسے ایمان سے قبول کیا جاتا ہے - لوقا ۲:۲۶-۳۰

(۳) اسرائیل قومی طور پر اُسے تسلیم کرے گا - یسعیاہ ۱۲:۲، یرمیاہ ۳:۲۳

(۴) مصر سے اُن کی نجات آنے والی بڑی نجات کی علامت تھی - خروج ۱۵:۲

(۶) "چرواہا — اسرائیل کی چٹان" ۴۹:۲۴

یعقوب اور اُس کے بیٹے چرواہے تھے تیرے خادم چرواہے ہیں ۴۷:۳

وہ اپنے بیٹوں سے رخصت ہونے کو ہے ۔ اب وہ رویا میں یعقوب کے قادر
خدا کو دیکھتا ہے ۔ جہاں سے اسرائیل کا چوپان برپا ہوگا ۔ زبور ۱:۸۰ "اے اسرائیل کے چوپان"
اچھے چرواہا کی حیثیت سے وہ کیا کرے گا ۔ یوحنا ۱۰: ۱۱ - ۱۵ اُسکے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا ۔
(زکریاہ ۱۳: ۷) بڑے چرواہا کی حیثیت سے اُسکے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا ۔ عبرانیوں ۱۳: ۲۰
سردار گلہ بان (چرواہا) کی حیثیت سے وہ کیا کریگا ۔ ۱ پطرس ۵: ۴ اسرائیل کے چرواہے
کی حیثیت سے وہ کیا کرے گا ؟ حزقی ایل ۳۴: ۱۱ - ۱۶ یسعیاہ ۴۰: ۱۱ یرمیاہ ۲۳: ۳ مسیح کس حیثیت میں
حکومت کرے گا ۔ میکاہ ۵: ۲ ، متی ۲: ۶

مکاشفہ ۷: ۱۷ ، مکاشفہ ۱۲: ۵ "وہ گلہ بانی (چوپانی) کرے گا" یا "حکومت کرے گا"
ان کا ایک ہی مطلب ہے ۔

اُس دن اسرائیل کا کیا گیت ہوگا ؟ زبور ۲۳ ، ۷۹: ۱۳

VII یعقوب کا ایمان مرتے وقت ۲۹:۴۸ - ۵۰: ۱۴

سندی آیت زبور ۲۳: ۴

(۱) مسافر کی چھڑی ۔ عبرانیوں ۱۱: ۹ ، ۱۳ - ۱۴

یعقوب ایک ایسا مسافر ہے جو شہر کا متلاشی ہے ۔ باپ کے گھر سے رخصت ہوتے
ہوئے ۔ اسکے پاس کیا تھا ۔ ۳۲: ۱۰ مسافرت کے خاتمہ پر اُسکے پاس کیا تھا ؟ عبرانیوں ۱۱: ۲۱
مصر میں اُسے ہر ایک قسم کی سہولت ہے اور اُسے کسی چیز کی کمی نہیں ہے ۔ لیکن یاد رکھیں
خدا کو سجدہ کرتے ہوئے وہ اپنی چھڑی کا سہارا لیتا ہے ۔ اُس چھڑی سے آپ کیا مطلب
نکالتے ہیں ۔

ہمیں یہ چھڑی کہاں سے مل سکتی ہے ۔ جس کا ہم سہارا لے سکیں ۲ پطرس ۱: ۴
۲ کرنتھیوں ۱۲: ۹ رومیوں ۴: ۲۱ ، زبور ۲۳: ۴) اور یقیناً جو چھڑی ہمارے پاس ہے وہ
یعقوب کی چھڑی سے کہیں زیادہ بہتر ہے ۔ عبرانیوں ۸: ۶ (۱۱: ۴۰)

(۲) مسافر کا ایمان

اگرچہ یعقوب یوسف کے پاس تھا ۔ مصر میں اُسے سب کچھ میسر تھا
رہنے کو بہترین جگہ تھی لیکن اُس نے کبھی ملک موعودہ نہ سمجھا اُس نے وصیت
کی "کہ مجھے میرے باپ دادا کے پاس دفن کرنا " خدا نے یعقوب کے ایمان کو عزت بخشی
مصر کی قبریں اور مقبرے تباہ ہو چکے ہیں ۔ لیکن مکفیلہ کی قبریں اب تک موجود ہیں اور اُن
کی تعظیم کی جاتی ہے ۔ خدا "ایمان" کو ہر وقت پسند کرتا ہے ۔ عبرانیوں ۱۱: ۵ - ۶

(۳) مسافر کا جنازہ

بائبل مقدس میں یعقوب کے جنازہ کا ذکر ہے ۔ پانچ مختلف گروہ
اس عظیم جنازہ میں شامل تھے ۔

۱ ۔ فرعون کے سب خادم اور اُسکے گھر کے مشائخ ۔
۲ ۔ ملکِ مصر کے سب لوگ ۔
۳ ۔ یوسف کے گھر کے سب لوگ ۔
۴ ۔ اُسکے بھائی اور اُسکے باپ کے گھر کے آدمی ۔
۵ ۔ رتھ اور سوار

اگر وہ جشن سے سیدھے مکفیلہ گئے ہوں تو یہ ۲۰۰ میل کا سفر ہے اور دونوں طرف کا
۴۰۰ میل ۔ لیکن اگر وہ کسی اور طرف سے مکفیلہ گئے ہوں تو یہ سفر اور زیادہ طوالت اختیار کر
جاتا ہے (۵۰: ۱۰ - ۱۱)

استثنا ۳۴: ۲۵ ۔ یشوع ۱۳: ۸

(۴) مکفیلہ کی غار

یہاں پر وہ اپنے آباؤ اجداد کی لاشوں کو رکھتے تھے ۔ وہ مردوں
کی قیامت کے ایمان کے ساتھ بھی یہ کرتے تھے ۔ ہمارے مبارک
خداوند یسوع مسیح نے ابرہام ، اضحاق اور یعقوب کے بارے میں کیا کہا ۔ لوقا ۲۰: ۳۷ - ۳۸
پیدائش کی کتاب سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ "مقدسین" اور ایماندار قیامت کے
بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں ۔

" لیکن خدا مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے ۔ کیونکہ اُسکے نزدیک سب زندہ ہیں ۔"

---

۵ یُوسف

(عبرانی زبان میں اِس کا لغوی مطلب ہے "کاشکہ خدا اضافہ کرے")۔

یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے گیارھواں اور راخل کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ جس نے اُس کی پیدائش کے موقع پر یہ کہا تھا "خداوند مجھ کو ایک اور بیٹا بخشے" ۳۰: ۲۴ اس کا نام یُوسف رکھا وہ دو شمالی قبائل کا بزرگ بن گیا۔ یعنی منسّی اور افرائیم کا اس کی پیدائش کا واقعہ ۳۰: ۲۲-۲۴ میں مندرج ہے۔ اور اُس کی زندگی کے باقی احوال ابواب ۳۷ تا ۵۰ میں مندرج ہیں۔ وہ فدان ارام میں اُس وقت پیدا ہُوا جب اُس کے باپ کی عمر ۹۰ برس کی تھی۔ وہ اپنے باپ کا لاڈلا بیٹا تھا۔ کیونکہ وہ راخل کا بیٹا اور اُس کے بڑھاپے کی اولاد تھا۔

یعقوب کی جانبداری کا اظہار اِس میں ہے کہ اُس نے یُوسف کو ایک بُوقلمون قبا (مختلف رنگوں کا کوٹ) سِلوا کر دیا ہُوا تھا۔ جو غالباً مستقبل کی سرداری کا نشان تھا۔ اور جس سے اُس کے باپ کا ارادہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اُسے اپنے قبیلہ کا سردار مقرر کرے گا۔ اِس سے بھائیوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ اُن کے حسد کی آگ مزید شعلہ زن ہوئی۔ جب اُس نے اُن کو اپنے خواب بتا کر یہ ظاہر کیا کہ وہ اُن کا سردار ہوگا۔ اور وہ اُس کی خدمت کریں گے۔ جب وہ سترہ برس کا ہُوا تو اُس کے باپ نے یُوسف کو بھائیوں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لیے سِکم کو بھیجا۔ جہاں وہ اپنے گلّے چرانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اُنہوں نے اُسے قتل کر دینے کا مشورہ کیا تاکہ اُس کے خواب پایۂ تکمیل تک نہ پہنچیں، روبن نے مشورہ دیا کہ اُسے قتل کرنے کی بجائے گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ دراصل اُس کا یہ مقصد تھا کہ وہ علیحدگی میں اُسے باہر نکال دے گا۔ روبن کی مختصر غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھائیوں نے اسمٰعیلیوں کے قافلہ کے ہاتھ جو مصر کو جا رہا تھا۔ یوسف کو فروخت کر دیا۔ بھائیوں نے یُوسف کی بُوقلمون قبا کو لے کر ایک ذبح کئے ہوئے بکرے کے خون میں ڈبویا اور اُسے یعقوب کے پاس لے گئے۔ اُنہوں نے یہ کہانی گھڑی کہ کسی جنگلی

درندہ نے اُسے ہلاک کر دیا ہے۔ یعقوب کئی دنوں تک اپنے بیٹے کی موت کے غم میں ماتم کرتا رہا۔ اِسی اثنا میں اسمٰعیلی قافلہ یوسف کو مصر میں لے گیا۔ اور غلاموں کی منڈی میں اُسے فوطیفار کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اِس نوجوان غلام نے اپنے آپ کو اِس قدر قابلِ بھروسہ ثابت کر دیا کہ فوطیفار نے اُسے تمام اُمور کا منتظم مقرر کر دیا۔ "اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار بنا کر سب کچھ اُس کے سپرد کر دیا (سونپ دیا) ۳۹: ۴ فوطیفار کی بیوی نے یوسف کو دعوتِ گناہ دی جس سے یوسف نے انکار کر دیا۔ فوطیفار کی بیوی نے اُس پر جھوٹا الزام لگا کر اُس کو قید میں بھجوا دیا۔ جہاں وہ کئی برسوں تک رہا۔ قید خانہ کے داروغہ نے یوسف کو بڑا دیانتدار پایا۔ اور اُس کے سپرد تمام قیدیوں کو کر دیا۔ اِن میں اور فرعون کے نوکر بھی تھے۔ ایک سردار ساقی اور دوسرا سردار نان پز، جو بادشاہ کو ناراض کرنے کے باعث قید میں ڈال دیئے گئے تھے۔ یُوسف نے اِن دونوں کے خوابوں کی تعبیر کی یوسف کی تعبیر کے مطابق تین دن کے بعد بادشاہ کی سالگرہ کے موقع پر سردار نان پز کو پھانسی دیا گیا۔ اور سردار ساقی اپنے عُہدہ پر بحال کیا گیا۔ ۴۰: ۵-۲۳ دو برس گزر گئے۔ یوسف قید ہی میں رہا۔ سردار ساقی اپنے عہدہ پر بحال ہونے کے باوجود بھی یُوسف کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو بھُول گیا اور بادشاہ کے سامنے اُس کا کوئی تذکرہ نہ کیا۔ آخر کار فرعون نے دو خواب دیکھے۔ جن کی کوئی تعبیر نہ کر سکا۔ اِن خوابوں میں اُس نے موٹی اور پتلی گائیں اور موٹی اور پلی ہُوئی بالوں اور پتلی اور پوربی ہوا کی مرجھائی ہوئی بالوں کو دیکھا۔ اِن خوابوں کی تعبیر کے سلسلہ میں سردار ساقی کو یوسف یاد آیا۔ اور اُس نے بادشاہ کو بتایا کہ یوسف اِن خوابوں کی تعبیر کر کے بادشاہ کی پریشانی دُور کر سکتا ہے۔ یُوسف کو بلایا گیا۔ اُس نے فرعون کو بتایا کہ اُس کے دونوں خوابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ خُوشحالی کے سات برسوں کے بعد سات سال قحط کے ہوں گے۔ اور بادشاہ کو مشورہ دیا کہ خُوشحالی کے سات برسوں کے دوران جہاں تک ہو سکے قحط کے آئندہ سات برسوں کیلئے اناج جمع کیا جائے۔ بادشاہ نے یُوسف کو تمام کھتّوں کا مختار مقرر کر دیا۔ اور اُسے کہا کہ وہ خود اِن تمام باتوں کو عملی جامہ پہنائے۔ گویا یوسف مصر کا وزیر اعظم بن گیا (۴۱: ۳۹-۴۴) اُسے ایک اور مصری اعزاز دیا گیا یعنی "صفنات فعنیح" اور اون کے پجاری فوطیفرع کی بیٹی "آسناتھ" کو اُس سے بیاہ دیا گیا اِس وقت یوسف کی عمر ۳۰ برس کی تھی۔ خُوشحالی

کے سات برسوں میں یوسف نے ہر ایک شہر میں اناج کے کھتّوں کو خوب بھر دیا۔ اور اُس
کے دو بیٹے منسّی اور افرائیم پیدا ہوئے۔ جس قحط کی پیش گوئی یوسف نے کی تھی وہ
نہ صرف مصر ہی میں تھا بلکہ اُس نے اُس وقت کی ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لوگ
تمام ممالک سے مصر میں یوسف کے پاس اناج کے لیے آیا کرتے تھے۔ یوسف کے بھائی بھی
اناج لینے کی غرض سے وہاں آئے۔ اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا لیکن اُس نے اُن کو فوراً
پہچان لیا۔ جب وہ اُس کے سامنے جھک کر کورنش بجا لائے تو یوسف نے اپنے خوابوں
کو پورا پایا۔ جن کی بنا پر وہ یوسف کے خلاف حسد سے بھر گئے تھے۔ اور یعقوب ۴۹ ویں
باب میں کہتا ہے کہ تیر اندازوں نے اُسے بہت چھیڑا اور مارا اور ستایا ہے۔ لیکن اس کی
کمان مضبوط رہی اور اُس کے ہاتھوں اور بازوؤں نے یعقوب کے قادر ہاتھ سے قوت پائی
۴۹: ۲۳-۲۴ ستفنس اپنے وعظ میں اس امر کی یوں تصدیق کرتا ہے اور بزرگوں نے حسد میں آکر
یوسف کو بیچا کہ مصر میں پہنچ جائے۔ مگر خدا اُس کے ساتھ تھا۔ اعمال ۷: ۹

یوسف مختلف طریقوں سے معلوم کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ بھائیوں کے لائحہ عمل اور
کردار میں تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ نہیں آخر کار اُس نے اپنے آپکو بھائیوں پر ظاہر کیا کیونکہ
فرطِ محبت سے وہ اور زیادہ ضبط نہ کر سکتا تھا۔ اس نے اُن کو یقین دلایا کہ جو بدی انہوں نے
اس کے ساتھ کی ہے وہ اِس کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اس
نے انہیں بڑی محبت اور شفقت سے ہر قسم کا دلاسا دے کر کہا کہ وہ اُس کے باپ کو سارے گھرانے
سمیت مصر میں لے آئیں۔ فرعون نے یعقوب اور اس کے سارے خاندان کو بڑی گرمجوشی سے
خوش آمدید کہا۔ رفتہ رفتہ مصر میں یوسف نے زمین کی نگرانداری کے سلسلے میں اہم اور عظیم تبدیلیاں
پیدا کیں۔ یہاں تک کہ تقریباً تمام زمین فرعون کی ہو گئی اور زمین کے مالک فرعون کے مزارعین
گئے۔ یعقوب نے یوسف کے ساتھ مصر میں سترہ برس گذارے۔ اپنی موت سے پیشتر اُس
نے یوسف کے دو بیٹوں منسّی اور افرائیم کو قانونی طور پر اپنے خاندان میں شامل کر کے اپنے بیٹوں
کے ساتھ انہیں وارث قرار دیا۔ یوسف ایک سو دس برس جیتا رہا۔ اپنی موت سے پیشتر اُس نے
اپنے ایمان کا اِن خیالات سے اظہار کیا کہ خدا اپنی قوت سے اپنی قوم اسرائیل کو کنعان واپس

لے جائیگا۔ اپنے باپ کی موت کے بعد اُس کے بھائی اس سے خائف ہو گئے۔ اُس نے ان
الفاظ سے اُن کو یقین دلایا۔۔۔ مت ڈرو۔۔۔ تم نے مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ
کیا تھا۔ لیکن خدا نے اُس سے نیکی کا قصد کیا تاکہ بہت سے لوگوں کی جان بچائے چنانچہ آج کے
دن ویسا ہی ہو رہا ہے۔ اسلیئے تم مت ڈرو۔۔۔" ۵۰: ۱۹-۲۱

یوسف نے اپنی موت سے پہلے یہ وصیت کی کہ اس کی ہڈیوں کو یہاں سے لے جائیں
اُس کی خواہش کے مطابق اُس کی ہڈیوں کو لے جایا گیا اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ دفن کیا
گیا۔ یوسف اسرائیل کے دو قبائل یعنی منسّی اور افرائیم کا بزرگ بن گیا۔ بعد ازاں یہ دونوں قبیلے
شمالی اسرائیل میں بڑے مضبوط اور اہم بن گئے۔ یوسف کا کردار نہایت شریفانہ اور مثالی ہے
وہ اپنی نرم مزاجی معاف کر دینے والی رُوح فرائض کو وفاداری اور دیانتداری سے پورا کرنے
کے لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اپنی فراخدلی کے لیے بہت شہرت رکھتا ہے۔
عہدِ عتیق میں اُسے مسیح کا مثیل کہہ کر پکارا جاتا ہے

مطالعہ نمبر ۵ یوسف

۱- یوسف باپ کا لاڈلا۔ بھائیوں کی نفرت کا نشانہ

(۱) ۳۷: ۱-۱۱ سندی آیت یوحنا ۳: ۳۵

(۱) یوسف مثیل مسیح ہے۔ یوسف باپ کا لاڈلا اور پیارا بیٹا۔ بھائی اُس سے نفرت
کرتے ہیں۔ مصر میں بھی ستایا گیا خدا نے اُسے سرفراز کیا۔ اپنے بھائیوں اور ساری قوم کا
بچانے والا۔ آخر کار اُسے انتہا بلندی حاصل ہوئی۔ خداوند یسوع مسیح کا رد کیا جانا اور
سربلندی ۵۰: ۲۰ کی روشنی میں اُس کی زندگی کا مطالعہ بہت سودمند ہوگا۔ اور خداوند یسوع مسیح
کی زندگی کا مطالعہ اعمال ۲: ۲۲-۲۴، ۳۶ کی روشنی میں کریں (فلپیوں ۲: ۱-۹)

۲- بڑھاپے کا بیٹا۔ اُس کی محبت کا بیٹا"

یوسف کو اپنے باپ یعقوب سے خصوصی محبت تھی ۳۷: ۳
وہ مثیلِ مسیح ہے جس کے بارے میں لکھا ہے۔ دیکھئے (کلسیوں ۱: ۳)

اِن بیانات میں مسیح کے حق میں کیا کہا گیا ہے؟

افسیوں ۱: ۶، متی ۳: ۱۷، ۲ پطرس ۱: ۱۷، مرقس ۱۲: ۶، یسعیاہ ۴۲: ۱، متی ۱۲: ۱۸)

"اکلوتا بیٹا" محبت کے اظہار کے لیے بہت ہی اہم اصطلاح ہے۔

(۳) **یُوسف جاپ کا وارث:** یعقوب نے ایک لحاظ سے یُوسف کو وارث قرار دے دیا۔ یوسف کی بوقلموں قبا اِس امر کا صاف نشان تھا۔ اور وُہ لوگ اُسے اچھی طرح پہچانتے تھے ۳۷: ۳ (۱-تواریخ ۵: ۲) خُدا باپ نے خُداوند یسُوع مسیح کو کونسا درجہ دیا؟ عبرانیوں ۱: ۲ - یُوسف کے بھائیوں اور تاکستان کے ٹھیکیداروں کا کیا رویہ تھا متی ۲۱: ۳۸ - دونوں صورتوں میں اِس درجہ یا عہدہ کا کیا مقصد تھا۔ ۳۷: ۴، یُوحنا ۳: ۳۵

۴۔ **اُسکے بھائی یُوسف سے بُغض رکھنے لگے۔ اُنہوں نے مُجھ سے مُفت عداوت** رکھی۔ یعقوب کا یُوسف کو دوسروں کی نسبت زیادہ پیار کرنا اور پھر یُوسف کے خواب بھائیوں کو بُرے لگے۔ اور وہ اُس سے انتہائی بُغض رکھنے لگے۔ اُن کے دل عداوت اور نفرت سے بھر گئے ۳۷: ۴، ۵، ۸۔ یُوحنا ۷: ۷، ۱۵: ۱۸-۲۳ سے مسیح کے خلاف دنیا کا کیسا رُویہ نظر آتا ہے۔ جس طرح یُوسف کے خواب اُس کے بھائیوں کے دل میں اُس کے بُغض اور نفرت کا باعث بن گئے۔ اِسی طرح مسیح کا نبوّتی کلام اُس کی الوہیت۔ اُس کے دعاوی اور اُس کے کارہائے عظیم اُس کی صلیبی موت کا سبب بن گئے

متی ۲۶: ۶۴-۶۶، مرقس ۱۴: ۶۲-۶۴، لوقا ۲۲: ۶۹-۷۱۔

(۵) "اور بزرگوں نے حسد میں آکر۔ یُوسف کو بیچا"

"سردار کاہنوں نے اُس کو حسد سے حوالہ کیا ہے"

اعمال ۷: ۹ اور پیدائش ۳۷: ۱۱ کے مطابق حسد اور بُغض کی خاص وجہ کیا تھی۔

اِسی طرح یہودی رہنماؤں کی مسیح کے خلاف مخالفت کی خاص وجہ کیا تھی؟

یوحنا ۱۱: ۴۷-۴۸، ۱۲: ۱۹، مرقس ۱۵: ۱۰

مندرجہ ذیل بیانات کی روشنی میں آپ معلوم کریں گے کہ بعد ازاں یُوسف کی نسل میں گناہ کا اظہار کس طریقہ سے ہوتا ہے؟

یعقوب ۳: ۱۴-۱۶، ۱ کرنتھیوں ۱۳: ۴، رومیوں ۱۳: ۱۳، اعمال ۵: ۱۷، ۱۳: ۴۵، ۱۷: ۵

II یُوسف چرواہا اور فرمانبردار بیٹا

سندی آیت۔ عبرانیوں ۱۰: ۷،

۱۔ "یُوسف بھیڑ بکریاں کو چرایا (چوپانی) کرتا تھا"

"وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا"

جب یُوسف کی عمر سترہ برس کی تھی تو وہ کیا کرتا تھا؟ ۳۷: ۲ (یسعیاہ ۴۰: ۱۱)

دوسرے لوگ جو خدمت کیلئے بلائے گئے اُن کا کیا پیشہ تھا؟ خروج ۳: ۱

۱-اسموئیل ۱۶: ۴، زبور ۷۸: ۷۰-۷۲ (اچھے حاکم ہونے کے لیے اچھے چرواہے ہونا لازمی ہے۔ بدکردار حاکموں کو خودغرض اور لاپرواہ حاکموں سے تنبیہ دی گئی ہے (حزقی ایل ۳۴: ۱-۱۰ یہ بیانات پڑھیں۔ متی ۲: ۶ مکاشفہ ۱۲: ۵، ۱۹: ۱۵ یہاں پر "حکومت کرے گا" کا ترجمہ "چوپانی کرے گا" بھی کیا گیا ہے جیسے مکاشفہ ۷: ۱۷ میں ایک ہی لفظ وہاں پر آیا ہے۔ مسیح حقیقی چرواہا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کے ہاتھ شاہی "عصا" چرواہا کی جلالی لاٹھی ہے۔ عتیق میں ایک ہی لفظ کا ترجمہ عصا اور لاٹھی کیا گیا ہے، زبور ۲: ۹، ۲۳: ۴، ۴۵: ۶، پیدائش ۴۹: ۱۰، یسعیاہ ۱۱: ۴، اور عہدِ جدید میں عبرانیوں ۱: ۸، مکاشفہ ۱۲: ۵، ۱۹: ۱۵

۲۔ "وہ اُن کے بُرے کاموں کی خبر باپ تک پہنچا دیتا تھا"

"میں... گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے کام بُرے ہیں۔

یعقوب کے جن بیٹوں کی خبر (بُرے کاموں کی) یُوسف پہنچاتا تھا، اِن کے نام کیا تھے، ۳۷: ۲، ۳۵: ۲۵، ۲۶؟ کسی لحاظ سے یُوسف یہاں تمثیلِ مسیح ہے؟ یُوحنا ۷: ۷ کس لحاظ سے یہ بھائی بگڑے ہوئے جہان کی علامت ہیں؟ کلسیوں ۱: ۲۱، یوحنا ۳: ۱۹، ۱ یوحنا ۳: ۱۲ جب مسیح نے دُنیا کے بُرے کاموں کی خبر دی۔ اِس کے بعد کون سے دو گناہوں کا ذکر ہے (گناہ جو دنیا نے کئے) یُوحنا ۷: ۷، ۱۵: ۲۲-۲۳، ۸: ۴۴-۴۵، ۱۶: ۹

۳۔ ۱۶:۳ ... "خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا"

یعقوب نے یوسف کو بھائیوں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ خدا باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا کا نجات دہندہ ہونے کو بھیجا۔ ۱-یوحنا ۴: ۹، ۱۰، ۱۴

یوحنا ۳: ۳۴، ۵: ۳۸، ۶: ۲۹، ۱۰: ۳۶ (یوحنا ۳: ۱۷) میں مسیح کو کیا کہہ کر پکارا گیا ہے؟

یوحنا ۵: ۳۶، ۶: ۵۷، ۷: ۲۹، ۸: ۴۲، ۱۱: ۴۲، ۱۷: ۸، ۱۸، ۲۱، ۲۳، ۲۵

۲۰: ۲۱ میں مسیح نے کون سا دعویٰ کیا؟

یوحنا ۴: ۳۴، ۵: ۳۰، ۶: ۳۸، ۹: ۴، ۱۲: ۴۴ اور ۱۳: ۲۰ میں مسیح کو کیا کہہ کر پکارا گیا ہے؟

پس مسیح "رسول ہے"، عبرانیوں ۳: ۱، یوحنا ۱۳: ۱۶

یہاں پر لفظ رسول کا ترجمہ ہے "وہ جسے بھیجا گیا ہے"۔

۴ باپ کی گود میں! یوسف اپنے باپ کے پاس کس قدر رہائش پذیر تھا، جب وہ اپنے بھائیوں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کو بھیجا گیا ۳۷: ۱۴

اِس نام (حبرون) کا مطلب ہے - رفاقت، شراکت، رابطہ، گہرے تعلقات۔ یوسف کا اپنے باپ کے ساتھ اُس وادی میں زندگی بسر کرنے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ دنیا میں آنے سے پیشتر خدا باپ اور خدا بیٹا میں کس قدر گہری اور اٹوٹ رفاقت تھی۔ اِس رفاقت کی بیش بہا جھلکیاں ہمیں اِن بیانات سے حاصل ہوتی ہیں۔

امثال ۸: ۲۲، ۳۰، ۳۱، یوحنا ۱: ۲، ۸: ۲۶، ۲۸، ۳۸، ۳: ۳۲، ۱۷: ۵

یہ رفاقت ابدی ہے یوحنا ۱: ۱۸، ۱۵: ۱۰، متی ۱۱: ۲۵-۲۶، یوحنا ۸: ۲۹، ۱۱: ۴۱-۴۲، ۱۶: ۳۲، متی ۲۶: ۵۳ اس کے علاوہ متعدد دیگر بیانات ہیں۔

۵۔ "میں حاضر ہوں" "دیکھ میں آیا ہوں"

جب یوسف کو بھائیوں کے پاس جانے کو کہا گیا، اُس نے فوری طور فرمانبرداری کی، اُس نے کبھی خیال نہ کیا کہ اس کی فرمانبرداری اسے بہت مہنگی پڑے گی۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ بھائی اُس کے ساتھ یہ سلوک کریں گے۔ ۳۷: ۲۳، ۲۴

وہ غم سے واقف نہ تھا ۴۲: ۲۱، جدائی سے ناواقف تھا ۳۷: ۳۶

وہ دکھوں اور مصیبتوں سے ناواقف تھا۔ زبور ۱۰۵: ۱۷-۱۹

اُس نے فرمانبرداری کے اظہار میں کوئی جھجک نہ دکھائی۔ گویا اُس نے کہا "اے باپ میں حاضر ہوں" مجھے بھیج دے۔ خداوند یسوع مسیح نے کہا، دیکھ میں آیا ہوں، کتاب کے ورقوں میں میری نسبت لکھا ہوا ہے تاکہ اے خدا "تیری مرضی پوری کروں"، (عبرانیوں ۱۰: ۷ (زبور ۴۰: ۷، ۸) یہ بہت مہنگی اور بیش قیمت فرمانبرداری تھی۔ اِس فرمانبرداری نے اُسے اُس کے بدخواہوں کے سپرد کر دیا۔ ۵۰: ۲۰، ۳۷: ۱۸-۲۰

خدا کے پیارے اور اکلوتے بیٹے ہمارے مبارک خداوند کی فرمانبرداری اِس سے کہیں زیادہ مہنگی تھی فرمانبرداری جس کا نتیجہ موت ہوا۔ یوحنا ۱۰: ۱۸، فلپیوں ۲: ۸

دکھوں اور غموں سے بھرپور فرمانبرداری۔ ۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱، گلتیوں ۳: ۱۳، ۱-پطرس ۳: ۱۸، نوحہ ۱: ۱۲ ثابت قدم فرمانبرداری، جب اس کے بڑے بھائی سکم میں نہ ملے وہ با آسانی واپس اپنے باپ کے پاس جا سکتا تھا۔ لیکن ایسا نہ ہوا، وہ ان کی تلاش میں سرگرداں رہا اور آخر کار انہیں "دوتین" میں پا لیا۔

خداوند یسوع مسیح پریشان نہ ہوا۔ وہ گھبرایا نہیں۔ وہ ثابت قدمی سے آگے ہی بڑھتا گیا۔ اس نے اپنا منہ رسوائی سے نہیں چھپایا۔ وہ اپنا منہ سنگِ خارا کی مانند بنائے یروشلیم کو بڑھتا گیا۔ وہ یروشلیم کو جانے کے لئے کمر باندھے رہا، یسعیاہ ۵۰: ۵-۷، (لوقا ۹: ۵۱) خداوند اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے کو ہے؟ یوحنا ۱۰: ۴، متی ۲۰: ۱۸-۱۹

اِس کے ساتھ ۱۸: ۳۱ بھی ملاحظہ فرمائیں جہاں یہودی ساری ذمہ داری پلاطوس پر رکھتے ہیں۔ روبن کے ایک لاحاصل اور فضول سمجھوتہ سے یوسف کی زندگی کو بچانے کی کوشش ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے نزدیک کسی قسم کا سمجھوتہ ناقابل قبول اور بے اثر ہے۔ مسیح اس وقت کامیاب ہوا جب اُس نے ہر قسم کے سمجھوتہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔

دُنیا کی کوئی طاقت اُسے خُدا کی مرضی کو پورا کرنے میں مانع نہ ہو سکی ۔ یُوحنّا ۶ : ۳۸ ، اُس کی ثابت قدمی نے اُسے کن کے حوالے کر دیا ۔ اعمال ۲ : ۲۳ ۔ وہ بدستور بڑھتا ہی گیا اور بڑھنے میں ثابت قدم رہا اور اُس نے صفائی کے ساتھ یہ کہا ۔

"جو کام تو نے مُجھے کرنے کو دیا تھا ، اُس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا" یُوحنّا ۱۷ : ۴

III یُوسف کے بھائی اُسے بیچ دیتے ہیں ۳۷ : ۱۸ - ۳۶

سنہری آیت ۔ امثال ۲۸ : ۱۳

۱ ۔ اپنا گُناہ چھپانے کے لئے وہ "بُرے درندہ" کا بہانہ بناتے ہیں ۔ اُنہوں نے یہ جھوٹ بولنے سے ہرگز محسوس نہ کیا کہ وہ یہ اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں ططس ۱ : ۱۲ ۔ کون تھا جس نے درحقیقت یُوسف کو پھاڑ کھایا تھا ؟

ان کی نسل کے مستقبل کا بھی یہی حال تھا ۔ اُنہوں نے جھُوٹی کہانی اور من گھڑت قصّوں سے یسُوع کو گرفتار کیا ، متّی ۲۸ : ۱۲ - ۱۳ ۔ یہ جھُوٹ اِس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ انسان کو گُناہ کس طرح وراثت میں حاصل ہوا ہے اور ایک گُناہ کو دوسرے گُناہ سے ڈھانپتے رہتے ہیں ۔ ایّوب ۳۱ : ۳۳ ، پہلے وہ اپنے بھائی کو قتل کرتے ہیں اور پھر جھُوٹ کو اِس پر پردہ پوشی کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ خُدا ایسا کرنے والوں کے ساتھ یقیناً کیا کرے گا ۔ یسعیاہ ۲۸ : ۱۵ - ۱۷ ۔ وہ اپنی برائی کو بکرے کے خُون سے چھپاتے ہیں ، امثال ۲۸ : ۱۳ سے آپ کیا سیکھتے ہیں ۔ وہ یعقوب سے اپنا گُناہ چھپا سکتے ہیں لیکن خُدا سے نہیں عبرانیوں ۴ : ۱۳ جھُوٹوں کے یہ دونوں گروہ کس کی قدرت کے ماتحت ہو گئے تھے ۔ یُوحنّا ۸ : ۴۴

لاحاصل سمجھوتہ :- اِس وقت ۴۲ : ۲۲ کی روشنی میں ہم روبن کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں ۔ روبن نے قتل کی بجائے گڑھے میں پھینک دینے کے مشورہ سے ایک سمجھوتہ پیش کیا اور پلاطُوس نے بھی ایک سمجھوتہ سامنے رکھا لُوقا ۲۳ : ۱۶

خروج ۸ : ۲۵ - ۲۸ ، ۱۰ : ۹ - ۱۱ ، ۱۰ : ۲۴ - ۲۶

"میری شرمندگی اور میری رسوائی"

۳ ۔ یوسف کی قبا نہ صرف اِس کے باپ یعقوب کی محبت کو ظاہر کرتی تھی ۔ بلکہ وارث ہونے کی حیثیت میں یہ اُس کی اپنی عزت بھی تھی ۔ بھائیوں نے قبا کے اتارنے سے اسے شرمندہ اور رُسوا کیا ۔

زبور ۶۹ : ۱۹ (حزقی ایل ۱۶ : ۳۹ ، ۲۳ : ۲۶)
ہوسیع ۲ : ۳ ، ایّوب ۱۹ : ۹ ، متّی ۲۷ : ۲۸ ، یُوحنّا ۱۹ : ۲۳ - ۲۴
زبور ۲۲ : ۱۷ - ۱۸ ، عبرانیوں ۱۲ : ۲)

اِس وقت یوسف کی کیا حالت تھی اور اس نے کیا کیا ۴۲ : ۲۱

اِس آیت سے اُس کے بھائیوں کا کردار کیسا نظر آتا ہے ۔ اعمال ۷ : ۹ ، امثال ۷ : ۴

۴ ۔ اِن کے دِل کی سختی :-

گُناہ سے اِن کے دِل سخت ہو گئے ، عبرانیوں ۳ : ۱۳
گُناہ انسان کو سخت بنا دیتا ہے عاموس ۶ : ۶
صلیب کے تماشائیوں کا بھی یہی حال تھا ۔ متّی ۲۷ : ۳۶
وہ یسُوع کی جان کے دشمن ہیں اور فسح بھی کھاتے ہیں
(یُوحنّا ۱۸ : ۲۸)

IV

یُوسف فوطیفار کے گھر میں

۳۹ باب

سندی آیت ، ۳۹ : ۲

۱۔ مگر خُدا اُس (یُوسف) کے ساتھ تھا " اگرچہ یُوسف کو خاندان اور گھر سے جُدا کر دیا گیا، تاہم وہ خُدا کی رفاقت میں تھا۔ "خُدا اُس کے ساتھ تھا"۔ اعمال ۷ : ۹، پیدائش ۳۹ : ۲، ۲۱، ۲۳۔ اُس کے پاس وہ برکت تھی، جسے موسیٰ نے اپنے واسطے ناگزیر سمجھا۔ (خُروج ۳۳ : ۱۵) یہ اُس کی کامیاب اور فتح مند زندگی کا بڑا بھید ہے جو یُوسف سے بھی بڑا ہے۔ (اعمال ۱۰ : ۳۸، یُوحنا ۸ : ۱۶، ۲۹ ، ۱۶ : ۳۲، یُوحنا ۳ : ۲)

ہماری اپنی زندگی کا بھی یہی بھید ہونا چاہیئے۔ یُوحنا ۱۵ : ۵۔ اِس کے بغیر ہم بالکل ناکام ہو جائیں گے۔

۲۔ یُوسف کی خاطر برکت " جس اِنسان کے ساتھ خدا ہے، خُدا اُسے برکتوں کا سرچشمہ بنا دیتا ہے۔ خُدا نے یُوسف کے مالک کو یُوسف کے باعث برکت بخشی۔ (پیدائش ۳۹ : ۵، ۳۰ : ۲۷) نوکر اور غلام بھی کسی گھرانے کے لیے برکت کا باعِث بن سکتا ہے۔ ۲ سلاطین ۵ : ۲، ۵۔ مسیح کی خاطر اَب خُدا کیا کرتا ہے۔ (۱ یُوحنا ۲ : ۱۲، افسیوں ۴ : ۳۲)

۳۔ یُوسف اقبال مند تھا " یُوسف کا طرزِ زندگی خُدا کی نظر میں مقبُول و منظُور تھا۔ (امثال ۱۶ : ۷)، (۱ یُوحنا ۳ : ۲۲) وہ اپنے مالک کو

بھی پسند آیا (کلسیوں ۱ : ۱۰) وہ اُس کی نظروں میں یہاں تک مقبُول ٹھہرا کہ اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار بنا کر سب کچھ اُسے سونپ دیا (۳۹ : ۳، ۴، ۶) یُوسف کے لیے یہ سارا بند وبست کرنے والا کون تھا؟

دانی ایل ۱ : ۹ (رومیوں ۸ : ۲۸، اِفسیوں ۱ : ۱۱)

یہ معلوم کر کے کہ ایک شخص قابلِ بھروسہ ہے اس نے اُس پر بھروسہ کیا۔ یسوع مسیح یُوسف سے کہیں زیادہ قابلِ بھروسہ ہے۔ ایماندار اپنا پُورا بھروسہ اُس پر کرتا ہے، اور اُس کے حوالہ اپنی ساری زندگی کر دیتا ہے۔ یسعیاہ ۵۳ : ۱۰، ۱ پطرس ۵ : ۷، زبُور ۳۷ : ۵، ۲ تیمُتھیُس ۱ : ۱۲

V

یُوسف کی آزمائش اور اُس کا قید کیا جانا

۳۹ : ۷ — ۴۰ : ۴ — زبُور ۱۰۵ : ۱۷ - ۲۲

سندی آیت :۔ زبُور ۶۹ : ۳۳

۱۔ طرح طرح کی آزمائشیں

یُوسف نے تیرہ [۱۳] برس تک مسلسل آزمائش میں گزارے ہوں گے۔

زبُور ۱۰۵ : ۱۹ (پیدائش ۳۷ : ۲، ۴۱ : ۴۶)

اُس نے دو برس سے کچھ زیادہ قید میں گزارے۔

فوطیفار کے گھر میں سب چیزوں کا مُختار تھا۔ (۴۱ : ۱، ۳۹ : ۵-۹)

بلند رتبوں کے ساتھ آزمائشوں اور خاص مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

یہ آزمائشیں اور مشکلات بعض اوقات ایسی جگہوں سے آتی ہیں جن کے متعلق

وہم دگمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اُس کی مالکہ "آزمانے والی" بن جاتی ہے۔ یُوسف کے پاس اپنی حفاظت کا سامان تھا (۳۹ : ۹)

"بھلا میں کیوں ایسی بڑی بدی کروں اور خُدا کا گنہگار بنُوں"۔

گناہ کے بارے میں وہ دُرستی سے جانتا تھا کہ مخلُوق کے خلاف گُناہ خالق کیخلاف گُناہ ہے۔ (لُوقا ۱۵ : ۱۸، خرُوج ۱۰ : ۱۶، ا۔کرنتھیوں ۸ : ۱۲) جب داؤد نے خُدا کی موجودگی کی روشنی میں ایسا گُناہ دیکھا تو اُس نے کیا کہا؟ (زبُور ۵۱ : ۴)

گھناؤنا اور گُمراہ کرنے والا شکست خُوردہ اختراپرداز (الزام لگانے والا) بن گیا۔ یہی ابلیس کا شروع سے طریقہ ہے۔ سب سے پہلے وہ گُمراہ کر کے گُناہ کی طرف راغب کرتا ہے (۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۳، ا تھِمُتھیُس ۳ : ۵) اور پھر الزام یا بُہتان لگانے والا بن جاتا ہے (مکاشفہ ۱۲ : ۱۰، ایُوّب ۲ : ۴-۶) یوسف کی مالکہ اُس کے خلاف بہتان طرازی کر کے جھُوٹی گواہی دیتی ہے (متّی ۵ : ۱۱) اور وہ جھُوٹے الزامات کی بنا پر قید میں ڈال دیا جاتا ہے۔

اس ظلم و ستم کی پُشت پناہی کون کر رہا ہے؟ مکاشفہ ۲ : ۱۰

آخر کار فتح کس کی ہے؟ (زبُور ۶۹ : ۳۳، پیدائش ۵۰ : ۲۰، افسیوں ۴ : ۶)

۲۔ قید میں تجربات

۱۔ قید میں زنجیروں کا تجربہ۔ زبُور ۱۰۵ : ۱۸ (اعمال ۱۲ : ۶، ۲۱ : ۳۳)

۲۔ قیدخانہ میں لباس کا تجربہ۔ ۴۱ : ۱۴ (۲ سلاطین ۲۵ : ۲۹)

۳۔ قیدخانہ کا سلُوک (۱ سلاطین ۲۲ : ۲۷)

۴۔ قیدخانہ کے ساتھی، ۳۹ : ۲۰، ۴۰ : ۳ (اعمال ۵ : ۱۸، ۱۶ : ۲۵)

۵۔ قیدخانہ کی مشقت۔ ۴۰ : ۴ (قضاۃ ۱۶ : ۲۱)

۶۔ قیدخانہ کی تاریکی اور پریشانی (۴۲ : ۷)

۷۔ قیدخانہ کی غلاظت یا گندگی (یرمیاہ ۳۸ : ۶)

قیدخانہ کے سپاہی اور پہرہ دار (اعمال ۱۲ : ۴، فلپیوں ۱ : ۱۳)

قیدی کی طرف سے خدا کے سامنے کیا آئے گا؟ (زبُور ۷۹ : ۱۱، ۱۰۲ : ۲۰)

۳۔ فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ

نہ ہی بہتان اور نہ ہی قید یُوسف کو خُدا سے علیٰحدہ کر سکتے تھے۔ ۳۹ : ۲۱، ۲۳ (رومیوں ۸ : ۳۸، ۳۹)

اُس کے بھائی اُس کی قبا چھین سکتے ہیں اور اُس کی مالکہ اُسے اُس کے پیراہن سے محرُوم کر سکتی ہے، لیکن وہ اپنے وقار پر قائم رہا (ایُوّب ۲ : ۳)

فوطیفار کی بیوی نے اُس کے کردار اور چال چلن کو داغدار کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی لیکن زبُور ۳۷ : ۵، ۶ میں اُس کے بارے میں کیا مرقوم ہے؟

جو کچھ اِنسان نے یُوسف کے ساتھ کیا اُس کے مقابلہ میں خُدا نے اُس کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ (زبُور ۱۰۵ : ۱۸، پیدائش ۳۹ : ۲۱، ۲۳)

اِلزامیہ ضمیر کے ساتھ ابلیس کی رفاقت میں محل میں رہنے کی نسبت صاف ضمیر اور خُدا کے ساتھ قیدخانہ میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ (اعمال ۱۶ : ۲۵، متّی ۱۴ : ۱، ۳)

———————

VI یوسف سرفراز کیا جاتا ہے

۴۱ : ۱۴ - ۵۷

سندی آیت :- فلپیوں ۲ : ۹ - ۱۱، اعمال ۵ : ۳۰، ۳۱

مسیح یسوع کی سربلندی یا سرفرازی

یہاں پر صاف ظاہر ہے کہ یوسف کی سرفرازی یسوع مسیح کی سرفرازی کا سایہ تھی۔ ہم مختصر طور پر اس حقیقت کو معلوم کریں۔

۱- یوسف میں خدا کی روح تھی (۴۱ : ۳۸)

اس سے ہم یسوع کے بارے میں غور کریں۔ جس کے بارے میں کہا گیا کہ "خداوند کی روح مجھ پر ہے کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا۔"... یسعیاہ ۶۱ : ۱، ۱۱ : ۲ - یوحنا ۳ : ۳۴، (اعمال ۱۰ : ۳۸، ۲ : ۳۳)

یہوواہ کا ممسوح۔

۲- یوسف کی دانشوری اور عقلمندی ۴۱ : ۳۹

ہم یسوع پر غور کریں، جو مجسم حکمت ہے۔ امثال ۸ : ۱۲، ۱- کرنتھیوں ۱ : ۲۴ مسیح یسوع میں کیا پوشیدہ ہے؟ کلسیوں ۲ : ۳

۳- خدا کی طرف سے یوسف کو مکاشفہ حاصل ہوا، اور یہی اس کی دانشوری کی بنیاد تھی،

(۴۱ : ۳۹)

یسوع مسیح کی ذات پر غور کریں جو خدا کی طرف سے انسان کو آخری اور مکمل مکاشفہ بخشے گا۔ استثنا ۱۸ : ۱۵، ۱۹۔ مکاشفہ ۱ : ۱، عبرانیوں ۱ : ۱، ۲ (یوحنا ۵ : ۲۰)

۴- یوسف کو شاہی گھرانے کا مختار مقرر کیا گیا (۴۱ : ۴۰)

یسوع مسیح گھر کا مالک ہے۔ الٰہی گھرانے کا مالک اور خداوند۔ وہ بیٹا ہے اور سَر بھی۔ لوقا ۱۴ : ۲۱، عبرانیوں ۳ : ۶، افسیوں ۲ : ۱۹، افسیوں ۱ : ۲۲

۵- یوسف کے حکم سے رعایا کو چلنا تھا، (۴۱ : ۴۰)

اختیار اور حکومت اس کے سپرد کیے گئے۔
یسوع نے کہا: "آسمان اور زمین کا کل اختیار میرے پاس ہے (متی ۲۸ : ۱۸) اس کے کندھوں پر کیا ہے؟ یسعیاہ ۹ : ۶، ۷ (یوحنا ۵ : ۲۲، ۲۳، ۲۷)

۶- صرف یوسف کو مقرر کرنے والا ہی اس سے بزرگ تر تھا (۴۱ : ۴۰)

پولوس رسول یسوع مسیح کے بارے یوں لکھتا ہے۔ "خدا نے سب کچھ اسکے پاؤں تلے کر دیا ہے۔" (I کرنتھیوں ۱۵ : ۲۷، ۲۸)
باپ نے سب کچھ اپنے بیٹے کے پاؤں تلے کر دیا ہے۔
وہ اپنے باپ کے جلال کے لیے سب کو مغلوب کرتا اور سب پر حکومت کرتا ہے۔ فلپیوں ۲ : ۱۱

۷- یوسف کو سارے ملک مصر کا حاکم بنایا گیا (۴۱ : ۴۱)

یسوع کے بارے لکھا ہے کہ وہ کوہِ مقدس صیون پر تخت نشین ہو گا۔ قومیں اس کی میراث ہیں۔ زمین کے انتہائی حصے اسے ملکیت کے طور پر دیے گئے ہیں۔ (زبور ۲ : ۶ - ۹)
عبرانیوں کے خط کا مصنف کہتا ہے کہ سب چیزیں اس کے تابع کر کے اسکے

پاؤں تلے کر دی گئی ہیں۔ اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنایا گیا (عبرانیوں ۲ : ۸-۹)

۸- بلند مرتبہ ظاہر کرنے کیلئے یُوسف کو امتیازی نشان دیئے گئے

(۴۱ : ۴۲)

خداوند یُسوع مسیح خدا باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ اِس سے کیا مراد ہے؟
زبُور ۱۱۰ : ۱، عبرانیوں ۸ : ۱ (متیّ ۱۷ : ۵، ۲ پطرس ۱ : ۱۷، آستر ۶ : ۱۱، زبُور ۲۱ : ۲ - ۶)

۹- ہر ایک کو یُوسف کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کا حکم تھا ۴۱ : ۴۳

خدا نے کس کے بارے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے؟
فلپیوں ۲ : ۱۰-۱۱ (مکاشفہ ۵ : ۱۲، ۱۳)

۱۰- تمام ملک میں یُوسف کے حکم سے سب کچھ ہوتا تھا ۴۱ : ۴۴

یہ بیان ہماری توجہ یُوحنا ۱۵ : ۵ (ب) کی طرف مبذول کراتا ہے۔
”مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے“۔ صرف اُس کی اجازت، اُس کے فضل اور اُس کی قدرت ہی سے ہم کچھ کرنے کے قابل ہیں۔
(یعقوب ۴ : ۱۵، ۲ کرنتھیوں ۱۲ : ۹)

۱۱- یُوسف کو ایک نیا نام دیا گیا :- ۴۱ : ۴۵

عبرانی زبان کے لحاظ سے اِس نام کا مطلب ہے ”بھیدوں کو کھولنے والا“۔
”پوشیدہ چیزوں کو بے نقاب کرنے والا“۔ اور مصری زبان کے لحاظ سے اس کا مطلب ہے ”دنیا کا بچانے والا“۔
یُسوع مسیح میں یہ دونوں باتیں باہم پائی جاتی ہیں۔

وہ بھیدوں کو کھولنے والا، مکاشفہ بخشنے والا، چھپی ہوئی اور پوشیدہ چیزوں کو بے نقاب کرنے والا اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے (یُوحنا ۴ : ۲۵، ۲۹، متیّ ۱۳ : ۳۵)

اُس نے کون سے بھید ظاہر کیے؟ متیّ ۱ : ۲۱ (یُوحنا ۴ : ۴۲)
باپ نے بیٹے کو کیا ہونے کے لیے بھیجا؟ ۱ یُوحنا ۴ : ۱۴

۱۲- شاہانہ تحفہ کے طور پر یُوسف کو دُلہن بھی بخشی گئی۔

۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۲ اور اِفسیوں ۵ : ۲۵، ۲۶ میں کلیسیا کو کس سے مشابہ کیا گیا ہے؟ یُوحنا ۱۷ : ۶ میں باپ کی طرف سے بیٹے کو کس تحفہ کی طرف اشارہ دیا گیا ہے؟

۱۳- یُوسف نے اِس قدر افراط سے ذخیرہ کیا کہ اُنہوں نے حساب رکھنا بھی چھوڑ دیا کیونکہ وہ بے حساب تھا“

(۴۱ : ۴۷ - ۴۹)

اِفسیوں ۳ : ۸ میں ہم مسیح یُسوع کی بے قیاس دولت پر غور کرتے ہیں۔
وہ ایمانداروں کو کثرت اور افراط سے دیتا ہے۔ فلپیوں ۴ : ۱۹
وہ جو ہمیں افراط سے دیتا ہے اُس کے پاس بے حساب دولت ہے اُسے جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس کے پاس ہے۔ عبرانیوں ۱ : ۲

۱۴- یُوسف کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ (۴۱ : ۵۰)

اِس سے اُس کی مشقتوں اور محنت میں یقیناً تخفیف ہوئی۔
”سب مشقت مجھ سے بُھلا دی“۔
”خُدا نے مجھے میری مصیبت کے ملک میں پھلدار کیا“۔

"جب اُس کی جان گناہ کی قربانی کے لیے گذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔" (لیسعیاہ ۵۳ : ۱۰)

عبرانیوں ۲ : ۱۳ ، زبور ۲۲ : ۳۰ ، یُوحنّا ۱۲ : ۲۴

۱۵۔ وہی کچھ ہُوا جو یُوسف نے کہا تھا۔ ۴۱ : ۵۴

سب کچھ یُسوع مسیح کے کہنے کے مطابق ہوگا۔ مرقس ۱۳ : ۳۱

"آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی۔"

۱۶۔ دُکھ کی حالت میں لوگوں کو دانائی سے یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ یُوسف کے پاس جائیں۔ ۴۱ : ۵۶

یسوع مسیح کے متعلق غور کریں۔ "جس کی معمُوری میں ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔" باپ نے سب کچھ بیٹے کے سپُرد کر دیا ہے۔

ہماری دانائی اِس میں ہے کہ ہم اپنے مسائل لے کر صرف خداوند یُسوع ہی کے پاس جائیں۔ (۱ کرنتھیوں ۲ : ۲ ، ۱ : ۲۲ ، یُوحنّا ۱ : ۲۹)

ہم لوگوں سے کہیں کہ وہ یُسوع کی طرف رُخ کریں اور صرف اُس ہی کے کہنے پر عمل کریں۔ یُوحنّا ۲ : ۵ ، متی ۲۸ : ۲۰

۱۷۔ یُوسف کے کھتّوں سے سب کی ضروریات پُوری کی گئیں

(۴۱ : ۵۶)

صرف اس ہی کی معمُوری میں سے ہم سب نے پایا ہے۔

یُوحنّا ۱ : ۱۶ ، فلپیوں ۴ : ۱۹

۱۸۔ تمام ممالک سے لوگ یوسف کے پاس اناج (روٹی) کیلئے آتے تھے ۴۱ : ۵۷

اگر رُوحوں کو زندگی کی روٹی درکار ہے تو وہ صرف مسیح یُسوع کے پاس آئیں۔ کیونکہ یُسوع کے سوا اور کوئی انسانی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ وہ لاثانی ہے۔ اعمال ۴ : ۱۲

VII

یُوسف اپنے آپکو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرتا ہے

۴۵ : ۱ - ۱۵

سندی آیات :- یُوحنّا ۱۷ : ۳ ، اعمال ۹ : ۵

"میں تمہارا بھائی یُوسف ہوں۔"

۱۔ یُوسف کے بھائی اُسے خُداوند کہہ کر پُکارتے ہیں

یہوُداہ نے 'بنیمین' کی جگہ خُود کو قید ہونے کے لیے پیش کیا (۴۴ : ۳۳) اور یُوسف کو خُداوند کہہ کر پُکارا (۴۴ : ۱۸ ، ۳۳) یُوں اُس نے اور اُس کے بھائیوں نے یُوسف کو خُداوند کہہ کر یُوسف کے نبوّتی خوابوں کو پُورا کر دیا۔ (۴۵ : ۸ ، ۹ ، ۱۳ ، ۲۶ ، ۳۷ : ۷ - ۱۰)

وہ اُن کے خُداوند کی حیثیت سے اُن کا بچانے والا ہو سکتا تھا۔ جب تک اُنہوں نے اُسے خُداوند تسلیم نہ کیا وہ اُن کا بچانے والا نہ ہو سکا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ خُداوند ہمارا "نجات دہندہ" اور ہماری رُوحوں کو بچانے والا ہو جائے تو ہمیں دُنیا کے سامنے اُسے اپنا "خُداوند" اور "آقا"

تسلیم کرنا ہوگا۔ رومیوں ۱۰ : ۹

کیونکہ ہمارا نجات دہندہ بیت الحم میں پیدا ہُوا۔ وہ ہمارا مسیح ہے اور خُداوند بھی (لُوقا ۲ : ۱۱)

ہمارا فرض ہے کہ اِس کو اعلانیہ طور پر اپنا خُداوند تسلیم کریں۔ ۲کرنتھیوں ۴ : ۵

۲۔ یُوسف اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکا۔

یُوسف کا اپنے آپ کو بے ضبط کر کے آنسو بہانا، بھائیوں کو چُومنا اور وُسعتِ قلب سے اُن کو مُعاف کرنا ایک ایسا دلچسپ اور دلگداز منظر ہے جسے یُوسف کے بھائیوں کے سوا کوئی نہ سمجھ سکتا تھا۔

خُدا کی محبت جو مسیح یِسُوع کے وسیلے سے ظاہر ہوتی ہے اُس کو صرف خُداوند کے لوگ اور فدایانِ صلیب ہی سمجھ سکتے ہیں۔ صلیب سے خُدا کے دل کی تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ یہ تصویر مسیح یِسُوع کے وسیلہ ظاہر ہوتی ہے۔ یُوحنّا ۱ : ۱۸

اِسرائیل کے لیے کس کا دِل بے تاب اور بے چین ہے ؟

اِستثنا ۵ : ۲۹، ۳۲ : ۲۹۔ یسعیاہ ۴۸ : ۱۸

قضاۃ ۱۰ : ۱۶ میں اسرائیل کے دُکھوں کے لیے کس کا دِل گُھلتا ہوا نظر آتا ہے ؟

زبُور ۸۱ : ۱۳-۱۶ کے شکوہ کناں طرزِ بیان سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟

حزقی ایل ۱۸ : ۲۱، ۳۲، ۳۳ : ۱۱، یسعیاہ ۱۰ : ۱۸ میں کون پُر فضل محبّت اور قائل کرنے میں مصروفِ کار نظر آتا ہے ؟

ہوسیع ۱۱ : ۸ میں کون اپنی محبت میں سرگرمِ عمل نظر آتا ہے ؟

کون ہم کو اپنے پَروں کے نیچے پناہ دے سکتا ہے۔ جیسے مرغی اپنے بچوں کو ؟ متی ۲۳ : ۳۷

لُوقا ۱۹ : ۴۱-۴۴ کی روشنی میں وہ آنسو کیا ظاہر کرتے ہیں ؟ کون نہیں چاہتا

کہ ایک بھی (بچہ بھی) ہلاک نہ ہو جائے ؟ ۲پطرس ۳ : ۹، متی ۱۸ : ۱۴

کون آدمیوں کی منّت کر رہا ہے کہ وہ خدا سے ملاپ کر لیں ؟ (۲کرنتھیوں ۵ : ۲۰)

پہلے وہ بھائی خیال کرتے تھے کہ مِصر کا حاکم سخت مزاج اور ترش طبیعت انسان ہے ۴۲ : ۷، ۱۷، ۲۴ (متی ۲۵ : ۲۴)

اب وہ اُس کی اصلی اور حقیقی سیرت سے واقف ہو جاتے ہیں۔

اَب اِنسان خُدا کے بارے میں کیا خیال کرتا ہے جس نے کہا تھا کہ اِبلیس نے اِنسان کی آنکھوں کو اندھا کیا ہُوا ہے۔ پیدائش ۳ : ۱، حزقی ایل ۱۸ : ۲۵، ۲۹، لُوقا ۱۹ : ۲۱

ہم مسیح میں کیا سیکھتے ہیں ؟ ۱یُوحنّا ۴ : ۹، ۱۰۔ ۲کرنتھیوں ۵ : ۱۹، ۲۱

۳۔ "میں تمہارا بھائی یُوسف ہوں جسکو بیچ کر تم نے مصر میں پہنچوایا"

"میں یِسُوع ہوں جسے تو ستاتا ہے"

یوسف نہایت پوشیدگی میں اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرتا ہے خُداوند یِسُوع مسیح نے عجیب و غریب طریقہ سے اپنے آپ کو مسیحِ موعود ظاہر کیا۔

اُس نے بڑی سادگی سے ظاہر کیا کہ وہ "مسیح" ہے۔

(ا) اُس نے ایک گنہگار پر اپنے آپ کو بحیثیت مسیح ظاہر کیا (یُوحنّا ۴ : ۲۶)

(ب) اُس پر جو جنم سے اندھا تھا۔ یُوحنّا ۹ : ۳۵-۳۸

(ج) ڈرے، سہمے، گھبرائے ہوئے اور شکی شاگردوں پر اپنے آپ کو "مسیح" بلکہ "زندہ مسیح" ظاہر کیا۔ لُوقا ۲۴ : ۳۷، ۳۹

(د) ایک مذہبی دیوانہ پر جو ستانے والا تھا۔ اعمال ۹ : ۵

مسیح کا یہ مکاشفہ خُدا کا کام ہے۔ متی ۱۶ : ۱۷

یہ پاک رُوح کی تحریک سے ہے۔ یُوحنّا ۱۵ : ۲۶، ۱۶ : ۱۴۔ ۱کرنتھیوں ۱۲ : ۳

خُدا کے کلام کے وسیلہ سے ہے۔ لُوقا ۲۴ : ۲۷، ۴۴، ۴۵۔ یُوحنّا ۵ : ۳۹،

۲ کرنتھیوں ۳ : ۱۸

مسیح کے عرفان کا جو اُس مکاشفہ سے پیدا ہوتا ہے کیا نتیجہ ہے ؟

یوحنا ۱۷: ۳، ۲ پطرس ۱: ۲، ۳ - اِفسیوں ۱ : ۱۷، ۴ : ۱۳

مسیح کا پورا اور کامل مکاشفہ کس پر ہُوا؟ یوحنا ۱۴ : ۲۲، ۲۳

۴- اُس کے بھائی غمگین اور پریشان ہُوئے

وہ مصر کے ایک زبردست حاکم کے حضور تھے۔ وہ اُس کے ہاتھوں میں تھے۔ اور اُس کے رحم وکرم پر تھے۔ لیکن یہ معلوم کر کے کہ یہ بڑا حاکم ان کا وہی بھائی ہے جس کی انہوں نے انتہائی مخالفت ومخاصمت کی تھی وہ نہایت غمگین اور پریشان ہوئے۔

ایک عرصہ کے بعد ان کی اولاد نے معلوم کیا کہ جس "یسوّع ناصری" کو اُن کے ناپاک ہاتھوں نے مارا ہے۔ درحقیقت وہ "خدا کا مسیح" اور ان کا "خداوند" ہے اِس وقت اُن کی پکار کیا تھی ؟ اعمال ۲ : ۳۶، ۳۷

اُن کی اَولاد مستقبل میں اِس قسم کی تحقیق کے بعد کیا کرے گی ؟

زکریاہ ۱۲ : ۱۰-۱۴

جب خُدا اپنے آپ کو کسی پر ظاہر کرتا ہے تو اس کا فوری نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔

ایوب ۴۲ : ۵-۶، یسعیاہ ۶ : ۵ (۱ کرنتھیوں ۱ : ۲۹)

۵- "ذرا نزدیک آجاؤ"

۴۵ : ۴ اور ۴۵ : ۱۵ کو آپس میں ملا کر پڑھیں ۔

"ہر ایک بھائی کو چوما گیا "

صرف بنیمین ہی کو نہیں بلکہ یہوداہ اور اس کے اتحادیوں کو بھی۔ اس نے سب کو چوُما۔ جنہوں نے اُس کے خلاف منصوبے باندھ کر ان کو عملی جامہ پہنایا تھا۔ اِس بوسہ سے کیا مُراد ہے ؟

کیا لوقا ۱۵ : ۲۰ سے اس کا کوئی مطلب نکلتا ہے (۲ سموئیل ۱۴: ۳۳)

یہ کس امر کی تصویر ہے ؟ اعمال ۱۰ : ۳۴، ۱۲ : ۳۰، ۳، کلسیوں ۳ : ۱۳، ۱۴؛ اِفسیوں ۱ : ۷، یوحنا ۲ : ۱۲

یُوسف کا دل جو اِس قدر فیاضی سے معاف کر سکتا تھا۔ اپنے بھائیوں میں کوئی فاصلہ برداشت نہ کر سکتا تھا۔

اِس لیے اس نے اپنے بھائیوں کی منت کی کہ وہ اس کے نزدیک آجائیں۔

یہ خُدا کے دل کی بیش قیمت تصویر ہے۔ مسیح کے لیے اور مسیح کی خاطر ہمیں مُعاف کیا گیا ہے۔ (اِفسیوں ۴ : ۳۲) اب مُعاف کیے ہوؤں کو یسُوع کے ساتھ قریب ترین رفاقت کی دعوت دی جاتی ہے۔ افسیوں ۲ : ۱۳، ۱۸، ۱۹، ۳ : ۱۲، عبرانیوں ۱۰ : ۱۹، ۲۲ - یعقوب ۴ : ۸

VIII

یوسف کی شان وشوکت کی خبر

۴۵ : ۲۵، ۴۶ : ۷

سندی آیت، ۲ کرنتھیوں ۴ : ۴

۱- "یُوسف اَب تک جیتا ہے اور وہی حاکم ہے"

یعقوب کے لیے اِس سے بڑھ کر اور کیا خُوشی کی خبر تھی، جو اُسے دی گئی اور پھر اُسے مصر کی افراط اور کثرت کے کچھ نمونے بھی بھیجے گئے۔ یُوسف نے انہیں اُس خدمت کے لیے بھیجا تھا۔ ۴۵ : ۱۳

(و) یُوسف اَب تک زندہ تھا۔

(ب) وہ سارے ملک مصر کا حاکم تھا۔

بے شک یہ نہایت خوشی کی خبر تھی۔ یوسف نے اُن سے کہا تھا کہ وہ یہ ساری
خبر اُس کے باپ کو دیں ۴۵ : ۱۳ - اس آیت میں لفظ "ساری" اور "سب"
پر غور کریں۔

۲ کرنتھیوں ۲ : ۴ کے مطابق ہماری خوشخبری کیا ہے (۱ تیمتھیس ۱ : ۱۱)
ایک زندہ، جلالی اور عظیم نجات دہندہ ہمارا مضمون ہے؟ ۲ کرنتھیوں ۴ : ۵
اگر ہم مسیح کے جلال کے کامیاب منادی ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا ہے؟ ۲ کرنتھیوں ۳ : ۱۸
پطرس اور پولوس کی عظیم منادی کا بھید کیا تھا؟ ۲ پطرس ۱ : ۱۶،
اعمال ۲۶ : ۱۳، ۲۲ : ۱۱

یوسف نے اِن کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ ساری شان و شوکت کا ذکر
اُس کے باپ سے کریں۔ اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اِس ساری شان و شوکت
کے چشم دید گواہ ہو۔ تم یہی جا کر بتانا اور یہی خبر دینا۔ ہم جو کچھ جانتے ہیں
وہی کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے اُس کی گواہی دیتے ہیں۔ یوحنا ۳ : ۱۱
اِس کی روشنی میں منادی کی بڑی ضرورت کیا ہے؟ خروج ۳۳ : ۱۸

۲۔ "اے نادانو! اور سست اعتقادو!"

یہ کیسے ہوا کہ یعقوب ۳۷ : ۳۳ میں من گھڑت اور جھوٹی
کہانی سننے کو جلدی تیار ہو گیا۔ لیکن ۴۵ : ۲۶ کی خوشخبری کا اسے
جلدی یقین نہ آیا؟

یہ اِنسانی فطرت کا طبعی رجحان ہے کہ وہ ابلیس کی طرف سے
پیدا کیے ہوئے ہر جھوٹ کو سچ کر یقین کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن
وہ حقائق الٰہی کے سننے اور اُن کو ماننے میں نہایت سست اعتقاد
ہے ....

متی ۲۸ : ۱۵، لوقا ۲۴ : ۱۱، ۴۱، مرقس ۱۶ : ۱۱
خدا کی طرف سے خوشخبری کی باتوں پر شک کرنے کے گناہ میں بہترین
انسان بھی پھنستے رہے ہیں۔ لوقا ۱ : ۲۰
لیکن اس کم اعتقادی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ۱ یوحنا ۵ : ۱۰،
(یوحنا ۳ : ۳۳)

اگر کوئی الٰہی حقائق کو ماننے سے منکر ہو جائے تو اس کی کیا سزا
ہو گی؟ ۲ تیمتھیس ۲ : ۱۱، ۱۲

یعقوب کی بے اعتقادی سے نہ تو یوسف کے رویہ میں کوئی فرق
آیا اور نہ ہی اِس خوشخبری کی حقیقت میں کوئی فرق پیدا ہوا، جو اُس
کے بیٹے لے کر آئے تھے۔
۲ تیمتھیس ۲ : ۱۳، رومیوں ۳ : ۳، ۴
خدا کے حقائق اب تک قائم ہیں اور قائم رہیں گے۔

۲۔ "جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اُس کی تمہیں بھی خبر دیتے ہیں"

دو باتوں نے یعقوب کے شک کو یقین میں تبدیل کر دیا۔
اُس نے کیا سنا؟ اُس نے کیا دیکھا؟ ۴۵ : ۲۷
اُس کے بیٹوں نے کیا بتایا؟ ۴۵ : ۲۷
فرشتہ نے رسولوں کو کیا بتایا؟ اعمال ۵ : ۲۰
ہم خدا کی تمام باتیں بتاتے میں شرم نہ کریں۔ متی ۲۸ : ۲۰، اعمال ۲۰ : ۲۰، ۲۷،
کس نے خدا کی ساری مرضی کو لوگوں پر پورے طور سے ظاہر کیا ہے؟ استثنا
۱۸ : ۱۸، یوحنا ۴ : ۲۵، ۱۲ : ۴۹، ۱۷ : ۸، ۱۴

IX

یعقوب فرعون کو برکت دیتا ہے

۴۷ : ۱ ، ۱۲

سندی آیت، لُوقا ۲۴ : ۵۰ ، ۵۱

۱۔ بیٹا اپنے باپ کی تعظیم کرتا ہے

ملاکی ۱ : ۶

یہ کیسا خوبصورت منظر ہے۔ یُوسف مِصر کا وزیرِ اعظم اپنے سالخُوردہ، لنگڑاتے اور کمزور باپ سے کس طرح محبت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اپنی ساری شان و شوکت اور مرتبہ کے باوجود بھی اس پناہ گزین اور بوڑھے کمزور یعقوب کو اپنا باپ کہہ کر اس کے گلے لگ جاتا ہے۔ وہ اس کی تعظیم کرتا ہے۔ اور فرعون سے اُسے متعارف کراتا ہے۔ باپ کی عزت اور تعظیم کرنے میں وہ قابلِ تقلید ہے۔ (افسیوں ۶ : ۱۔۳، اِستِثنا ۵ : ۱۶، وہ آخر تک باپ کی تعظیم کرتا ہے۔ ۵۰ : ۱ ــــ ۱۴)

وہ باپ کی تعظیم کرنے سے اپنے خُدا کی تعظیم کرتا ہے۔ اور خُدا نے بھی اُسے عزت بخشی۔ (۱ سیموئیل ۲ : ۳۵ یرمیاہ ۳۵ : ۱۸، ۱۹) یہاں پر یُوسف کس کے بارے میں بیان کرتا ہے؟ (یوحنّا ۸ : ۴۹، ۵۴)

۲۔ تیری عمر کتنے سال کی ہے؟

شائد فرعون یعقوب کی عُمر کے حساب سے اُس کی صحت کو دیکھ کر حیران ہو گیا تھا۔ وہ اس کے چہرے کی رونق کو دیکھ کر یہ سوال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہماری عمر کتنی ہے؟ کتنی گزار چکے ہیں، کتنی باقی ہے؟ ہم اپنے انجام کے کتنے نزدیک ہیں؟ زندگی کا سفر ابھی کتنا باقی ہے؟ ایسے خیالات سے ہماری راہنمائی کس سمت کو ہو؟ (زبُور ۳۹ : ۴، ۹۰ : ۱۲)

یعقوب کے باپ کی عُمر کتنی تھی؟ ۳۵ : ۲۸

یعقوب کے دادا کی عمر کتنی تھی؟ ۲۵ : ۷

یعقوب کے پر دادا کی عمر کتنی تھی؟ ۱۱ : ۳۲

یعقوب کے دن کیوں تھوڑے اور دکھوں سے بھرے ہوئے تھے؟ ۲۷ : ۱۹ ــــ ۲۵ (گلتیوں ۶ : ۷، ایُّوب ۴ : ۸)

یعقوب کے علاوہ کون تھا جس کا نظریۂ حیات ایسا ہی تھا؟ (ایُّوب ۱۴ : ۱، واعظ ۲ : ۲۳)

کوتاہ اور دُکھوں سے بھرپور زندگی کی بجائے خُدا کے لوگوں کی زندگیاں کیسی ہوں؟ (اِستثنا ۱۱ : ۲۱، امثال ۴ : ۱۸)

۳۔ یعقوب نے فرعون کو دُعا دی

یعقوب کی زندگی کا یہ بہترین موقع ہے۔ وہ خدا کے ممسُوح نبی کی حیثیت سے یہاں پر موجود ہے۔ (زبُور ۱۰۵ : ۱۳ ــــ ۱۵)

وہ فرعون کو دعا دیتا ہے۔ (عبرانیوں ۷ : ۷) "چھوٹا بڑے سے برکت پاتا ہے۔" اگرچہ فرعون سارے مصر کا مالک تھا۔ تاہم یعقوب بڑے بڑے اور قیمتی وعدوں کا وارث تھا۔ عبرانیوں ۱۱ : ۹، ۲ پطرس ۱ : ۴)

۔ مَلِک صدق نے ابرہام سے کیا سلوک کیا؟ ۱۴ : ۱۹ (عبرانیوں ۷ : ۴، ۱۰)۔ کہانت کی یہ ایک اہم خدمت تھی کہ یہوّواہ کے نام سے دُعا اور برکت دی جائے۔ ۱ تواریخ ۲۳ : ۱۳، استثنا ۱۰ : ۸، ۲۱ : ۵ گنتی ۶ : ۲۳ ــــ ۲۷

یہاں پر اس حکمران کو دعا دینے سے یعقوب کس کی طرف اشارہ کرتا ہے؟ (لُوقا ۲۴ : ۵۰ ــــ ۵۱)

اِس حقیقت کا دوبارہ ذکر (۴۷ : ۷ ــــ ۱۰) اس امر کی نشاندہی کرتا ہے۔ کہ اُس مبارک کام میں خُدا کا ہاتھ تھا۔

یعقوب نے اس وقت نہ تو دعا کی اور نہ ہی کسی کو برکت دی۔ جب وہ اپنی ذات کے لئے برکت حاصل کرنے، دولت جمع کرنے اور بڑا بننے کے لئے تجاویز بنانے اور

سازش کرنے میں مصروفِ کار تھا۔

یہ وہ یعقوب تھا جو اب مبارک حال تھا ۳۳ : ۲۹

یہ تبدیل شدہ یعقوب تھا جو یوں برکت دینے کے قابل تھا۔

یہ وہی شخص کر سکتا ہے جسے خُدا کی قربت کا مسلسل احساس ہو۔ (رومیوں ۱۵ : ۳۹)

یعقوب کے پاس خُدا کی کامل برکت تھی۔ اب وہ اس کامل برکت میں دوسروں کو بھی شامل کرتا ہے۔ رومیوں ۱ : ۱۱ (۲ کرنتھیوں ۶ : ۱۵)

X

یُوسف کی شان و شوکت کا کمال

۴۷ : ۱۱ - ۲۶

سندی آیت، ۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۱۰

۱۔ یُوسف اپنے خاندان کی پرورش کرتا ہے،

وہ اپنے خاندان کو بہترین علاقہ دیتا ہے۔ (۴۷ : ۱۱، ۱۲)

۱۔ مصر کے ایک طرف مُلکِ موعود کے نزدیک ترین۔ (۴۵ : ۱۰، ۴۶ : ۲۸، ۲۹) (عبرانیوں ۱۱ : ۱۶، فلپیوں ۳ : ۲۵)

۲۔ مُلک کے بہترین علاقہ میں۔ ۴۷ : ۶، ۱۱ (رومیوں ۸ : ۲۸، اتیمتھیس ۴ : ۸، ۱ کرنتھیوں ۳ : ۲۲)

خُدا ایمانداروں کو ہمیشہ بہترین دیتا ہے۔

۳۔ یُوسف کے نزدیک۔ ۴۵ : ۱۰ (متی ۲۸ : ۲۰، عبرانیوں ۱۳ : ۵، ۶

فلپیوں ۴ : ۵)

خُدا اپنے محبت کرنے والوں کے ہمیشہ قریب ہے۔

۴۔ جہاں وہ بآسانی ان کی دیکھ بھال کر سکتا تھا۔ ۴۵ : ۱۱، ۴۷ : ۱۲، ۵۰ : ۲۱ (زبُور ۵۵ : ۲۲)

زبُور ۵۵ : ۲۲ میں لفظ "پرورش" کا ترجمہ "سنبھالنا" کیا گیا ہے۔

(فلپیوں ۴ : ۱۹)

جہاں مصری قحط کے پانچ برسوں کے دوران دکھ اور تکلیف برداشت کرتے تھے۔ (۴۵ : ۱۱، ۴۷ : ۱۳، ۱۵، ۱۸) وہاں یعقوب کا خاندان یُوسف کے ہاتھوں اچھی طرح سے پرورش پا رہا تھا۔ اور قحط کے بارہ برس گزر جانے کے بعد یُوسف نہایت عمدگی سے اپنے وعدوں کی تجدید کرتا ہے۔ اس تجدید میں کنبہ کو "سنبھالنے" اور "پرورش" کا وعدہ تھا۔ ۵۰ : ۲۱ (۴۷ : ۲۸، ۵۰ : ۱۵)

ان تمام برسوں کے دوران یُوسف کے یہ مغرور اور متکبّر بھائی جو پہلے یوسف سے نفرت کرتے تھے۔ اب اسی کے سہارے زندگی بسر کرتے تھے۔ (۴۲ : ۱۲، ۲۰ — ۲۲)

یہ یُوسف کی مہربانی ہی کے باعث وہاں پرورش پا رہے تھے۔

یاد رکھیں ہم جو کچھ بھی ہیں صرف یسوؔع کے فضل کے سہارے ہیں۔ اور اُسی کی مہربانی سے زندہ ہیں۔ (۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۱۵)

ہم جہاں بھی ہیں اسی کے باعث زندہ ہیں۔ (افسیوں ۲ : ۵، ۶)

صرف وہی ہماری پرورش کرتا اور ہمیں سنبھالتا ہے۔ (۲ کرنتھیوں ۱۲ : ۹)

۲۔ سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا جائے گا،

اب تک یُوسف کی شان و شوکت کمال تک نہیں پہنچی۔ یہ سچ ہے کہ اس وقت کا سارا جہاں اب اس کی طرف دیکھتا تھا۔ (۴۵ : ۵، ۵۰ : ۲۰، زبُور ۱۰۵ : ۱۶ – ۲۲)

ساری مصری قوم کو اس کی عظمت تسلیم کرنا ہے (۴۷ : ۲۵)

جب ساری مصری قوم نے یُوسف کی عظمت کو تسلیم کر لیا تو سب کچھ مصری تخت کے ماتحت کر دیا گیا۔ کچھ نہ باقی رہا جس پر لوگ دعویدار ہو سکتے تھے۔ یوسف نے بڑی فہم و فراست کا اظہار کیا۔ (۴۷ : ۲۱)۔ جو کچھ ۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۲۴ — ۲۸ (فلپیوں ۲ : ۹ — ۱۱) میں خُداوند یسُوع مسیح کے رعب اور شان و شوکت کے بارے میں مرقوم ہے۔ اس کے مقابلہ میں یُوسف کی شان بالکل معمولی ہے۔ اگرچہ یوسف کو بہت اختیار حاصل ہے تاہم وہ فرعون کو بادشاہ تسلیم کرتا ہے۔ ۴۶ : ۳۱، ۴۷ : ۱۴، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۶۔ (۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۲۸، فلپیوں ۲ : ۱۱)

۳۔ قحط اور دُکھ کا یہ ہولناک منظر ایوب ۲ : ۴ کی تصویر ہے۔ لوگوں نے اپنا روپیہ پیسہ، چوپائے یعنی گھوڑے، بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور گدھے اور اپنی ساری زمین اناج (روٹی) کی خاطر یُوسف کے سپُرد کر دی۔ (۴۷ : ۱۴، ۱۷، ۱۸)

ہمیں عملی قدم اٹھانے کے لئے کیسی رضامندی کا اظہار کرنا ہے؟ (فلپیوں ۳ : ۷ — ۹)

یہاں پر چار اقدام قابلِ غور ہیں۔

۱۔ وہ لوگ کنگال ہو گئے

زبُور ۱۰۷ : ۳۹، لوقا ۱۵ : ۱۴، ۱۹۔ ۱۔ سیموئیل ۲ : ۵۔

۲۔ وہ شکر گزاری کے ساتھ اپنے "خُداوند" سے زمینوں کے لئے بیج مانگنے آتے ہیں۔ (زمین بھی اب فرعون کے نام پر تھی اور وہ صرف کارندوں (فرعون کے ملازم) کے طور پر کام کرنے لگے) ۴۷ : ۲۳، ۲۵ (۱ کرنتھیوں ۴ : ۷، ۱۲ : ۷)

۳۔ وہ فصل کے حساب کتاب کے لئے فرعون کے سامنے جوابدہ ہیں۔

"پانچواں حصّہ فرعون کو اور باقی چار تمہارے" ۴۷ : ۲۴ (رومیوں ۱۲ : ۱)

۴۔ اُنہوں نے تسلیم کر لیا کہ یوسف اُن کا بچانے والا ہے۔ ۴۷ : ۲۵ (مکاشفہ ۵ : ۹، ۱۰)

XI

یُوسف اپنے بھائیوں کو تسلّی دیتا ہے

پیدائش ۵۰ : ۱۴، ۲۶ — سندی آیت: رومیوں ۸ : ۲۸

۱۔ اِلزامیہ (خوابیدہ) ضمیر بیدار ہوتا ہے

یعقوب کی تدفین کے بعد یُوسف کے بھائیوں کا الزامیہ ضمیر جاگ اٹھتا ہے۔ الزامیہ ضمیر بمشکل مُردہ ہوتے ہیں۔ (زبور ۳۲ : ۳، ۴)

یُوسف کے متعلق بھائیوں کے بُرے خیالات نے ان کا چین چھین لیا۔ اور یوسف کے اُنہیں مُعاف کرنے کی یقین دہانی کے باوجود بھی وہ شک میں مبتلا ہو گئے۔ اگرچہ وہ سترہ ۱۷ برس سے مسلسل اس کے طفیل پرورش پا رہے تھے۔ تاہم انہوں نے اس کی محبت اور نرم مزاجی پر مکمل طور پر یقین نہ کیا۔ یُوسف نے رونے اور آنسو بہانے سے اپنی محبت اور مُعاف کرنے والی رُوح کا صفائی کے ساتھ اور اعلانیہ اظہار کیا۔ اس کے بھائی اب تک شک کے گناہ میں مبتلا ہیں۔

یسُوع پر غور کریں جس نے صلیب پر اپنی جان دی اور ہمارے گُناہوں کو مُعاف کیا۔ (متی ۲۵ : ۲۴، لُوقا ۱۹ : ۲۱)

خُدا کے بارے میں ہمارے بُرے خیالات کی بنیاد کیا ہے؟ (یُوحنّا ۱۷ : ۲۵)، (۱ تیمتھیُس ۴ : ۵)، (۱ سموئیل ۳ : ۷)

خُدا کے بارے میں انسان کے خیالات کیونکر درست ہو سکتے ہیں؟ (یُوحنّا ۱ : ۱۸، متی ۱۱ : ۲۷، (یُوحنّا ۱۷ : ۳)

اِس قسم کے علم یا عرفان کا نتیجہ کیا ہوگا؟ (زبُور ۹ : ۱۰، ۱ یُوحنّا ۴ : ۱۶)

اس سے ہمیں سکون اور خوشی حاصل ہوگی۔

۲۔ "اسکی شفاعت کون کرے گا"

اپنے انتہائی دُکھ میں انہوں نے کس کی ضرورت محسوس کی جو یُوسف کے سامنے ان کے سارے معاملہ کو رکھے (۴۷ : ۱۶)

اگر یوسف کے بھائیوں کو ایک درمیانی کی ضرورت تھی تو ایک گنہ گار، پلید، گندے اور گھناؤنے اِنسان کو پاک اور قدوس خدا کے سامنے حاضر ہونے کے لئے ایک درمیانی کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ (۱ سموئیل ۲ : ۲۵، اِستثنا ۵ : ۵، ۲۴-۲۷، ایوب ۹ : ۳۳)

خدا نے اپنے فضل سے اِنسان کی اس شدید ضرورت کو کیونکر پورا کیا ہے؟ (یوحنا ۱۴ : ۶، ۱ تیمتھیس ۲ : ۵، عبرانیوں ۸ : ۶، ۹ : ۱۵، ۱۲ : ۲۴، عبرانیوں ۷ : ۲۵

۳۔ "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں"

اب آخر کار یوسف کے بھائی اپنی خطا کو مان کر معافی مانگنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اپنے گناہ کو اتنی دیر چھپائے رکھنے سے وہ کس طرح حقیقی سکون، آرام اور خوشی سے محروم ہو چکے تھے۔ کتنے لوگ ایسی بدحالی کا شکار ہیں۔ (امثال ۲۸ : ۱۳، زبور ۳۲ : ۳، ۴)

خدا نے کن شرائط کی بنا پر معافی کا وعدہ کیا ہے؟ (۱ یوحنا ۱ : ۹، زبور ۳۲ : ۵، ۵۱ : ۳، ۴)

خدا صرف کون سی بنا پر معاف کر سکتا ہے؟ (اِفسیوں ۱ : ۷، کلسیوں ۱ : ۱۴)

۴۔ "مسیح کے خادموں کی طرح"

ملاحظہ فرمائیں کہ یوسف کے بھائی اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ چھوٹا بنا رہے ہیں (سکیڑ رہے ہیں) ۔ ۵۰ : ۱۷
"میرے بھائی" "اپنے باپ کے خدا کے بندوں" "ہم تیرے خادم ہیں"۔ ۵۰ : ۱۷، ۱۸

اب ان کے سجدوں، اِن کی حلیمی اور ان کے یوسف کو مخاطب کرنے سے اُس کے خواب پورے ہو رہے ہیں۔ ۳۷ : ۷ — ۱۱ (۴۲ : ۶، ۴۳ : ۲۶، ۲۸، ۴۴ : ۱۴)

سکون اور خوشی کے حصول کے لئے انسان کو کیا کرنا ہے؟ (رومیوں ۶ : ۲۲، ۱ کرنتھیوں ۷ : ۲۲، ۱ پطرس ۲ : ۱۶)

ہم یسوع کو کون سا درجہ دیں؟ (رومیوں ۱۰ : ۹، فلپیوں ۲ : ۱۱-۱۷، پطرس ۳ : ۱۵)

۵۔ "تم نے تو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن خدا نے اسی سے نیکی کا قصد کیا۔"
یوسف کے بھائیوں نے دوسرے لوگوں کی طرح سوچا اور کیا تھا۔ (۳۷ : ۲۰)
وہ بھول گئے تھے کہ "خدا زندہ ہے" جو "سب کے اوپر ہے۔ (افسیوں ۴ : ۶)

وہ اپنی مرضی کی مصلحت سے کام کرتا ہے (اِفسیوں ۱ : ۱۱)
وہ بھول چکے تھے کہ خدا اپنے اِرادوں کو پورا کرتا ہے اور وہ اپنے لوگوں کو برکات دینے کے لئے جابر اور ظالم لوگوں کے مظالم کے راستے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

ہم اس حقیقت کو بڑی صفائی کے ساتھ کلوری پر دیکھتے ہیں۔ کلوری پر ہم انسانی بد کرداری اور اپنی محبت کو دیکھتے ہیں۔ کلوری پر ہم مسیح کو موت، ابلیس اور گناہ پر فاتح دیکھتے ہیں۔

۵۰ : ۲۰ کی روشنی میں ہم مسیح کی موت میں خدا کے ارادہ کو دیکھتے ہیں۔ ہمارا خداوند فاتح خداوند ہے۔ وہ زندہ خدا ہے:

۵۰ : ۲۴ — ۲۶ میں یوسف کا ایمان بالکل صاف ہے۔ وہ ساری زندگی مردِ ایمان رہا۔ اور اس نے زندگی کے ہر قدم اور ہر گام پر خدا ہی کو اوّل درجہ دیا۔ ہم یوسف کی زندگی کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں۔

"اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اس میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔ اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ وہی ابتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اس کا درجہ اوّل ہو۔" (کلسیوں ۱ : ۱۷ — ۱۸)

"رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں۔ اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔"

یسعیاہ ۴۴ : ۶

پیدائش کی کتاب کا نقشہ

کتاب کے مضامین اور خاکہ طائرانہ نظر میں

باب	مضمون
۱	تخلیق
۲	عدن
۳	زوال
۴	قائن کا نسب نامہ
۵	سیت کا نسب نامہ
۶	کشتی نوح
۷	طوفان
۸	خشکی
۹	نوح کے ساتھ عہد
۱۰	اقوام
۱۱	بابل
۱۲	ابرہام کی بلاہٹ
۱۳	لوط کا انتخاب
۱۴	ملک صدق
۱۵	ابرہام کے ساتھ عہد
۱۶	ہاجرہ
۱۷	ختنہ
۱۸	شفاعت
۱۹	سدوم
۲۰	ابی ملک
۲۱	اضحاق کی پیدائش
۲۲	ابرہام کا اضحاق کو قربان کرنا
۲۳	مکفیلہ
۲۴	ربقہ
۲۵	عیسو۔ پہلوٹھے کا حق
۲۶	اضحاق کی زندگی
۲۷	عیسو اور برکت
۲۸	یعقوب کی سیڑھی
۲۹	راخل اور لیاہ
۳۰	یعقوب اور لابن
۳۱	لابن سے علیحدگی
۳۲	فنی ایل
۳۳	یعقوب کی عیسو سے ملاقات
۳۴	دینہ
۳۵	راخل کی موت
۳۶	عیسو کا نسب نامہ
۳۷	یوسف کا بیچا جانا
۳۸	یہوداہ اور تمر
۳۹	یوسف کی آزمائش
۴۰	ساقی اور نان پز
۴۱	فرعون کے خواب
۴۲	مصر میں پہلی ملاقات
۴۳	مصر میں دوسری ملاقات
۴۴	یہوداہ اور یوسف
۴۵	یوسف کا ظاہر ہونا
۴۶	یعقوب کا مصر کو جانا
۴۷	یعقوب اور فرعون
۴۸	یعقوب اور یوسف کے بیٹے
۴۹	یعقوب کی برکت
۵۰	یوسف کی موت

ابواب ۱–۱۱	تاریخ
ابواب ۱۲–۵۰	سوانح حیات

حصہ	ابواب
تخلیق	۱–۲
زوال	۳–۵
طوفان	۶–۹
اقوام	۱۰–۱۱
ابرہام	۱۲–۲۵
اضحاق	۲۵–۲۷
یعقوب	۲۷–۳۶
یوسف	۳۷–۵۰

تخلیقی بیان	آسمان اور زمین (۱–۲)
بزرگوں کی نسل	آسمان اور زمین؛ آدم؛ نوح؛ نوح کے بیٹے؛ سم؛ تارح؛ اسمٰعیل؛ اضحاق؛ عیسو؛ عیسو کی نسل؛ یعقوب